بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ الذی جعلنا حنفیۃ حنفاء اہل السنۃ الزہراء والحجۃ الغراء ما اظلت الخضراء واقلت الغبراء متادینا فی الصفاء والنعماء والبأساء والسناء والسناء فلہ الحمد والثناء وافضل الصلاۃ والسلام علی النبی الاعلی سید عظیم الرجاء عمیم الجود والعطاء ناصرنا علی الاعداء شفیعنا یوم الجزاء ماحی الذنوب والشقاء کاشف الغمۃ والشقاء وعلی آلہ وصحبہ البررۃ الاتقیاء وابنہ وحزبہ الطاہرین علی الاہتداء وقد اجتمعوا بحمد اللہ مسلمین من سنین فی المذاہب الاربعۃ ذات الولایۃ والولاء فنحن الاربعۃ بنعمتہ اخوۃ اشقاء ابونا الاسلام وامنا الشریعۃ الغراء والخارجون منہا الخالدون فی النار والجحون فی الشقاء نجانا اللہ واخواننا منہا ومن کل بلیۃ صماء وفتنۃ عمیاء وسلک بنا سبل القبول والرضاء آمین ربنا وتقبل دعاء۔

الحمد للہ مذہب حنفی بہ عمدہ ہے کہ اہم بشارت وبشارت دیجئے اس زمانہ کو سنی جو سمجھتے ہیں دشمن زمانہ کے دشمن او حنفی بننے پر مرتے ہیں مگر پیارے حنفی بھائیو اللہ تعالیٰ بحرمت حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری حفاظت فرمائے یہ مقام بہت دھوکے کا ہے کھلے دشمن سے بچنا آسان ہے مگر آستین کا سانپ سخت خطر ہے اسلئے تمہارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ماں باپ سے زیادہ تم پر مہربان ہیں ذئاب فی ثیاب فرمایا یعنی بھیڑیے ہوں گے کپڑے پہنے ور نہ ہی ہوں گے انسانی بھیس میں یعنی حقیقۃً گمراہ اور تمہارے دین ومذہب کے سخت بدخواہ تمہیں دھوکہ دینے کو سنی حنفی بن کر آئیں گے اور فرمایا کہ فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم انہیں اپنے سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ لہذا پیارے بھائیو ہوشیار خبردار بڑی احتیاط درکار ہے اسی پر نہ بھولو کہ فلاں تو اپنے آپ کو سنی حنفی کہتا ہے۔ ایسا نہ کہ تم نیا رافضی خارجی بن کر تمہیں دھوکہ دے سکتا ہے یہ دیکھو کہ کہتا کیا ہے اور تمہارے ہمارے مذہب کے کیا مسائل لکھتا ہے اگر تمہاری کتابوں کو رد کرتا تمہارے اماموں کے مذہب کو غلط لکھتا ہے تو جان لو کہ جھوٹا ہے تمہیں دھوکا دینے کو سنی حنفی بنتا ہے۔ کچھ تھوڑے دن ہوئے مسائل میں جنکا بتا مستند اول کتابوں سے دیا ہے ایک میں لکھ گیا لیکن یہ مسئلہ کہ نماز کی صحت وفساد میں مقتدی کے

مذہب کا اعتبار ہے اگر مقتدی کو معلوم ہو کہ امام کا وضو یا نماز اس کے مذہب میں صحیح نہیں تو اس کی نماز اس کے پیچھے نہیں ہو سکتی اگرچہ امام کے نزدیک صحیح ہو اول یہی مسئلہ روشن و مشہور مسائل مذہب حنفی سے ہے جس سے تمام کتب مالامال ہیں جن پر حنفیت کا مدار ہے ہمارے تینوں ائمہ کرام امام اعظم امام ابو یوسف امام محمد رضی اللہ تعالی عنہم سے بالاتفاق ثابت ہے آئمہ مذہب جگہ جگہ اس پر جزم فرماتے اور بہت جگہ صاف تصریح فرما دیتے ہیں کہ یہی مذہب جمہور ہے یہی صحیح یہی اصح یہی معتمد ہے یہاں تک کہ متعدد اکابر نے اس پر اجماع و اتفاق بتایا اکثر محدثین نے بلکہ مستند خلاف کی تصریح بھی نہ پائی [illegible] مذہب کے جمہور ائمہ کرام اسی پر ہیں ایسے مسئلے کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھنے والا کیا حنفی معتقد ہوگا حاشا ثم حاشا اس مختصر رسالے کو دو باب کرتا ہوں اول میں تحقیق مسئلہ بعونہ تعالی دوم میں [illegible] کے حالات۔ انصاف شرط ہے اور توفیق مولی عزوجل کے ہاتھ وصلی اللہ تعالی علی سیدنا والہ وصحبہ وبارک وسلم

۳ مستند رسائل میں جو

باب اول تحقیق مسئلہ [illegible]

وصل اول اعتبار [illegible] مقتدی [illegible] ائمہ و اکابر کا حکم ہے کہ اگر امام [illegible] مذہب مقتدی پر صحیح نہیں تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی۔

(۱) تبیین الحقائق امام زیلعی (۲) فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق (۳) غنیہ علامہ ابراہیم حلبی (۴) بحر الرائق محقق زین (۵) مراقی الفلاح علامہ شرنبلالی (۶) حاشیۃ الدرر علامہ مصطفی الرحمتی (۷) [illegible] علی الدر المختار (۸) [illegible] علامہ شامی [illegible] المعتبر [illegible] رای نفسہ [illegible] علامہ یوسف چلپی [illegible] النسفی [illegible]

بحر اذا علم المقتدی من الشافعی ما یفسد صلاتہ کالفصد والحجامۃ ونحو ہما لم یجز الاقتداء بہ اھ ولفظ الباقین لا یجزیہ الاقتداء [illegible] نہایہ امام سغناقی [illegible] کفایہ امام کرلانی [illegible] عنایہ امام اکمل و [illegible] شرح ابن ملک [illegible] شرنبلالیہ علی الدرر [illegible] ہندیہ [illegible] طحطاوی علی الدر الاقتداء انما یصح اذا احتاط من مواضع الخلاف فان علم منہ شیئا من ہذہ الاشیاء لا یصح الاقتداء اھ (۲۱) محیط (۲۲) [illegible] تاتارخانیہ (۲۳) بنایہ امام عینی وہذا نصہا قال فی المحیط قال [illegible] وغیرہ انما یصح الاقتداء بالشافعیۃ اذا کان الامام یحتاط فی مواضع الخلاف [illegible]

صغیر امام محمد للامام الصدر الشہید (۲۵) فتاوی سراجیہ اللفظ لہا (۲۶) مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر اقتداء
الحنفی بالشافعی یجوز اذا احتاط فی مواضع الخلاف (۲۷) امام شیخ الاسلام ابوبکر خواہرزادہ (۲۸) امام
تمرتاشی ظہیر الدین احمد بن اسمٰعیل (۲۹) نہایہ (۳۰) کفایہ (۳۱) ہندیہ واللفظ لہا (۳۲) فتح القدیر ذکر
الامام التمرتاشی عن شیخ الاسلام خواہرزادہ انہ اذا لم یتحقق منہ ہذہ الاشیاء بیقین یجوز بہ الاقتداء ویکرہ اھ ولم یذکر
فی الفتح التمرتاشی ولا ویکرہ (۳۳) فتاوی خلاصہ (۳۴) خزانۃ المفتین الاقتداء بشفعوی المذہب
یجوز ان یکن متوضیا من الخارج من غیر السبیلین الخ (۳۵) نظم امام زندویسی (۳۶) بحر الفتاوی
(۳۷) جامع الرموز (۳۸) شرح الملتقی لقاضی زادہ والاحوط ان لا یصلی خلفہ کما فی جواہر وہذا اذا
علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف فلو شک لم یجز الاقتداء بہ مطلقا اھ واشترک الی ہنا الجامع والمجمع وزاد
الجامع کما فی النظم اھ ثم عد مواضع عدم الجواز وقال الکل فی بحر الفتاوی (۳۹) نور الایضاح
(۴۰) مراقی الفلاح شرط صحۃ الاقتداء ان لا یعلم المقتدی من حال امامہ مفسدا فی زعم المأموم (۴۱) امام ۵
شرح ہدایہ عینی شرط جواز اقتداء الحنفی بالشافعی ان لا یتوضأ بماء راکد دون القلتین وقعت فیہ النجاسۃ
(۴۲) واقعات امام ناطفی (۴۳) بنایہ رأی فی ثوب امامہ بولا قدر الدرہم وہو یری انہ لا یجوز
الصلاۃ معہ والامام یری جوازہا معہ فسدت صلاتہ فائدہ بیان ان امام ناطفی نے افادہ فرمایا کہ اگر حنفی امام
میں وہ بات ہو جس کے سبب شافعی مذہب میں نماز نہیں ہوتی تو اس کے پیچھے شافعی کی نماز نہ ہوگی۔ الحمد للہ یہ انصاف
عظیم ہے اور اس کی نظیر شافعیہ سے آتی ہے (۴۴) غایۃ البیان امام اتقانی (۴۵) اکمل شرح ہدایہ
(۴۶) حسام الدین علی الہدایہ (۴۷) شرح الکنز للمحقق زیلعی وہذا لفظہ عد من مواضع عدم صحۃ الاقتداء بہ
فی العنایۃ وغایۃ البیان بقولہ کما اذا لم یتوضأ من الفصد او فی النہایۃ وان لا یمسح ربع رأسہ (۴۸) تبیین
(۴۹) بحر وہذا لفظہ (۵۰) غنیۃ ذوی الاحکام (۵۱) مراقی حاصل ما فی المجتبی انہ اذا کان مراعیا
للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء بہ صحیح علی الاصح ویکرہ والا فلا یصح اصلا اھ ولفظ المراقی لا یصح سواء
علم حالہ فی خصوص ما یقتدی فیہ او لا (۵۲) منتہیٰ (۵۳) الدر المسعود (۵۴) شامی ان تیقن
المراعاۃ لم یکرہ او عدمہا لم یصح وان شک کرہ (۵۵) امام جمال الدین بزدوی (۵۶) جواہر الفتاوی
امام کرمانی عن فتاواہ حنفی اقتدی بالشافعی وقد قصد لا یجوز اقتداؤہ بہ لانہ اقتدی بمن لا تصح صلاتہ عندہ
(۵۷) ایضاً ہدایہ (۵۸) عنایہ المعتبر فی حق کل انسان فی نفسہ فاذا کان یزعم المقتدی صلاۃ صحیحۃ صح اقتداؤہ

والافلا (۵۹) امام ابوبکر محمد بن حسین بخاری (۶۰) محیط (۶۱) بحر مختار میں ہے اما الصلاۃ خلف شافعی
المذہب ان احتجم او خرج منہ شیء من غیر السبیلین فلم یتوضأ لا یجوز (۶۲) جواہر اخلاطی الاقتداء بشافعی
جائز اذا لم یکن عن فصد وحجامۃ وغیر ذلک (۶۳) امام نہر الفائق (۶۴) منحۃ الخالق (۶۵)
ردالمحتار المعتبر رأی المقتدی حتی لو رأی علی الامام نجاسۃ اکثر من الدرہم واعتقد المقتدی انہ مانع والامام
خلافہ اعاد وفی عکسہ والامام لا یعلم ذلک لا یعید فائدہ یعنی اوس صورت میں کہ اگر حنفی کو کپڑے میں درم
سے کم نجاست ہو تو اوسکے پیچھے شافعی کی نماز ہو جائے گی (۶۶) تقریر ... تحقیق حلبی ... زیہ
النواظر علامہ بیرلی (۶۸) غمز العیون علامہ حموی یجوز الاقتداء بالشافعی ونحوہ (قیل مع الکراہۃ وقیل
من غیر کراہۃ) اذا لم یتحقق منہ ما یفسد الصلاۃ علی رأی المقتدی (۶۹) بحر (۷۰) سید احمد مصری
علی الدر الاقتداء بالشافعی علی ثلثۃ اقسام الاول ان یعلم منہ الاحتیاط فی مذہب الحنفی فلا کراہۃ الثانی ان
یعلم عدمہ فلا صحۃ لکن اختلفوا ان یعلم عدمہ فی خصوص ما یقتدی بہ او فی الجملۃ صحح فی النہایۃ
الاول وغیرہ اختار الثانی (۷۱) فتاوی شامی علی الدر اذا ظہر حدث امامہ کذا کل مفسد فی رأی
مقتدٍ بطلت (۷۲) درمختار شروط صحۃ اقتداء عدم علمہ بفساد صلاۃ امامہ طحطاوی ای فی رأی
المؤتم اما اذا علم مفسدا فی رأیہ کخروج دم فلا یصح الاقتداء (۷۳) فتاوی زینیہ سئل عن
اقتداء الحنفی بالشافعی فی الفرض اجاب یجوز اذا کان لا یعلم منہ مراعاۃ الخلاف (۷۵)
فتاوی امام غزی یصح الاقتداء بہ بشرط ان یکون مراعیا لما یلزم مراعاتہ عند الحنفی کالتوضی
من الفصد وغیرہ وان علم عدم ذلک لا یصح الاقتداء وان جہل حالہ جاز مع الکراہۃ (۷۶) ارکان
مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی اشترط فی صحۃ الاقتداء بالشافعی ونحوہما ان لا
یعلم منہ صدور ناقض الطہارۃ عندنا کخروج الدم (۷۷) علامہ پیری شارح اشباہ (۷۸)
علامہ حلبی محشی در (۷۹) علامہ ابن عابدین ان علم انہ راعی فی الفرائض الواجبات والسنن
فلا کراہۃ وان علم ترکہ فی الثلثۃ لم یصح وان لم یدر شیئا کرہ اھ نقلا عن ح ثم قال وسبقہ
الی نحو ذلک العلامۃ البیری فی رسالتہ اھ وما ذکرہ من البحث والخلاف فی نفی الکراہۃ (۸۰)
امام شمس الائمہ حلوانی (۸۱) امام شمس الائمہ سرخسی (۸۲) امام رکن الاسلام (۸۳)
امام ابو اللیث سمرقندی (۸۴) تاتارخانیہ (۸۵) امام صدر الشریعہ (۸۶)

جامع المضمرات شرح قدوری (۸۷) امام سروجی صاحب غایہ شرح ہدایہ۔ ان آٹھ
سے علامہ سندی نے غایۃ التحقیق اور اون سے مولوی عبدالحی صاحب نے مستند ز ایقاظ النیام میں نقل کیا
(۸۸) مجمع الفتاوی (۸۹) علامہ کوابی محمد افندی جن کو ایقاظ میں مجدد مذہب حنفی در
دیار حلب لکھا (۹۰) امام الائمہ ابوالیسر صدر الاسلام (۹۱) امام اجل علی اسبیجابی
(۹۲) امام ملک العلما ابوبکر بن مسعود کاشانی۔ ایقاظ میں ان دس سے فصل سوم اور ان
تین سے فصل چہارم میں نقل کیا جس میں مخالف کے پیچھے مطلقاً اقتدا ناجائز ہونے کا حکم ہے
وقسم دوم یہی صحیح یہی اصح یہی معتمد یہی مذہب یہی قول یقین ہے
(۹۳) امام خواہر زادہ (۹۴) کفایہ شرح ہدایہ شہید احتجم ولم یتوضأ فالصحیح انہ لا یجوز الاقتداء
(۹۵) زیلعی کنز ہو الصحیح (۹۶) مجتبٰی (۹۷) بنایہ (۹۸) کفایہ (۹۹) منحہ اما الاقتداء
خلف الشافعیۃ ممن کان منہم لم یتوضأ بالخارج من غیر السبیلین او لم یغسل المنی لا یجوز علی الاصح (۱۰۰)
امام فقیہ النفس (۱۰۱) تحلیل المفتی (۱۰۲) علامہ سید ازہری و ہذا لفظہ (۱۰۳) ابوالحسن
السید علی (۱۰۴) صلاح الدین طرابلسی بنقل الایقاظ نقل شیخنا عن عین المفتی تحریر القاضی خان وہ شارح مجمع ہیں
احسن ما قیل فی الاقتداء بالشافعی انہ ان علم منہ انہ یتوقی مواضع الخلاف جاز الاقتداء بلا کراہۃ
وان علم انہ لا یتوقاہا لم یجز وان جہل جاز مع الکراہۃ اھ وفی الایقاظ عن الطرابلسی احسن ما قیل
فیہ قول قاضی خان الخ فافہم (۱۰۵) متن تنویر صح الاقتداء فیہ بشافعی لم یفصل بسلام علی
الاصح و(۱۰۶) (۱۰۷) بحر درمختار والنظم لصحۃ ان لم یتحقق منہ ما یفسدہا فی اعتقادہ فی الاصح
کما بسطہ فی البحر (۱۰۸) سید ابراہیم (۱۰۹) سید محمد امین محشیان در الاصح اعتبار اعتقاد المقتدی
(۱۱۰) حاشیہ مراقی للسید احمد المصری المعتمد ان العبرۃ لرأی المقتدی (۱۱۱) ابن عابدین ہو
الاصح (۱۱۲) علامہ سندی مصنف غایۃ التحقیق (۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵) سادات ثلاثہ محشیان
درمختار المعتمد لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذہب شاہدۃ لہ (۱۱۶) بحر (۱۱۷) غمز۔ المذہب الصحیح صحۃ الاقتداء
بالشافعی فی الوتر ان لم یسلم علی راس الرکعتین وعدمہا ان سلم (۱۱۸) ایقاظ میں ہے مولانا علی
رومی حنفی در رسالہ خود گوید شرط جواز اقتدا بر قول مختار عدم قطع بوقوع مبطلات از وست (۱۱۹) لم
اوفتین سے نسل اسی میں ہے مختار باعتبار روایت و درایت قول ثالث بود تنبیہ ایک جمل کی

آٹھ عبارتیں وصل آئندہ میں آتی ہیں۔

وصل ۲: یہی مذہب جمہور متقدمین و متاخرین ہے

(۱۲۰) نہر (۱۲۱) فتح الله المعین (۱۲۲) الفتاوی المعتبر رأی المقتدی هو الصحیح وعلیه الاکثر (۱۲۳) مراقی الفلاح
(۱۲۴) شلبیہ علی الزیلعی به قال الاکثر و شرح (۱۲۵) سید حموی به اخذ الاکثر (۱۲۶) ملا علی قاری فی
رسالۃ الاهتداء (۱۲۷) شامی ذهب عامة مشایخنا الی الجواز اذا کان یحتاط فی مواضع الخلاف والا
فلا (۱۲۸) علامہ سندی (۱۲۹) علامہ محی الدین محمد رومی (۱۳۰) علامہ محمود (۱۳۱) ملا علی قاری۔ الفاظ
یہ ہیں صاحب غایۃ التحقیق حنفی میگوید مذہب صحیح و مختار که جمہور مشایخ متقدمین و متاخرین
از حنفیہ و شافعیہ بر آنند آن بود که در جواز و فساد نماز اعتقاد ماموم اعتبار دارد نہ اعتقاد امام پس
اگر بیند از وے مبطل نماز نزد مقتدی اقتدا باو درست نبود انتہی و ہمچنین جمیع آنان که
در باب اقتدا رسائل نوشته اند مثل شیخ محی الدین حنفی و ملا محمود حنفی و ملا علی قاری وغیرہم
در منحہا ہمین قسم گفته اند و علی قاری بعد بسط کلام گفته که درین قول شکے و شبہہ نیست

وصل ۳: یہاں تک کہ متعدد علما نے اس پر اجماع نقل فرمایا

(۱۳۲) علامہ محقق حلبی نبیل القدر ابراہیم حلبی شارح منیہ اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی
فیجوز ما لم یعلم منه ما یفسد الصلاۃ علی اعتقاد المقتدی علیه الاجماع (۱۳۳) علامہ ابو السعود
مصری محشی کنز نے حموی و اعتبار رأی الماموم فی الجواز وعدمه متفق علیه فالحنفی اذا رأی فی
ثوب الشافعی منیا لا یجوز له الاقتداء به اتفاقا لان المنی نجس علی رأی الحنفی (۱۳۴) سید الرکا
علی نور الایضاح اذا علم منه ما یفسد صلاۃ الامام لا یجوز له الاقتداء به اتفاقا (۱۳۵) علامہ
سندی (۱۳۶) علامہ علی قاری۔ الفاظ مرشد کہتے ہیں کہ حنفیہ اجماع بریں نقل نمودند
مثل علی قاری و صاحب رسالہ غایۃ التحقیق اور یہی شیخ محی الدین رومی کی ہے مسئلہ نیز جمیع اجماعی
حنفی مذہب امام ابو یوسف و امام محمد کے مسائل منصوصہ سے ثابت ہے
(۱۳۷) بدائع ملک العلماء لا تجوز صلاۃ من علم انه مخالف للامام لان هناک اعتقد الخطأ فی صلاۃ امامه
فلم یصح اقتداؤه به (۱۳۸) مبسوط (۱۳۹) شرح تحفہ امام سمرقندی المقتدی اذا اعتقد
الفساد فی صلاۃ امامه تفسد صلاته کما لو تحری الامام الی جهة والمقتدی الی جهة اخری

لا یصح اقتداؤہ بہ اذا کان غالبا ان امامہ یصلی الی غیر جہتہ (۱۴۰) محقق علی الاطلاق کان شیخنا
سراج الدین یعتقد قول الرازی وانکر مرۃ ان یکون فساد الصلاۃ بذلک رأی المتقدمین حتی
ذکرتہ بمسألۃ الجامع فی الذین تحروا فی لیلۃ مظلمۃ وصلی کل الی جہۃ مقتدیا باحدہم فان جواب المسألۃ
ان من علم منہم بحال امامہ فسدت لاعتقادہ امامہ علی الخطاء۔

دلیل ہفتم فقیہ ابو جعفر ہندوانی بھی اعتبار رائے مقتدی کے مخالف نہیں

بلکہ اون کا خلاف صرف یہ ہے کہ وہ رائے امام کا بھی اعتبار کرتے ہیں اگر شافعی نے مثلاً مس زن کیا کہ اون کے نزدیک اس سے وضو جاتا رہتا ہے اور قبول کرنے وضو کے نماز کو کھڑا ہو گیا اور حنفی کو اوس کی یہ حالت معلوم ہے تو وہ کہتے ہیں اس صورت میں بھی حنفی کی نماز اوس کے پیچھے نہ ہوگی اگرچہ وہ مذہب حنفی میں باوضو ہے کہ اپنے مذہب کے تو بیوضو ہے اور ائمہ فرماتے ہیں کہ ہو جائیگی کہ حنفی یہاں بھی اپنے ہی مذہب کا اعتبار کریگا۔ بس اتنی بات میں اون کا خلاف ہے اور وہ صورت کہ مثلاً شافعی المذہب نے فصد لیکر وضو نہ کیا اسمیں فقیہ ابو جعفر بھی اوسکے پیچھے حنفی کی نماز باطل ہی جانتے ہیں کہ اب وہ خود مذہب حنفی میں بے وضو ہے (۱۴۱) غایۃ التحقیق (۱۴۲) حلبی (۱۴۳) مفتری محشیان در اعلام ان بعضہم فہم من عبارۃ الہندوانی ان مذہبہ اعتبار رأی الامام فقط والصحیح ان مذہبہ اعتبار رأیہما معا (۱۴۴) علامہ نوح آفندی کن قال ان المعتبر فی جواز الاقتداء بالمخالف رأی الامام عند جماعۃ منہم الہندوانی اراد بہ رأی الامام والماموم معا لا رأی الامام فقط کما فہمہ بعض الناس اقول اولاً اس قول کو فقیہ ہندوانی اور ایک جماعت کا بتاتے ہیں اور صرف اعتبار رائے امام کو جسے فقط امام ابوبکر رازی کیطرف نسبت کیا کما سیاتی ثانیاً بعض کا اسے تصحیح کرنا بتاتے ہیں اور قول رازی کی تصحیح کسی کی نقل نہیں کرتے ثالثاً دلیل قاطع یہ کہ نہایہ نے قول فقیہ کو اقیس کفایہ نے اصح ابن ملک نے اقیس کہا اور عبارات ۱۴ و ۱۷ و ۲۹ و ۳۰ و ۶۳ و ۷۰ و ۹۵ و ۹۹ میں دیکھ چکے کہ یہ حضرات اعتبار رائے مقتدی پر جزم فرماتے ہیں اگر قول فقیہ میں اوس کی نفی ہوتی تو کیا متناقض قول مانتے یا معاذ اللہ اپنا کہا خود نہ سمجھتے خصوصاً عبارت کفایہ اما الصلاۃ خلف الشافعیۃ فمن کان منہم لم یتوضأ بالخارج النجس لا تجوز علی الاصح ولو مس امرأۃ اجنبیۃ ولم یتوضأ لا یصح الاقتداء بہ

علی الاصح وعبارت شرح مجمع الاقتداء بالشافعی ان علم منہ ما یفسد الصلاۃ کالفصد لا
یجوز وان شاہدہ مس امرأۃ ولم یتوضأ فقیل یجوز والاقیس انہ لا یجوز جنین دونوں مسئولوں
پر جیسے امام واعتماد متعلاً کہ زیادہ صحیح مذہب ہے۔

وصل ۷ یہ قول اکثر کا ہے جمہور نے تصحیح فرمائی

(۱۴۵) تبیین (۱۴۶) شرح علامہ زیلعی (۱۴۷) شرح نور الایضاح (۱۴۸) ہندیہ (۱۴۹)
طحطاویہ لو علم المقتدی من الامام ما یفسد الصلاۃ علی زعم الامام مثل مس المرأۃ والذکر تجوز صلاتہ
علی رأی الاکثر وقال بعضہم لا تجوز ہم الہندوانی [illegible] وابن [illegible] (الخ) مذہب الکل الجواز۔
(۱۵۰) فتح القدیر (۱۵۱) غنیہ (۱۵۲) تصحیح المقتدی علامہ شرنبلالی (۱۵۳) امام
طحطاوی (۱۵۴) الاکثر علی انہ یجوز وہو الاصح ومختار الہندوانی وجماعۃ انہ لا یجوز (۱۵۵) امام
تمرتاشی (۱۵۵) کفایہ (۱۵۶) عنایہ اکثر مشائخنا جوزوہ (۱۵۷) بحر (۱۵۸)
شامی اکثر مشائخنا قالوا یجوز وہو الاصح وقال الہندوانی وجماعۃ لا یجوز وصحح فی النہایۃ
درر (۱۵۹) قنیہ (۱۶۰) علامہ احمد بن الشلبی قال مشائخنا صح الاقتداء
وہو وقال ابو جعفر وجماعۃ لا یجوز (۱۶۱) رمز (۱۶۲) شامی تحت کی ذلک الاکثر و
ہو الاصح (۱۶۳) جواہر امام کرمانی (۱۶۴) امام جمال یزدوی حنفی اقتدی لشافعی
وقد مس ذکرہ صح فاعتبرنا زعم المقتدی فی الوجود کلہا (۱۶۵) علامہ نوح آفندی
اذا رأی فی ثوبہ نجاسۃ قلیلۃ یجوز لہ الاقتداء عند الجمہور ولا یجوز عند البعض جاء عبارۃ
۱۲۸ سے ۱۳۱ تک تحسین۔

وصل ۸ اعتبار رائے مقتدی کا خلاف مشایخ میں صرف رازی کا قول ہے

امام ابوبکر رازی نے برخلاف جمہور متقدمین ومتاخرین صرف رائے امام کا اعتبار کیا
عامہ کتب مذہب میں اس قول کا نام تک نہ لیا اور بعض نے ذکر کیا تو اسے صرف
ابو بکر رازی کی طرف نسبت کیا (۱۶۶) نہایہ (۱۶۷) طحطاوی قال ابو بکر الرازی یجوز
(۱۶۸) تبیین (۱۶۹) بحر ذکر ابو بکر الرازی (۱۷۰) فتح القدیر قول ابی بکر الرازی
یقتضی صحۃ الاقتداء (۱۷۱) بحر جوزہ ابو بکر الرازی (۱۷۲) منحہ لیس الا صحۃ تجوز

الرازی (۱۷۳) رد المحتار علی الاصح خلافا لما قالہ الرازی من انہ یصح وصل ۷ تک
جزم و تصحیحات ترجیحات و تضعیفات مذکور ہیں سب قول رازی کے خلاف ہیں۔ (۱۷۴)
سید احمد طحطاوی قد اشار الشرح الی رد قول الرازی بقولہ اعتقادہ فی الاصح فان کلام
الرازی مبنی علی ان المعتبر رای الامام وہو ضعیف (۱۷۵) علامہ شرنبلالی کی شرح وہبانیہ
میں بعد ذکر قول رازی ہذا غیر الصحیح متاخرین میں ایک علامہ ابو الدین سے اس کا اعتقاد
منقول وہ بھی امام ابن الہمام نے حسب منصوصہ ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہم سے استدلال
کیا ساکت ہو گئے دیکھو عبارت الکتاب

وصل ۹ بیان جو ہمارے ائمہ کا مذہب ہے یہی جمہور شافعیہ کا ہے

(۱۷۶) کتاب الانوار امام یوسف اردبیلی لصحۃ الاقتداء شروط الاول ان یکون
الامام مظہر اسلما الثانی ان تصح صلاتہ باعتقاد المأموم فلو اقتدی الشافعی بالحنفی و
قد مس فرجہ او لمس امرأۃ ولم یتوضأ او الحنفی بالشافعی الذی افتصد او احتجم ولم یتوضأ
بطلت صلاتہ ولو علم الشافعی انہ حافظ علی ما یتعلق بالشافعی وجوبہ او شک فی الحفظ و ۱۳
عدمہ او افتصد ولم یتوضأ صح الاقتداء بہ ثانیا بیان ان امام شافعی ذ افادہ فرمایا
کہ اگر شافعی امام میں وہ بات ہو جس سے حنفی مذہب میں نماز نہیں ہوتی تو اس کے پیچھے حنفی کی
نماز نہ ہوگی۔ الحمد للہ یہ انصاف علماء اس کی دو نظیریں حنفیہ سے گزریں (۱۷۷) فتاوی
امام ابن حجر مکی القدوۃ تصح بمن ذکر بالم حنفی یقین انہ ارتکب مبطلا فی اعتقاد المأموم صلاتہ صحیح
(۱۷۸) و (۱۷۹) فتح المعین لا تصح قدوۃ بمن اعتقد بطلان صلاتہ
بان ارتکب مبطلا فی اعتقاد المأموم کشافعی اقتدی بحنفی مس فرجہ دون ما اذا افتصد نظرا الاعتقاد
المقتدی (۱۸۰) منہاج امام نووی لو اقتدی شافعی بحنفی مس فرجہ او افتصد
فالاصح الصحۃ فی الفصد دون المس اعتبارا بنیۃ المقتدی۔ (۱۸۱) حاشیہ ۸۵ صلی خلف
حنفی او مالکی یجوز اذا قرأ الفاتحۃ مع التسمیۃ واعتدل فی الرکوع والسجود وان کان بخلاف ہذا
لا یجوز (۱۸۲) ایقاظ النیام آگاہ شافعی ہیں رد صفحہ امام ابو بکر باشی اصح این بود کہ
اگر امام بر واجبات محافظت نماید یا ما شک کنیم در آن اقتدا صحیح باشد (۱۸۳) نیز آنکی

سے وقتیکہ حنفی محافظت کند بر جمیع الخ پس شافعی اقتدا و جو بس دارد بقول صحیح کہ جمہور
بہ آن جزم کردہ اند اقتدای شافعی باو درست باشد (۱۸۴) بحر از امام اجل [illegible]
سے ایں قول اصح بود نزد اکثر (۱۸۵) ایضاً بنقل عزیز امام [illegible]
غنیہ [illegible] سے اگر کسی کہ حنفی فرج خود را [illegible] اقتدای شافعی باو درست نبود (۱۸۶)
تحفۃ المحتاج امام ابن حجر مکی سے اعتقاد ماموم اعتبار دارد (۱۸۷) [illegible]
سے وجوب طہارت نزد حنفی امام [illegible] را در اعتقاد ماموم (۱۸۸) شرح بہجہ کبیر
شیخ الاسلام زکریا انصاری سے از روی اعتبار بہ اعتقاد ماموم (۱۸۹) [illegible]
المطالب شیخ الاسلام ممدوح سے اگر نداند مقتدی کہ امام واجبے را نیز و مقتدی
ترک نمودہ اقتدا درست باشد (۱۹۰) تحفہ امام ہیتمی ہر شک مقتدی در یکجا آوردن
مخالف واجبات معتقدہ مقتدی را در صحت اقتدا خلل نکند از جہت تحسین ظن بوی
در احتراز از مواضع خلاف (۱۹۱) [illegible] (۱۹۲ تا ۱۹۴) [illegible]
(۱۹۵ و ۱۹۶) شرح منہاج (۱۹۷ و ۱۹۸) [illegible] (۱۹۹)
و ۲۰۰) [illegible] سے دریں کہ اعتقاد ماموم اعتبار دارد نہ
اعتقاد امام ہم نے اکثر متون کو تین شمار اور شروح کو اصل [illegible] ورنہ ایک
منہاج کی شرحیں چالیس سے زائد ہونگی فائدہ اس مسئلہ میں شیخین مذہب شافعی امام
نووی و امام رافعی متفق ہوئے اور شافعیہ کے یہاں مقرر ہے کہ ان کا اتفاق مثل نص امام
شافعی ہے [illegible]

تذییل مستند مولوی عبدالحی لکھنوی [illegible]
جمہور [illegible] مذہب [illegible]
مولوی صاحب کی [illegible] عمدۃ الرعایہ و حاشیہ ہدایہ [illegible] ائمہ و علمائے کرام کا دامن چھوڑ کر تیرہ
صدی کے ایک ہندی مولوی شاعر آگاہ تخلص [illegible] شافعی المذہب کی آڑ لی ہے آگاہ
صاحب خود مجتہد بنکر جو چاہیں فرمائیں اور لکھنوی صاحب جیسے محقق ان کے مقلد ہو جائیں مگر
اس سے بحث نہیں دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے اور خود اپنے ائمہ کرام کا مذہب اس مسئلہ میں

[illegible]

لکھا اونھوں نے کیا بتایا: آگاہ صاحب کے رسالہ کا نام ایقاظ النیام فی الاتمام بکل امام ہے
لکھنوی صاحب نے برخلاف معہود دونوں کتابوں میں اوس کے نام کا پچھلا جز لکھا ہے کہ لوگوں کو نسیب
ہو کوئی نادر کتاب کسی بڑے جید مستند کی ہوگی جس کو ہر لوگ تمام ائمہ مذہب کے مقابلہ میں سند لا رہے
ہیں اور کسی حنفی کی ہوگی کہ مولوی صاحب اس کو حنفی کہتے ہیں حالانکہ وہ حنفی کی ہے مستند کی بلکہ غنیمت ہے
کہ بات جگہ اوس نے ائمہ کا مذہب ٹھیک ہی ٹھیک بتایا (۱) اسی مذہب معتمد کو لکھا
اکثر علمائے حنفیہ برین قول تصریح نمودہ اند (۲) در مشاہیر کتب حنفیہ از متون و
شروح و فتاوی ترجیح نمودہ اند (۳) جمعی کثیر از متقدمین و متاخرین حنفیہ این
شرط را ذکر کردہ اند (۴) ذکر کردہ اند این شرط را بسیاری از حنفیہ متقدم و متاخر (۵)
این مسئلہ در جمیع کتب شافعیہ از متون و شروح و فتاوی اندراج دارد و نزد جمہور حنفیہ
نیز ہمچنین بود (۶) قول مشہور مذہبین (۷) شافعیہ در کتب مشہور ایشان بود کہ در باب
اقتدا اعتقاد ماموم اعتبار دارد نہ عقیدہ امام (۸) برین قول اند جمہور اہل مذاہب (۹)
در متون و شروح معتمدہ آنرا ایراد نمودند (۱۰) این قول در جمیع متون و شروح مشہور و مسطور بود
(۱۱) معظم علمای مذاہب اربعہ برین قول اند و بعضے از حنفیہ جامع بلفظ بران نقل نمودہ مثل
ملا علی قاری و صاحب غایۃ التحقیق تیرہ صدی کے ایک خود آرا کا اپنا قول دکھانا اور اوس کی
ان تصریحات کو چھپانا کیسی ایڈیٹری دیانت ہے۔

وصل ۱۴ مسئلہ اوسکے بارے میں تھی جس کا نماز میں غیر محتاط ہونا ثابت کرے ورنہ اہلسنت ایک [illegible]

(۲۰۱) بنایہ (۲۰۲) شلبیہ (۲۰۳) فتاوی ہندیہ (۲۰۴) بحر (۲۰۵) غمز (۲۰۶)
طحطاوی در (۲۰۷) طحطاوی مراقی (۲۰۸) شامی اذا راٰہ احتجم ثم غاب فالاصح صحۃ الاقتداء
لجواز ان توضأ احتیاطا و حسن الظن بہ اولی (۲۰۹) شیخ الاسلام (۲۱۰) محقق مطلق وہذا
نصہ (۲۱۱) کفایہ (۲۱۲) غنیہ (۲۱۳) نہایہ (۲۱۴) بحر (۲۱۵) شرنبلالیہ
(۲۱۶) مراقی الفلاح لمن لم یشاہد ذلک ولو غاب ثم رآہ یصلی الصحیح انہ یجوز الاقتداء بہ (۲۱۷)
ابو السعود ازہری صحح الاقتداء بہ اذا غاب ثم حضر لانہ یحتمل ان فعل ما یکون محتاطا۔

(۲۱۸) حلبی (۲۱۹) مصری محشیان در حمل حالہ علی الصلاح وانہ باقبالہ علی
الصلاۃ راعی (۲۲۰) ایقاظ میں علامہ محی الدین رومی حنفی سے علمائے ما گفتہ اند
اگر شافعی مرعوف شدہ بقدر وقت وضو غائب نشد باید اقتدا او جائز باشد جہت
احتمال توضی او و بنا بر حسن ظن بر و لیس گفتن ازیکہ تنہا ہر از حالش او واضح نبود کہ رعایت
خلاف بکند اسائت ظن باامام مومنان باشد۔ تنبیہ یہ ہے کہ اس مسئلہ کی جلالت شان
واللہ الحمد بالجملہ یہاں دو مسئلے ہیں اول خاص اس نماز کا لحاظ اگر آئین امام کا ہمارے مذہب کی
رو سے بے وضو یا فاسد الصلاۃ ہونا معلوم ہو جب تو اوس کے پیچھے نماز ہوگی ہی نہیں یہی صحیح
یہی معتمد یہی قول جمہور قریب اجماع ہے اور اگر معلوم ہے کہ اس نماز میں ہمارے مذہب کے
جملہ فرائض کی رعایت کی ہوئی ہے تو اوس کے پیچھے صحت نماز میں شبہہ نہیں اور ارجح یہ کہ کراہت
بھی نہیں اور اگر خاص اس نماز کا حال معلوم نہیں تو اب **دوسرا مسئلہ** لحاظ عادت
امام ہے اگر امام کی عادت معلوم ہے کہ مراعی محتاط ہے یعنی ہمارے فرائض مذہب کی
رعایت کیا کرتا ہے تو بلا کراہت جائز ہے اور اگر معلوم ہے کہ غیر مراعی ہے بے احتیاطی کا
کا عادی ہے تو اوس کے پیچھے نماز مکروہ اور اوس سے احتراز مطلقاً اور اگر اوس کا
حال بھی معلوم نہیں تو ارجح یہ کہ صلاح واحتیاط پر محمول کرینگے اور بے دغدغہ اوس کے
پیچھے نماز پڑھینگے یہ ہے عطر تحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق جہاں صحت و عدم صحت
نماز کی بحث ہے قول محقق پر ہے وہ مسئلہ اولے ہے اور جہاں صرف کراہت کی بحث
ہے وہ مسئلہ ثانیہ جیسے بعض عبارات میں گزرا اور شامی میں ہے والذی یمیل الیہ القلب
عدم کراھۃ الاقتداء بالمخالف مالم یکن غیر مراع فی الفرائض الخ واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ
تعالیٰ علی سیدنا وآلہ وسلم۔

باب دوم اشتہار مذکور کے تعاقب میں اسمیں دس فصلیں ہیں

فصل اول ناظر صاحب کو سُنّیوں سے نفرت نہیں اور مذہب سے نفرت

(۱) سنی حنفی بھائیو آپ نے اس عظمت والے قول کی جلالت شان دیکھی ہزاروں
مسائل ہیں کہ دو ایک کتابیں نہیں ملینگے لیکن یہ اس قدر کثیر کتابوں میں اتنی عظیم تصریحوں

تصنیفوں سے ہی ائمہ کے ایسے مسئلے کو ماننا اور اوس کے مقابل تیرہ صدی کے ایک ہندی شافعی کا دامن پکڑنا خود ہی اون کی حنفیت کا دام چھوڑنا نہ کہ ایسے مسئلہ مذہب اپنی تعبیر اکابر ائمہ مذہب کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھنا اگر اتنا ہی تھا اوس کا یہ عذر دکھاتے ہیں کہ انھیں تو قول سے نفرت ہے قائلوں سے نہیں۔ مسلمانو لِلّٰہ انصاف کیا کسی کو کیا حنفیہ کے گوشت پوست سے نفرت ہوتی ہے اون کے قول ہی سے ہوتی ہے اسکی نظیر یہی ہے کہ کافر کہتے ہیں کہ سرکار اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے وہ حضور کو تو نہیں جھٹلاتے بلکہ اوس دین کو جھٹلاتے ہیں جو حضور لائے جس پر عزوجل نے فرمایا

فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

وہ تجھیں جھوٹا نہیں کہتے ہاں ظالم لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

(۲) گویا ان کے نزدیک حق کا انحصار ایک ہی مذہب میں ہو گیا ہے یہ قول پر چوٹ تھی یا قائلان کرام پر۔

فصل ۲ و ۳ میں الفاظ پڑھنے کا راز یعنی ترغیب تحقیر تشنیع اکابر ہیں تو ہین ائمہ

اس تیرہ صدی کے ہندی شافعی کہلاتے والے کی الفاظ نے ائمہ حنفیہ کی تحریر کا کوئی ادھا ادھورا (۱) ام کی ورق تو ہین حنفیہ میں سیاہ کیے ہیں حنفیہ کو لکھا کہ اون جیسا متعصب نظر نہ آیا نہ اتنے متعصب کہیں ہو سکتے ہیں (۲) امام ... سمرقندی کو لکھا اس کی اپنی فقاہت کی خیالی تو ڑی (۳) تا ... سرخسی امام قاضی خان خلاصہ نہایہ جامع فتاوی ... کو جاہل یا متعصب ... امام فخر ... سلف کو ... جتنے تنگے وہ اگر از عجب ... فخر اسلام ... ہیں ... (۱۲) امام سرخسی کو عجب ہے کہ حنفیہ ایسے کو امام کہتے ہیں کیا اچھی امامت اور کیا خوب حنفیہ کا اعتقاد ... (۲۴) امام الائمہ ابو الیسر امام شمس الائمہ صاحب مبسوط امام ... خان ... امام ملک العلماء صاحب بدائع امام تاج الشریعہ امام صدر ... امام قوام الدین اتقانی کی نسبت کفر کا خوف ہے خود ہی ان ائمہ سے نقل کیا کہ رفع یدین کو مفسد نماز جانتے اور خود ہی نقل کیا

(۹) ... امام ناصر الدین سمرقندی ... جامع الفتاوی ... ذخیرہ ... امام ... ابن ...

جو رفع یدین کے سبب اقتدا ناجائز جانے خیف علیہ الکفر اوس پر کفر کا خوف ہے ٢٢

تا (٣٢) امام سرخسی امام تمر تاشی امام زندوستی امام ظہیر الدین امام بخاری صاحب

امام بزازی امام اجل ابوبکر فضلی امام ابو حفص کبیر کے لیے استفت لکھا ٢٣

تا (٤٠) علامہ قہستانی کیدانی صاحب درمختار حضرت خواجہ محمد پارسا حضرت شیخ مجدد

الف ثانی کو صاف کافر لکھدیا (٢٤ تا ٤٠) پھر کہا ان غالیوں پر سورۂ برات

پڑھیں عبارت یہ ہے قہستانی و کیدانی و شیخ احمد سرہندی و بعض حنفیہ دیگر نوشتہ

اند کہ حضرت عیسی بر مذہب امام ابو حنیفہ عمل کنند و حلال او را حلال و حرام او را حرام دانند

علی قاری در رسالہ المشرب الوردی فی مذہب المہدی فرماید گویندگان این کلام کافر شدند

بر اعتقاد این غالیان سورۂ برات خوانند حنفیہ دیگر سے حضرت خواجہ محمد پارسا و صاحب

درمختار مراد ہیں کہ انھوں نے بھی یہی لکھا علی قاری نے ہرگز اس پر تکفیر کیا نہ اس

کا ذکر تک کیا یہ اون پر افترا ہے اون کے رسالہ میں (جس کا نام سے بھی

آگاہ نہ تھا آگاہ ہوتے تو اوسکا نام المشرب الوردی ہے) ایک کا ذب موضوع حکایت میں

صوفی جاہل ایک مجہول کتاب انیس الجلساء سے نقل کی جس سے حضرت خضر و حضرت سیدنا عیسی

علیہما الصلاۃ والسلام کی سخت توہین نکلتی ہے اس پر تکفیر کی ہے بلکہ اوس پر بھی اتنا ہی لکھا

بطل قول القائل بل وکفر فیما ظہر اسکی تفصیل اشاعۃ سید محمد بن سید عبد الرسول شافعی

پھر ذخائر المہمات پھر طحطاوی علی الدر میں دیکھیے تعجب یہ تھا اس عمل کرنے کے معنی تقلید

نہیں بلکہ موافقت لیکن اون کے اجتہاد [illegible] سید عالم صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم ہوں گے مذہب حنفی کے موافق آئیں گے جس سے ظاہر ہوگا کہ عند اللہ

تمام احکام ابو حنیفہ حق تھے اس کا شافعیہ نے بھی اسی لیے ادعا کیا ہے حلبی و طحطاوی میں

ہے المراد بہذا انہ یجتہد بوافق اجتہادہ مذہبہ ان الشافعیۃ یقولون بموافقۃ

اجتہادہ لمذہبہ للشافعی رضی اللہ تعالی عنہ خود مکتوبات جلد ثانی مکتوب ٥٥ میں

ہے یعنی اجتہاد حضرت روح اللہ موافق اجتہاد امام اعظم خواہد بود نہ آنکہ

تقلید این مذہب خواہد کرد علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کہ شان

او علی بنا و علیہ الصلاۃ والسلام ازاں بلند ترست۔ فرمائیے
ائمین کیا کفر کیا ضلال ہے اسے علی قاری نے کہاں ذکر کیا ہے آگاہ اولاً ان
کے لکھنوی ہوا خواہ بتائیں کہ کیا کل مسائل حنفی عند اللہ حق ہونا محال ہے اور جب مسکر
ہے اور یہی واقع ہے تو قطعاً سیدنا علیہ الصلاۃ والسلام اوس کے حلال کو حلال حرام
کو حرام جانینگے ائمین کیا زہر تھا کہ آگاہ صاحب اکابر کی تکفیر ٹھیک ٹھیرا اور علی قاری
کی طرف اوس کی غلط نسبت کردی اب اپنا دین استفتا یاد کریں جز اکابر ائمہ کی تکفیر
کیلئے طیار کیا تھا کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والا کافر ہے سکر کرو کہ نیا فتنہ

فصل ۳ نہ فقط حنفیہ بلکہ چاروں مذہب جمہور کو گمراہ عبث ٹھیرایا

(۱) ایقاظ میں عبد العظیم مفتی کے رسالہ نے (جسکا نام مولوی عبد الحی صاحب نے اپنے فتاوی جلد ۲ طبع
اول ص ۲۹۳ میں مفتی عظیم لکھا اور ان کا اتباع اشتہاری ایڈیٹر نے کیا) ضال
مضل گمراہ بددین ابن تیمیہ کا ایک فتوی نقل کیا مفتی مذکور نے اس گمراہ کو امام کبیر
مجتہد کوہ بلند۔ راسخ در علم۔ رئیس فقہا و محدثین ابن تیمیہ لکھا اور ایقاظ والے نے از
اوس کے پر نماز مسئلہ نہ دعاء و ثنا اضافہ کیا اوس فتوی کے سوال میں ہے کہ آیا گفتہ است
کسے از سلف کہ نماز نہ گزارند پس مسلمین خلف بعض اگر مختلف شود مذاہب ایشاں و آیا ہمہ
ہست گوینده این حرف مبتدع جواب میں ہے کہ بلے جائز بود نماز مسلماناں پس
یکدیگر و ہر کہ انکار این کند وی مبتدع ضال مخالف کتاب و سنت و اجماع باشد ملاحظہ
ہو خود ہی مانا کہ امام نے ہمارے مذہب کی احتیاط نہ کی تو چاروں مذہب کے
جمہور علماء کے نزدیک اوس کے پیچھے نماز جائز نہیں اور ہمارا کتب متون و شروح و فتاوی
سب میں اس کی تصریح ہے صاف صاف! ان سب پر گمراہ بدعتی مخالف قرآن
و حدیث و اجماع ہونے کا حکم لگا اوس گمراہ بددین ابن تیمیہ سے نقل کردیا اور اوس
پر اعتماد کیا مفتی نے تو اوسے اپنی تائید کیلئے لکھا کہ دیدم کلام امام کبیر ابن تیمیہ و سنت
داشتم تحریر آن را و این کلام مؤید آنست کہ من نموده ام اور آگاہ نے اوسے نقل
کرکے کہا این کلام در حیثیت کم تر شبہ بود کہ از دیار ہندوستان مشہور باشد و اتحی آنکہ نزدیک

اس سے زیادہ تحسین کیا ہو سکتی کہ چاروں مذہب کے ائمہ معظم گمراہ بدعتی انا للہ وانا
الیہ راجعون یہ ہیں وہ مفتی صاحب اور یہ ہے وہ الیاذا النیام جن کے بل پر
مولوی لکھنوی صاحب یعنی ایڈیٹر النجم اپنے اور چاروں مذہب کے ائمہ کو بیٹھ کر
رہے ہیں واقعی جب ائمہ گمراہ و بدعتی ٹھہرے پھر اون کی کیا سند رہ گئیں اور کیوں
نہ اون کے مذہب کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھیں اب سمجھ میں راز
آگیا کہ ایڈیٹر صاحب نے ائمہ کرام کو چھوڑ کر الیاذا لے لیے صحبت گرم
کی ع ہمجنس ملا لگا لے ارمان (۲) ایڈیٹر کے نزدیک اگرچہ اون کے دینی
بھائیوں غیر مقلدوں کے پیچھے نماز بلا کراہت درست کہی غنیمت ہے کہ چاروں
مذہب کے جمہور ائمہ دین کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی و گناہ اور عمل میں حرام کے برابر
ہو گئی کہ وہ بدعتی ٹھہرے اور ایڈیٹر صاحب کے علم الفقہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ میں ہے کہ فاسق
اور بدعتی کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہے ایضاً جلد اول صفحہ ۶۸ مکروہ تحریمی وہ جس کا
بغیر عذر کرنا گناہ ایضاً فرق صرف اعتقاد کا ہے یعنی الخ جس حرام کا منکر ہے
اور مکروہ تحریمی کا انکار کفر نہیں (۳) ایڈیٹر صاحب اب اپنا ہی لکھا
اپنے اوپر کیوں نہیں پڑھتے کہ یہ قول نہایت نفرت کی نظر سے دیکھنے
کے قابل ہے اس پر عمل کیا جائے تو آپس میں سخت افتراق پڑ جائیگا
اور بڑی مشکل پیش آئیگی غرض آپکی مشکل نہ کٹی نہ کٹے اور آپ ایسے مسائل [illegible]
نفرت [illegible] ہے کہ دونوں طرح آپکی [illegible]
مثل [illegible] کی ایک صورت ہے اگر انہیں مسلمانوں کا ایمان تو یہ ہے کہ
حرام و مکروہ تحریمی کا فعل فسق و استحقاق عذاب ہے مگر آپکے مقتدا الشیخ تھانوی صا
حب کے نزدیک حرام کا ترک فسق اور مکروہ تحریمی کا ترک گناہ اور دونوں پر استحقاق
عذاب ہے یعنی اون کے یہاں حرام کرنا فرض اور مکروہ تحریمی کا ارتکاب واجب۔ اگر نہ
کرے تو عذاب ہے بہشتی گوہر [illegible] کتاب [illegible]
یوں فرماتے ہیں۔ حرام کا بے عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے مکروہ

تحریمی کا بغیر عذر ترک کرنے والا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے اگر ان مقلد کی تقلید کرتے ہیجیے
تو البتہ مکروہ تحریمی آپ پر واجب ہو کر افتراق سے بچا کر آپ کی مشکل کھول دیگا **فائدہ** اب
معلوم ہوا کہ **تھانوی** صاحب اللہ و رسول کی توہین کو حرام جانتے ہیں تو عجب نہیں اور ان کا تخویف
عذاب ہر حرام کے ترک عذاب سمجھتے ہیں۔ مگر مسلمان یوں کیا اون کا پیچھا چھوڑینگے
وہ پوچھینگے کہ اللہ و رسول کی توہین آپ کے نزدیک حرام ہے یا نہیں۔ اگر ہیں
نہ۔ تو کافر۔ اور اگر ہیں ہاں تو توہین نکر با گناہ مانا یوں کا فر یا تقضای نشستہ باید ستر د

فصل ایڈیٹر النجم کی ان عبارتین جنکے نقل میں ہیں

ایڈیٹر کی گیارہ خیانتیں تذکیل میں گذریں (**خیانت** ۱۲ تا ۱۶) اپنے اشتہار میں فتوائے
مبارکہ امام اہلسنت مقتدائے عرب و عجم مجدد المائۃ الحاضرہ مدظلہم الاکرم کا صرف جواب
نقل کیا سوال بالکلیہ ہضم کر لیا تاکہ افتراء اون کا موقع ملے سوال میں زید (یعنی الحنفین ایڈیٹر
النجم) کے یہ اقوال منقول تھے زید کہتا ہے غیر مقلدین کے پیچھے نماز بلا کراہت درست
ہے **ایضا** بعض متعصب مقلدین غیر مقلدوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے یہ تعصب نہایت برا ہے
ایضا کوئی عقلمند اس فعل قبیح کو جس سے امت میں انتشار پیدا ہو جائز نہ رکھیگا
ایضا ہاں اگر کوئی غیر مقلد امام صاحب کو برا کہتا ہو وہ ایک مسلمان کی غیبت کر
فاسق ہو جائیگا اس صورت میں اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی — مگر جائز پھر بھی رہیگی
ایضا یہ دوسری بات ہے کہ ایسے کم علموں پر تقلید واجب ہے جنسے اون کی غیر مقلدی
ظاہر تھی مگر ایڈیٹر صاحب کو اپنی غیر مقلدی چھپانی تھی لہذا سوال اوڑا گئے (خیانت
۱۷) اپنے اشتہار میں تھا علم الفقہ کی اصل عبارت اوڑا دی جس میں سے وہ قول اوڑا
دیا کہ کوئی جانے غیر مقلدوں کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہونے کا حکم علم الفقہ میں
نہیں حالانکہ وہ اوس کی جلد ۲ صفحہ ۹۴ پر صاف لفظوں میں موجود ہے (خیانت ۱۹ ۲۰
تا ۲۳) پھر اشتہار میں عبارت حاشیہ نقل کی اور باقی آخری قول والا حاشیہ ہضم کر لیا
اور بکمال حیاداری لکھدیا علم الفقہ کی عبارت ختم ہوئی اور بچانا تیغ نہان کے مانند آن راز اوقات
مع نمودار چیزیں چھپانے سے حاصل یہ بڑی بھاری عیاری مسلمانو۔ ملاحظہ ہو ان اخفاؤں

سے کیا مطلب نکالا ہے سوال یہ تھا زید کے چھ قول یہ تھے اور ساتواں قول وہ کہ جاہلین ائمہ کرام کے مذہب صحیح و محکم کو کہنا درحقیقت یہ قول نہایت نفرت کی نظر سے دیکھنے کے قابل ہے تو اسے مبارک میں اسی قول ہفتم سے اوس کا حنفی ہونا مستنبط فرمایا کہ جب وہ ایسے مسائل کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھنے کے قابل کہتا ہے تو حنفی معلوم اور اون چھ اقوال سے اوس کا غیر مقلد ہونا کہ اوس نے اسقدر رعایت نہ کی بلکہ غیر مقلدوں کو بھی اس حکم میں داخل کرلیا تو قطعاً ان کا اور اہلسنت کا بھی خلاف صرف فرعیات فقہ میں ٹھہرایا ان کے پیچھے نماز میں کراہت آنے کو اس پر مقصور کیا کہ یا امام صاحب کو (جنکی قدر اسکے بیان میں صرف ایک مسلمان ہونے کی ہے) برا کہیں تو یقیناً اون کے عقائد ملعونہ کو ضلالت بتانا الخ ایڈیٹر صاحب نے سوال ہضم فرماکر افترا یہ گڑھا کہ فتوائے مبارک میں یہ فرمایا ہے کہ جواز اقتدا کو صرف اسی پر کہ امام پر تشدد کرنے والا سنی حنفی ہو رہتا اس صریح بد دیانتی کی کوئی حد ہے۔ یہ حکمت تھی سوال اوڑا دینے اور علم الفقہ و حاشیہ کی وہ عبارتیں چھپانے کی۔ **تیسری عیاری**

ہضم سوال سے ایک اور فائدہ اوٹھایا انھیں زید شریر کی وہ عبارت تھی کہ اگر امام صاحب کو برا کہتا ہے تو ایک مسلمان کی غیبت کرنے سے فاسق ہو جائیگا یہ زید کی محض جہالت تھی ان خبیثوں کا امام کو برا کہنا خباثت شدیدہ استحقاق لعنت ہے مگر اس پر غیبت کی تعریف صادق نہیں۔ اوس کی اسی بنا کو اوس پر اولٹنے کے لیے فتوائے مبارک میں ارشاد ہوا تھا ائمہ کے ساتھ گستاخ ہے تو تم اوکو خود اپنے اقرار سے فاسق معلن ہوا کہ اوس نے نہ ایک مسلمان بلکہ صدہا ائمہ کی غیبت کی اور ہر ایک کی غیبت کبیرہ ہے تو صدہا کبائر کا مرتکب ہوا الخ اسمیں خود اپنے اقرار سے کا لفظ دیکھیے کہ اوس پر الزام کی تصریح ہے اور وہ ایک مسلمان دیکھیے جو اوسی کی جہالت کی طرف اشارہ ہے ایڈیٹر صاحب سوال و حاشیہ نقل کرتے تو اون کی ہستی کھل جاتی کہ یہ دونوں کی جہالت

اون پر اوڑی ہے لہذا اوسے ہضم فرمالیا اور بکمال افترا مطلب یہ ٹھہرادیا گویا خود امام اہلسنت نے ذمّی ائمہ کی گستاخی کو غیبت بتایا ہے جسپر یہ حاشیہ چڑھانے کی گنجائش ملی کہ آپکو لازم ہے کہ کتاب زجر الشبان والشیبہ مصنفہ لکھنوی کا مطالعہ کرکے غیبت کی تعریف معلوم کریں یہ تو اڈیٹر صاحب کو مطالعہ کرنی تھی زرشتی بدا تہاد التسلبت (خیانت ۲۴) علم الفقہ مین عبارت منقولہ اڈیٹر کے متصل تھا۔ امام کے کپڑون مین ایک درہم سے زیادہ منی لگی ہوئی ہو یا سوکھ جر سے قے یا خون نکلنے کے بعد بے وضو نماز پڑھائے ان سب صورتون مین مقتدی کی نماز صحیح ہو جائیگی ہوشیار اڈیٹر ڈر جاتا کہ تمام بات سے خاص باب کا اثر زیادہ ہوتا ہے اور امر زیر بحث خاص نظر سے دیکھا جاتا ہے لہذا یہ عبارت بچالی اور لکھدیا کہ علم الفقہ کی عبارت ختم ہوئی (خیانت ۲۵) لکھنوی صاحب کے حاشیہ ہدایہ سے ایک ٹکڑا نقل کیا جو آگاہ کرتا ہے کہ اون کا اپنا اجتہاد تھا اور ترا ہیں و ہیں جو اونھون نے مذہب مختار جمہور ائمہ حنفیہ بتایا تھا کہ اختارہ اکثر اصحابنا چھپا لیا کہ اس پر اوسکا دعائی کا ذرخیبث کہتا ہو تو کھل جانے کہ دوسرا مخالفہ لفظ جمہور مین ہے کیونکہ اس قول ضعیف کے قائل بہت تھوڑے لوگ ہین (خیانت ۲۶) ردالمحتار کی عبارت یہان سے نقل کی وقیل لا کراہۃ الامام اور اسکے متصل اس سے اوپر کا جملہ الجبر لرأی المقتدی وہو الاصح کتر لیا جسمین اونھون نے صاف بتایا تھا کہ مذہب اصح یہی ہے کہ صورت زیر بحث مین اوس کے پیچھے حنفی کی نماز ہوگی (خیانت ۲۷) اوسکے باب الوتر سے نقل کیا وقال الہندوانی وجماعۃ اور اسکے متصل اس سے اوپر کا جملہ الاکثر جواز ہو الاصح کما فی الفتح وغیرہ کتر لیا جسمین اونھون نے صاف بتایا تھا کہ یہ مذہب جمہور و مذہب اصح کے خلاف ہے (خیانت ۲ تا ۲۷) ابی ردالمحتار نیز میزان ظلم شدید اور کیا کہ اونکا پہلا قول جمہور کے خلاف پر بتلایا جسکا حال بعونہ تعالی اڈیٹری افترا اون مین ظاہر ہوگا حالانکہ نمبر ۵ و ۵۹ و ۷۹ و ۱۰۹ و ۱۱۱ و ۱۱۵ و ۱۲۴ و ۱۵۸ و ۱۶۲ و ۱۷۲ مین اونکی عبارات گزرین کہ اسی قول جمہور پر جزم فرمایا اسی کو اصح اسی کو معتمد اسیکو قول محققین اسیکو مذہب جمہور بتلایا مگر ع اوس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ : اون کی یہ دس

عا ہر تحریف یہ چھپا کر محض جھوٹ تہمت اون پر رکھدی یہ تین گناہ ہیں (خیانت ۳۸) فتح القدیر پر یہ ظلم کبیر کیا اوس کے متصل ہی جو اونہوں نے مسئلہ مشہورہ سیدنا امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اپنا قول جمہور ثابت کرنا بیان فرمایا جسے اون کے شیخ نے سکوت کیا اور تحریر مذہب نہ کیا جیسا کہ نمبر ۴۰ میں گزرا سارا ہضم کر لیا (خیانت ۳۹) طحطاوی کی عبارت بھی رد المحتار کی طرح یہیں سے نقل کی وقیل رای الامام اور اسکے متصل اس کے ادھر کا جملہ المعتبر سوراکی القدسی وہو الصحیح الذی علیہ الاکثر نہ لیا جسے اونھوں نے صاف بتایا تھا کہ صورت دائرہ میں حنفی کی نماز اوس کے پیچھے ہونا ہی صحیح ہے اور یہی قول جمہور ہے (خیانت ۴۰) قریب زمانہ کے ایک شخص محمود قونوی کو آٹھویں صدی کے ایک عالم جلیل رئیس الحنفیہ علامہ محمود بن احمد بن مسعود جمال الدین قونوی قاضی دمشق متوفی ۷۷۰ھ بنا کر سعد و اجلہ ائمہ حنفیہ مثل امام ابو الیسر بزدوی (جنکو مولوی عبد الحی لکھنوی نے بھی تراجم حنفیہ میں امام الائمہ علی الاطلاق لکھا) وغیرہم کے قول کی نسبت تو اسقط و اقبح اقوال نقل کیا اور اوسکے متصل ہی جو شخص مذکور نے قائلین کرام کو کہا تھا کہ خوف علیہ الکفر اون پر کفر کا خوف ہے چھپا لیا اسکی نقل سے آپ کی پوری مشکل کشائی ہو جاتی ہے کہ آپ کے محمود صاحب اجلہ ائمہ حنفیہ کو قریب کفر بتا رہے ہیں آپ نے مذہب حنفیہ کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھنے کے [illegible] سمجھکر ہر دیندار ایسی بات دیکھکر اس متأخر قونوی ہی پر ملامت کریگا نہ کہ اسکی سند سے مذہب حنفی کو برا کہنا جائز سمجھ لے لہذا اسے چھپا لیا۔

(خیانت ۴۱) علم الفقہ میں انصاف سے نقل کیا امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگرد ائمہ مدینہ کے پیچھے پڑھتے جو مالکی تھے حالانکہ انصاف میں یوں ہے مالکیہ وغیرہم کے پیچھے پڑھتے تھے اگرچہ وہ نماز میں بسم اللہ نہ پڑھتے کان ابو حنیفۃ واصحابہ یصلون خلف ائمۃ المدینۃ من المالکیۃ وغیرہم وان کانوا لا

۵ اوکی عبارت سے اک ٹکڑا نقل کیا اور صح

۵ ظلماً ہے

تفرقہ بین البسملۃ لاسرا و لاجہرا ہوشیار مجھی ایڈیٹر مجھ گا اسے یہاں سے کیا علاقہ کہ بسم اللہ
پڑھنا ہمارے یہاں مفسد نماز نہیں لہذا اسے صاف کر لیا غرض ۵

عیار ہیں چالاک ہیں بجا آج ہیں یہ ہیں
بندے ہیں مگر خوف خدا کا نہ رکھیں

فصل ۵ - ایڈیٹر النجم کے کذب و افترا

(کذب ۱ و ۲) غضب ہے جو قول کہ امام اعظم اور اون کے شاگردوں سے ثابت
ہو اوس کا متبع حنفیت وسنیت سے خارج - بسوخت عقل ز حیرت اقرار کی عقل سوختہ
ایڈیٹر صاحب کے صریح افترا ہیں کہ اس قول پر حنفیت اور سنیت سے خارج
فرمایا ہے اس کا بیان اون کی خیانتوں میں گزرا ایڈیٹر صاحب عقل سوختہ نہ ہوتے
تو انہیں سمجھ دشوار نہ تھی کہ فتوائے مبارکہ میں جمہور ائمہ فرمانا قائل خلاف کو بعض ائمہ بتانا ہے
نہ کہ سنیت و حنفیت سے خارج کرنا (کذب ۳ تا ۵) امام اعظم امام ابو یوسف
امام محمد رضی اللہ تعالی عنہم پر افترا اون سے ہرگز ثابت نہیں کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیسی نماز
ہمارے مذہب پر بے وضو پڑھا رہا ہے یا نماز سے خارج ہو کر پھر دیدہ و دانستہ
ہم اوس کے پیچھے نماز پڑھیں جو ہمارے نزدیک نماز ہی میں نہیں بلکہ ائمہ ثلثہ
سے اس افترا کا عکس ثابت ہے کہ مذہب مقتدی کا اعتبار ہے دیکھو فصل ہفتم
(کذب ۶) علامہ شامی نے ایک جماعت کو اس کا قائل بتایا جن میں ایک نام شیخ الاسلام
علی بن جار اللہ جماعت کو اس کا قائل بتانے کا حال بعونہ تعالی فصل ہفتم میں واضح ہوگا علی بن
۱۲ یہ مذہب حنفیہ بلکہ جار اللہ کا نام شامی نے اس قول میں لیا ہو کہ ہم آنکھوں دیکھے بے وضو کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں
یہ صریح افترا ہے اونہیں اتنا نقل کیا کہ حرم شریف میں اگر شافعیہ کی جماعت پہلے ہوتی
علی بن جار اللہ اوس میں شریک ہو جاتے اور علامہ ابراہیم بیری و علامہ رحمۃ اللہ سندی تلمیذ
امام ابن الہمام مکروہ جانتے کہ اگرچہ ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کے سبب نماز ہو جائیگی
مگر وہ ہمارے مذہب کے واجبات وسنن کی رعایت نہ کرینگے لہذا مکروہ ہے شامی میں
ہے فالمفہوم العلامۃ البیری بنائہ علی کراہۃ الاقتداء بہم لعدم مراعاتہم فی الواجبات والسنن

اس بحث کو یہاں سے کیا علاقہ اس کا ثبوت دیں کہ ائمہ حرم ہمارے مذہب پر وضو
یا فاسد الصلاۃ ہوتے اور علی بن جار اللہ یہ سمجھتے اور تحریر شریک ہو جاتے یہ ائمہ حرم
پر بدگمانی ہے جیسا کہ فصل دہم میں گزرا اور ائمہ فرماتے ہیں الظن الخبیث لا ینشؤ
الا من القلب الخبیث بدگمان خبیث ہی دل سے پیدا ہوتا ہے (کذب ۲) الیقاظ
النیام دیکھیے کتنے اکابر احناف اسکے قائل ہیں محض جھوٹ۔ ایقاظ وازاحہ
بھی اور کس درجہ کوشش بلیغ و دعوی عریض کر ساختہ مشائخ سے صرف ایک
شیخ ابوبکر رازی اور مستند متاخرین سے فقط ایک ملا سے سراج الدین کا قول لا کر
قریب کے لوگوں میں ایک مفتی عبد الحلیم لکھنے اور ایک کوئی امیر شاہ بخاری کا یہ ساری کائنات
ہے جنہیں امیر شاہ مجہول اور مفتی صاحب کا حال فصل ۴ میں گزرا اور علامہ سراج
کو محقق علی الاطلاق نے ساکت کر دیا بس ایک امام ابوبکر رازی رہ گئے جب تو علمائے
قول صحیح پر اجماع درج کیا (کذب ۸ و ۹) سب کو حنفیت و سنیت سے خارج
کر دیجیے سبحان اللہ حنفیت وسنیت کا خلاف کریں آپ اور خارج ہوں اور
یہ وہی دونوں افترا ہیں۔ (کذب ۱) اس عبارت میں (یعنی ارشاد فتوائے مبارکہ
میں کہ جمہور ائمہ اعتبار رائے مقتدی پر ہیں ۴) زبردست معاذ اللہ لفظ ائمہ سے عام طور
پر چاروں امام سمجھے جاتے ہیں آگے چل کے جب تلمذ مولوی لکھنوی صاحب نے جو آگے عدو امام
ابوالیسر کو امام الائمہ علی الاطلاق لکھا اس کے یہ معنی سمجھا کہ یہ چاروں اماموں کا امام بنا
انہوں نے جگہ جگہ ائمہ کا اطلاق ائمہ حنفیہ [illegible] ائمہ اربعہ یعنی ائمہ ثلاثہ
منہ پر آتا ہے تو یہ عام طور پر کیسا خاص طور پر جھوٹ ہے (کذب ۲) خود فتوائے مبارکہ
میں یہیں ارشاد ہوا اقتصریحات ائمہ احمد ابوالیسر بزدوی و امام شیخ الاسلام و امام تمرتاشی و
امام محقق علی الاطلاق ان اطلاقات کے بعد بھی معاذ اللہ نہ ماننا کیسا سفید جھوٹ ہے
مگر ہاں اپنی سمجھ پر فرماتے ہیں کہ اقراری عقل سوختہ ہیں۔ (کذب ۱۲ تا ۱۴) امام اعظم
امام ابو یوسف امام محمد پر بھی افترا ہے اگر وہ اوسی قول پر ہیں جو علم الفقہ میں اختیار کیا ہے۔
اسے ائمہ کے بعد باقی مذاہب سے بحث ضرور نہیں ورنہ اور بھی معلوم ہوا

کہ جمہور ائمہ شافعیہ اسی ایڈیٹری زعم کے خلاف اور ہمارے موافق ہیں اور یہ کہ شیخین مذہب
شافعی کا اوس پر اتفاق ہے جو نص امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مثل ہے اور یہ کہ
خود ائمہ حنفیہ کی مستند الفاظ میں تصریح ہے کہ چاروں مذہب کے معظم علما اسی پر ہیں وہ
اکابر اپنا مذہب زیادہ جانتے تھے یا ایڈیٹر صاحب اقراری قتل سوختہ (کذب
۱۵و۱۶) اس قول ضعیف کے قائل بہت تھوڑے لوگ ہیں لہذا بعض مشائخ کہنا
ہوا چاہیے تھا ان دونوں سپید جھوٹوں کا رد گوش ۲۰۳ و ۴۴ دیکھیے کیا ایڈیٹر صاحب
کو روشن الحنفی کی مراسلت آئی کہ یہ قول ضعیف اور اس کے قائل بہت تھوڑے
لوگ ہیں حالانکہ جو قول ایڈیٹر صاحب نے علم الفقہ میں اختیار کیا وہی ضعیف ومہجور و
خلاف جمہور ہے جو مشائخ میں صرف ایک سے منقول۔ اور مستند متاخرین
میں طحطاوی فقط ایک اور اس کے مقلد وحیرانی تین کی ساتھ وصل۔

۵۳س (کذب ۱۷) خانصاحب نے خلاف کو ناقابل توجہ کہکر ائمہ اربعہ اور اون
کے شاگردوں بلکہ صحابہ و تابعین پر حملہ کیا فتوائے مبارکہ کا ارشاد یہ تھا وکان
کلامہ محل الخلاف لا یجوب یعنی محقق حلبی صاحب غنیہ وعلامہ نوح آفندی وغیرہما نے
جو اس قول جمہور پر اجماع واتفاق بتایا یہ گویا یوں کہ انہوں نے خلاف کو غیر معتد
بہ سمجھا کاکوری کے مفتی شیخچی نے اول تو ارشاد مذکور کا مطلب بتانے میں کان کو ہضم فرمایا
کہ مطلب یہ کہ علامہ نوح وعلامہ حلبی نے خلاف کو ناقابل توجہ قرار دیکر دعوی
اتفاق کیا ہے ثانیا اوس میں تو یہ تھا کہ شاید انہوں نے یہ سمجھا نہ کہ خود ناقابل توجہ
فرمایا یہ کذب ہے (کذب ۸ ۲۴ تا ۲۶) امام اعظم! امام ابو یوسف! امام محمد پر تو
افترا کرتے ہی آتے تھے اگلے [illegible] بھی شامل کیے۔ ثبوت دیں صحابہ
و تابعین نے کب فرمایا ہے کہ اگرچہ امام ہمارے نزدیک بے وضو ہو ہم اوس کے پیچھے پڑھینگے
اگرچہ وہ ہمارے مذہب پر نماز میں ہو ہم اوسکا اقتدا کرینگے یا یہ کہ اپنا آنکھوں سے
دیکھتے اور پھر شریک ہو جاتے فقط اسقدر کہ ایک دوسرے کے پیچھے پڑھتے تھے
اصلا ہمارے خلاف نہیں ہاں یہ استدلال اوس پر کیا جائے جو دوسرے کو مذہب

والون سے تعصب رکھے جیسا شاہ ولی اللہ صاحب نے انصاف مین کیا علم الفقہ مین
اون کی جس عبارت کا ترجمہ ہے وہ اسی رد تعصب مین ہے حیث قال فلعل
البعض توصیا دینیا حاشاہم من ذلک وقد کان فی الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم
من یقرؤ البسملۃ ومنہم من لا یقرؤہا (الی قولہ) ومع ہذا کان بعضہم یصلے خلف
بعض الخ یا اوس پر کیا جائے جو بارعایت احتیاط امام مخالف بھی اوسکے پیچھے نماز
ممنوع و مکروہ بتائے جیسا علامہ شامی نے رد المحتار مین کہا کہ الذی یمیل الیہ
القلب عدم کراہۃ الاقتداء بالمخالف ما لم یکن غیر مراع فی الفرائض لان کثیرا
من الصحابۃ والتابعین کانوا یصلون خلف امام واحد مع تباین مذاہبہم غایت یہ مسئلہ پر
اوس سے اعتراض محض جہل قبیح و ظلم صریح ہے ایڈیٹر صاحب کا یہ کذب اگرچہ تمام صحابہ
وتابعین پر افترا ہے مگر ہم اقل جمع تین ہی رکھین تو یہ ۹ تو افترا ہوئے (کذب ۲۷)
صاحب رد المحتار نے اپنے دل کا میلان اس قول کے ترک ہی پر ظاہر کیا
ہے والذی یمیل الیہ القلب عدم کراہۃ الا ... علامہ شامی کے دل کا نہ صرف
میلان بلکہ جزم و اذعان ایڈیٹر کی خیانت ۸ ۲ تا ۷ ۳ مین گزرا جس سے اس کا صریح
افترا ہونا مدعی لکھ سکین یہان اون کا کلام مسئلہ ثانیہ مین ہے کہ کراہت وعدم کراہت کی
بحث ہے اور وہ کلام مسئلہ اولے مین تھے کہ صحت و فساد کی بحث تھی جیسا کہ
ختم باب اول پر عطر تحقیق مین گزرا ثانیا علم الفقہ مین بولے تھے صاحب رد المحتار
نے تمیں ہے قول کو اختیار کیا ہے اب اشتہار مین اون کا میلان قلب اوس کے ترک
ہی پر کر دیا اور یہ اجماع ملتقی یہ کہ علم الفقہ کی وہ بھی اسی اشتہار مین نقل کر دی تاکہ تکذیب
و تکذیب ایک ساتھ رہین تقسیہ زملین برسر زمین ۔ (کذب ۲۸) غالبا حنفیہ
مین یہی علامہ ابو الیسر ہیں جو فی سنہ ۴۹۳ ہجری پہلے شخص ہین جو ایک غیر مجدد جماعت
کے خلاف اعتبار رائے مقتدی کے قائل ہوئے کیسا کذب صریح ہے پہلے آنکھون
وصل دیکھیے کہ غیر مجدد جماعت وہی ہے جو اعتبار رائے مقتدی کا ہمیشہ قائل ہے
ہمارے ائمہ مین پہلے وہ شخص کہ اس کے قائل ہوئے امام اعظم ابو حنیفہ

ص حافظ نباندم

سردار مذہب میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہاں مشایخ حنفیہ میں پہلے پچھلے ایک
اکیلے شخص صرف امام رازی ہیں جو ایک غیر محدود جماعت اور خود ائمہ ثلاثہ مذہب
کے خلاف اعتبار راکب مقتدی کے منکر ہوکر نیت مقتدی میں علامہ سراج
الدین نے ان کا ساتھ دیا تھا کہ محقق علی الاطلاق نے ائمہ مذہب کا مسئلہ منصوصہ
یاد دلایا اور ادھوں نے سکوت فرمایا۔ (کذب ۲۹ تحت جنون خبیث)
نہ ہرگز یہ مسئلہ منصوصہ امام اعظم ہے نہ ابن ہمام نے نہ کسی اور نے اس کو منصوصہ امام
اعظم سے کہا ایڈیٹر النجم صاحب کیا آپ کو رائٹر ایجنسی یا کسی کارسپانڈنٹ
سے یہ تحقیق ہو لیا کہ مسلمانوں کا قرآن عظیم منسوخ ہو گیا یا ادھیں نے فنجعل لعنۃ
اللہ علی الکذبین کا نکال ڈالنا پاس کر لیا فتوائے مبارکہ میں کہاں تھا کہ ابن
ہمام نے اسکو منصوصات امام اعظم سے کہا فتوائے مبارکہ کے لفظ یہ ہیں امام
محقق علی الاطلاق نے اوسے مسئلہ منصوصہ سیدنا امام اعظم سے ثابت
فرمایا آپ ہزار سوختہ عقل سہی کیا اتنی بھی تمیز نہ رکھتے ہونگے کہ مسئلہ منصوصہ امام
اعظم کہنا اور مسئلہ منصوصہ امام اعظم سے ثابت فرمانا میں زمین آسمان کا فرق ہے
مثلاً الخمر حرام یہ مسئلہ قرآن عظیم سے ثابت ہے یا نہیں اگر کہیے نہیں تو
آپ کافر ہوئے۔ فتاوی قاضی خان و فتاوی عالمگیریہ میں ہے لو قال حرمۃ الخمر لم تثبت
بالقرآن یکفر اور اگر کہیے ہاں تو آپ کافر ہوئے کہ شئے سے ثابت ماننا آپکے نزدیک
عین شئے ماننا تو آپ نے الخمر حرام کو قرآن مانا اور غیر کلام اللہ کو کلام اللہ ماننا کفر ہے
مفر نہیں ہے کہ اقرار کیجئے کہ آپ یہ فرق جانتے تھے مگر محض براہ بے ایمانی جھوٹا الزام
افترا امام اہلسنت پر لگانے کے لیے لون ایمان واہ حیا کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر
لکھ دیا اور اوس پر وہ نتیجہ لگا کر یہی ایک بات ان کی تمام تحریرات کو بے اعتبار کر دینے
کے لیے کافی ہے کیونکہ یہ محض افترا ہے حیرت ہے کہ کوئی شخص مفتی و مجدد اور ریفارمر
دعوے کر کے جھوٹ بولنے میں اسقدر بیباک ہوا اب ایک دفعہ تو جی کڑا کر کے
لعنۃ اللہ علی الکذبین ۵ اور کہیے ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم

پرم بہ بریا فقد احتمل بہتانا و اثما مبینا ۔ اور کریمہ انما یفتری
الکذب الذین لا یؤمنون ۔ اپنے اوپر پڑھیے یعنی جھوٹوں پر اللہ کی لعنت
اور جناب کوئی خطا یا گناہ کرکے دوسرے پر اوس کا الزام لگائے اوس نے بہتان
اور کھلا گناہ اپنے سر لیا جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان ہیں۔ شاید
اڈیٹر صاحب ان آیتوں سے کچھ اثر لیں اگر قرآن منسوخ نہ کر لیا ہو (کذب ۴۰ تا ۴۲)
امام اعظم اور ان کے شاگردوں سے تو اس کے خلاف ثابت ہے یہ وہی امام اعظم
امام ابو یوسف امام محمد پر تیری پرانے افترا ہیں (کذب ۴۳) یہ کچھ نصوص متقدمین
فقہا ہی نہیں جیسا ابن ہمام کے استاد سے منقول ہوا یہاں اپنی اوس خیانت ۳۸ کو یاد کر
لیا انکھیں میچ کر آگے پڑھیے کہ انکشاف علیہ محقق علی الاطلاق نے کیسا مسئلہ منصوصہ امام
اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد سے اوسے ثابت فرما دیا۔ قول غلط ہے سند لانا
اور اوسکے ساتھ ہی وہیں وہیں جو اوس کا رد مذکور ہے چھپا لینا کیسی بددیانتی ہے ذلک
مبلغہم من العلم ۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
ثانیاً اپنے ذرا اپنے ممدوح دادا مولوی صاحب لکھنوی کے مستند اتقادن عبارتیں مذیل
وصل ۹ میں یاد کیجیے جم غفیرے از متقدمین و متاخرین حنفیہ انرا ذکر کردہ اند ایضا ذکر کردہ اند
این شرط را بسیارے از حنفیہ متقدم و متاخر۔ کیا اب بھی آپ اپنے جیسے کذاب
ہونے پر ایمان نہ لائیں گے (کذب ۴۴ ...) لکھنو سے دیوبند تک
جتنے سر برآوردہ کاذب ہوں کہہ و شمر چکا لیں۔ آخر ... کذب الامکان کے دم کی ...
ہو کر چھپا لیں جناب اڈیٹر صاحب النجم کے کذب منتشر کی سواری آتی ہے فرماتے ہیں۔
رئیس الحنفیہ علامہ محمود قونوی قوانین دینی مثنوی سے کہ عدم رسم دینیات کی شرط کو جو علامہ
بزدوی وغیرہ نے لگائی اسفہ واقبح اقوال لکھتے ہیں سنا تو یہیں محمود قونوی صاحب نے
یہ اسفہ واقبح اقوال لکھا اون کے اسی رسالہ میں اسی جگہ امام محقق علی الاطلاق و محقق بحر سے
استناد ہے۔ اڈیٹر صاحب کے جائے پناہ میاں آگاہ ایقاظ النیام میں لکھتے ہیں شیخ محمود
قونوی فرمایند مشائخ ما در حد عمل کثیر اختلاف کردہ اند بعضے گفتہ کہ آن آنست کہ اگر کسے عمل

نہ بلکہ اب گستاخی کی
دھوم پر کاذب
با لفعل ہو

۲۸/

را از دور بینند گمان کنند کہ درنماز بود محققین ابن ہمام و ابن نجیم ہمیں را اختیار فرمودند امام محقق علی الاطلاق کی ولادت ۷۹۰ھ میں ہے اور بقول امام سیوطی ۷۸۸ھ میں اور محقق بحر صاحب بحر کی وفات ۹۷۰ھ میں عجب کہ ان کے تو نوی حنفا اون سے سند لا رہے ہیں جو اون کے مرنے کے گیارہ یا تیرہ برس اور دوسرے ڈیڑھ سو برس بعد پیدا ہو نگے۔ واقعی جھوٹ بولے تو اتنا تو بولے۔ **لطیفہ** ایسا جھوٹ ان کے یہاں نیا نہیں ان کے خرج فتوی گنجی **گنگوہی** صاحب اپنے فتوی سند رجتہ کرد الرشید ص۱۲۷ میں فرماتے ہیں حسین بن منصور کے قتل پر امام ابو یوسف شاگرد امام ابو حنیفہ اور سید الطائفہ جنید بغدادی دونوں نے فتوی قتل کا دیا۔ سبحان اللہ کہاں امام ابو یوسف جنکا وصال ۱۸۲ھ میں اور کہاں حضرت حلاج کا قتل ۳۰۹ھ میں واقع ہوا امام اپنی وفات کے سوا سو برس بعد انکے قتل کرانے تشریف لائے یعنی علاوہ کشف وکمالات در فن تاریخ ہم کیسے وا زخدا کی شان کیسے کیسے مفتی بنے ہیں اور شیخ وقت و حکیم الامت کہلائے ع گر بہ بیرو سگ وزیر و موش را دیوان کنند **لطیفہ غیبیہ** ہے کہ یہاں سے علم غیب کی تو مشکلکشائی ہوئی مافی الارحام کا جاننا درکنار اون صاحب کو جو ڈیڑھ سو برس بعد پیدا ہونگے اون کو جان لیا اور یہ نے دو سو برس بعد جو کتاب تصنیف کی اوسے جان لیا مگر مصطفے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کیلیے **گنگوہی** فرمان یہ ہے کہ دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ع حال ایمان کا معلوم ہے سب جانتے ہو۔ **(کذب ۵۲ تا ۵۴)** آپ نے لا یعبأ بہ لکھکر چاروں اماموں ان کے شاگردوں بلکہ صحابہ و تابعین کی توہین کی یہ بیان تو صدہا افترا اگر ہماری گنتی میں اونمیں کذب ۸ ا تا ۴۴ کیطرح نو شتر آ سکے طعون ہیں (کذب ۴۴) یہ وہی کذب ۸ اور الاشر ہے کہ امام اہلسنت نے اپنی طرف سے لا یعبأ بہ فرمایا ہے (کذب ۴۵) عامہ ائمہ واکابر سے ایک دو کا خلاف بلا شبہ اعتبار نہیں کرتے ہمیشہ علما ایسے خلاف کو نامعتبر قرار دیتے ہیں اسے توہین کہنا کذب ہے اگر جاہے تو نباہ آگاہ الفاظ میں لکھتے ہیں قاعدہ آنست کہ ماخذ خلاف قوی باشد تا خروج ازاں مستحب باشد بودے والا سہ اعتنائے بآں نتواں کرد مثل رفع یدین کرے یقین اولی ست آنکہ روایت کہ کول از امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ آوردہ امتداد را نشاید ادمیں ہم زرکشی در قواعد فرماید شرط اعتبار ۲۹۹ھ میں (جلد ماقبل) بہرحال ۳۰۹ھ سے بیشتر ہے اور یہ واقعہ دس یا گیارہ یا بارہ برس بعد کا ہے۔ اور یہ احتمال کہ فتوی کے بارہ برس بعد عمل ہوا مستبعد ہے

قتل ۳۰۹ھ، ان کی وفات ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ میں (جلد مافی)

ص فتوی حسب ذیل ہم
ہزار دمیں جو تحریف عمل کرے کی وہ اختیار کرینگے اور ہرجاں پیا

کہ ماخذ خلاف قوی باشد و اگر واکیا بود ہرگز رعایت راں نشاید اوسی میں ہے کہ این قول از شاذ ہے
سوائے شیخ ابو اسحٰق اسفرائنی کسے نہ گفتہ این قول معتد بہ نبود آپکے تلمذی کے دادا عمدۃ الرعایۃ میں
کہتے ہیں روی عن ابی حنیفۃ انہ بالمثل یخرج الظہر و بالمثلین یدخل العصر وہو قول لا یعبؤ بہ جو قول
خود امام اعظم سے مروی ہے اوسے لا یعبؤ بہ کہا اور سنیے تو آپکے تلمذی کے دادا جو سیدنا امام
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دلائل کو کہتے ہیں فما استدلوا بہ الوجوہ کلہا ضعیفۃ و کل باطل ائمہ نے
ابو حنیفہ کیلیے طرح طرح استدلال کیا اور سب ضعیف سب باطل ہیں یہ تو توہین ہے آگے
آپ کے آگاہ منافر ماتے ہیں الینا قدر ندانند کہ این رد و ابطال ہر تا کجا میرود مجتہد از حضرت
حق تعالیٰ و جناب حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با جتہاد ماموروداں ماجور بود و این رد و
ابطال ہر دو جناب باجلال وارد شود (الی قولہ) مورث خسارت دارین گردد والعیاذ باللہ
(کذب ۴۶) آپکو لازم ہے کہ غیبت کی تعریف معلوم کریں یہ اوس افترا پر بھی ہے
کہ امام اہلسنت نے اسے غیبت قرار دیا حالانکہ علم الفقہ والے کی جہالت و خبث کو اور
کے موضع پر مارا جسکا بیان ان کی خیانت میں گزرا۔ (کذب ۴۷) آپ
کی شریعت میں شوافع وغیرہ کی اقتدا ناجائز ہے یہ تصریح افترا ہے دیکھو ص ۴۰ فتوائے
مبارکہ میں یہ ہے کہ جب مقتدی کے نزدیک امام کی طہارت یا نماز صحیح نہیں تو یہ اوسکی اقتدا
نہیں کرسکتا اسے یہ بنا لیا کہ شافعیہ وغیرہم کی اقتدا ناجائز ہے ثانیاً الحمدللہ شریعت ہمارے
نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے اور ہمارے لیے اوتری ہے تمہاری ہے شرع لکم من الدین
آپ اوس سے الگ ہوتے ہیں یا ہوں شریعت آپکی محتاج نہیں۔ اب بتیے کہ مذہب
عدم جواز کو ہم نے جدا شریعت کہا تو جب ایک مذہب میں فرعی فرق آپکے نزدیک
جدا جدا شریعت ہے تو مذاہب متباینہ بدرجہ اولی تو آپ خود ہی شوافع وغیرہم کی اقتدا
حرام کراتے ہیں کہ اون کی شریعت ہی جدا مانتے ہیں معاذ اللہ جیسے یہود و نصاریٰ
(کذب ۴۸) تو غیر مقلدین کی اقتدا کفر اور اس کے جواز کا قول کفر سے بھی زیادہ مگر اسکو
کہ بڑے بڑے اکابر نے ایسا ہی لکھا ہے رد المحتار میں یصح الاقتداء بشافعی کی شرح
میں ہے دخل فیہ کل من لقبلہ بسنیتہ کفر سے بھی زیادہ کسی شناعت کو ماننا آپکی شریعت مخترعہ

۱۴ امام ابوحنیفہ صح

ہو مسلمانوں کے نزدیک کفر سے بدتر کچھ نہیں مگر یہ ایسا کہنا کا اشارہ اگر اس طرف ہوتا
کہ غیر مقلدین الی اشد الکفر تو وجہ صحت رکھتا کہ یہ غیر مقلدین بحکم فقہ کفار ہیں اور کافر کو قابل امامت
جاننا کفر لیکن آپکا اشارہ جانب جواز ہے اور کلام ان غیر مقلدین میں کہ جن پر بکثرت وجوہ
سے کفر لازم۔ کیا رد المحتار میں السون کو جواز میں داخل کیا ہے یہ محض افترا ہے گویا
آپ کے نزدیک مدار ایمان وتر کو سنت ماننے پر ہے اگر کوئی یہودی یا قادیانی وتر کو سنت
مانے تو آپ اوسکے پیچھے بھی نماز جائز مانیں گے کہ آخر رد المحتار میں فرمائی دیا و جل فیہ کل من
یقول بسنیتہ (کذب فہم سے بدتر خبیث و ملعون) آپ کی تکفیر و اصول تکفیر
نے صحابہ کرام سے لیکر اس وقت تک کسیکو نہ چھوڑا لعنۃ اللہ علی الکذبین ٥
کہیے آمین۔ الا لعنۃ اللہ علی الظلمین ٥ کہیے آمین۔ جو مسلمان پر ایسا صریح کھلا
افترا باندھے اللہ اور اوسکے فرشتے اوس پر لعنت کرتے ہیں اس سے زائد کی حاجت
نہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین ٥ لاؤ اپنی دلیل
اگر سچے ہو اللہ عزوجل فرماتا ہے فاذ لم یاتوا بالشھداء فاولئک عند
اللہ ھم الکذبون ٥ جب وہ گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے
ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون ٥ ایسے جھوٹے
افترا وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون ٥ ثانیاً آپ کے بزرگ پیشوا ~~اور آپکے ترکی ولوا~~ کا کہے حضرت مولانا جن سے عام نفع
پہنچا ہے وہ کون اسمعیل دہلوی سلیہ علیہ اون کے شرک در اصول شرک البتہ وہ ہیں کہ ائمہ
و اولیا و تابعین و صحابہ و انبیا و مرسلین و ملائکہ مقربین اور خود حضور سید المرسلین حتے کہ خود حضرت
رب العلمین جل و علا و صلے اللہ تعالی علیہم وسلم کوئی شرک سے محفوظ نہیں تجر نیچے اوتر کر حضرت
شیخ مجدد مشرک شاہ ولی اللہ مشرک شاہ عبد العزیز صاحب مشرک اور وہ آپ مشرک اور اون
کا باپ مشرک غرض شرک اسی عام ہے جس سے خلق و خالق کوئی نہ بچا اسکی قدرے
تفصیل کتاب مبارک الکوکبۃ الشہابیہ [۱۳۱۲] وکتاب مستطاب الامن والعلی [۱۳۱۱] یا ابحاث سے گئے
رسالہ مبارکہ کشف ضلال دیوبند [۱۳۲۲] میں ملاحظہ کیجیے اور گریبان میں سوکھ ڈال کر اسمعیل دہلوی

وکتاب جواب ... الاعتقاد ۱۳۲۸

کی قبر پر جانور ذبح کرنے بھیجے **ثالثاً** نہیان آپکا منشا ہے استاذ ابن تیمیہ آپکے جانے پناہ
آگاہ آپ نے تحفتی عظیم سے سند لائے وہ اوس مخذول گمراہ سے اور اوسے کن کن مناقب
جلیلہ سے سراہا (دیکھو فصل ۲) اب آپکے امام الائمہ الجد ابن تیمیہ کی نسبت کشف
الظنون میں ہے الصراط المستقیم فی الرد علی اہل الجحیم لابن تیمیۃ احمد الحنبلی فیہ اشیاء لا ینبغی ان تذکر
کتکفیر عبد اللہ ابن عباس علی مانقلہ الحصنی فی کتابہ الرد علیہ یعنی ابن تیمیہ کی کتاب صراط مستقیم
مین وہ باتیں ہیں کہ زبان پر لانے کے قابل نہین جیسے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
تعالے عنہما کی تکفیر۔ علامہ حصنی نے اوسکے رد میں جو کتاب لکھی اوس میں اسے نقل کیا
رابعاً اکابر ائمہ کی تکفیر ابھی آپکے جائے پناہ آگاہ سے منقول ہو چکی **(کذب ۵۰)**
اذان خطبہ کو مسجد میں بدعت کہکر تمام سلف صالحین کو بدعتی بنا دیا اللہ حسبی سے دین لیتا کر
حسابیلے چھین لیتا ہے یہ ایک تو تمام سلف صالحین پر **افترا** ہے اذانی فرقہ
جسمین آپ بھی ہیں آج تک سلف صالحین میں کا ایک سے بھی مسجد کے اندر اس اذان
کے حکم کا ثبوت نہ دے سکا **ثانیاً** صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما تو آپکے
نزدیک سلف صالحین سے خارج ہیں جنکے بیان اس اذان کا دروازہ مسجد پر ہونا
حدیث و تفاسیر کثیرہ سے ثابت ہے **ثالثاً** آپکے دادا تلمذی مولوی لکھنوی معترف
ہیں کہ سنت یہی ہے کہ یہ اذان مسجد سے باہر ہو عمدۃ الرعایہ صفحہ میں کہتے ہیں بین یدیہ ای
مستقبل الامام فی المسجد او خارجہ والمسنون ہو الثانی یعنی اذان خطبہ امام کے سامنے
روبرو مسجد میں یا اوس سے باہر سنت یہی دوسری صورت ہے پھر حدیث ابو داود
سند لائے جلد ثانی فتاوی صفحہ ۱۹ میں کہتے ہیں بلا شبہہ روایت ابو داود سے کان یؤذن
بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے یہ امر ثابت ہے کہ اذان ثانی ۱۴ اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی
خارج مسجد روبرو خطیب ہوتی تھی اب انھیں بھی کہدو کہ تمام سلف صالحین کو بدعتی بنا دیا
رابعاً اذانیوں کا صغرا شکن حقیقتا فیصلہ کتنے برسوں سے شائع ہوا جسمین تمام علما سے سوال
ہے آپ بھی بیش خوشی و فضل ہیں آپ بھاگنے اوسکے سوالات کا جواب دیگر اذانیوں
کی بگڑی بنائی ہوتی مباحث علمیہ سے فرار اور محض بزور زبان تحمی و انکار کیا مقتضائے حیا

ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم میں آخر تک پہنچا دیا مگر ابھی کچھ
اور جھلک رہی ہیں لہٰذا پھر سرے سے لیں (کذب ۵۱) علم الفقہ میں چاروں اماموں
کا حوالہ دیا ہے یہ خود ایک اور بڑا افترا ہے اور میں امام مالک کا اپنا حوالہ نہیں (کذب ۵۲) امام ابو
حنیفہ ائمہ مدینہ کے پیچھے پڑھتے تھے جو مالکی تھے ائمہ کی نسبت بے ثبوت بات بھی
افترا ہوئی ہر ثبوت دو کہ امام اعظم کسی مالکی المذہب کی اقتدا فرماتے امام مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا مدنی ہونا کب سے مستلزم کہ ہے کہ جس وقت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر مدینہ
ہوئے حرم مدینہ کی امامت معاذ اللہ امام مالک کے سپرد تھی بارہا ۔ ولی اللہ انصاف میں لکھ چکے
ہیں کہ مالکی و شافعی ہونا دو برس کے بعد ظاہر ہوا ہے (کذب ۵۳) العقائد النیام میں اسکے
مراتب تعیین مذاہب اربعہ کی تصریحات صریحہ نقل کی ہیں اس اسی کا مفید جد جھوٹ القاط
کی فصل ۲ سے ۶ تک پانچ فصلوں سے ظاہر ہے فصل ہم کے بعد تذییل ہی میں القاط
کی عبارتیں دیکھیے (کذب ۵۴ و ۵۵) علم الفقہ متن وحاشیہ دونوں کی عبارتیں کتر کر
نقل کیں اور لکھدیا علم الفقہ کی عبارت ختم ہوئی متن وحاشیہ دونوں پر جھوٹ (کذب ۵۶) قول جمہور کے
لیے بیار نام خود لیے صاحب بحر و درمختار و رد المحتار علی قاری اور ستر ہ اکابر نے مبارکہ لیے زائد
فرمائے ہدایہ فتح القدیر نہایہ عنایہ کفایہ نظم خزانہ خانیہ خلاصہ سراجیہ بحر الفتاوی نہر مجمع
الانہر شرح نقایہ عالمگیریہ امام ابو الیسر امام خواہر زادہ امام تمرتاشی وغیرہم جملہ الکل ہو گئے
اسپر ایڈیٹر صاحب نے فرمایا ان کتابوں میں سے اکثر میں وہ قول بھی ہے جو صاحب علم الفقہ نے
اختیار کیا بحر رد المحتار کی دو عبارتوں اور نہایہ و عنایہ و طحطاوی سے صاحب نہایہ کا قول
امام ہندوانی کو قیس کہا ... سے علامہ سراج الدین
کا انتقاد نقل کیا میلان شامی کا ذکر تو کذب محض تھا جسکا بیان ان کے کذب ۷ میں
گزرا اور اگلی پانچ عبارتوں سے استناد اس خیال غلط پر مبنی ہے کہ امام ہندوانی اعتبار
رائے مقتدی کے مخالف ہیں اور صاحب نہایہ اسی کو قیس کہتے ہیں اسکے غلطی کے بیان
ہی کو وصل ۶ تھا تو نہ ہے مگر شیخ سراج الدین جنکو محقق علی الاطلاق نے ساکت کر دیا تو ان کتابوں
میں سے اکثر کا دعوی صریح جھوٹ ہے کیا کیس میں سے ایک اکثر ہے اور دو بھی

تو ۱۲ مین سے پانچ ہی تو آپ نے دکھائین اور گنتی بڑھانے کو ططاوی اور افضافہ کی جو
اون مین نہ بھی کیا یون اکثریت ثابت ہوتی ہے (کذب ۵۷) چند ہوا خواہون کی
مہرین ہین یہ بھی جھوٹ اور سارا دیس تعصب نقیضین ہین کہ منتہای جنید کے دو چند سے زائد
ہین اور وہ سب ہوا خواہان امام اہلسنت نہین (کذب ۵۸) نہ نجم الفقہ کے
دلائل کا جواب دیا نہ اپنے قول کی کوئی سند فقہ سے کوئی پیش کی بحمد اللہ اکیس
حوالے آنکھون کے سامنے موجود مگر کہتے جائین کہ خدا جھوٹ کر کر (کذب ۵۹)
چند کتابون کا نام سنوایا انہین بھی خیانت ی ت میشود در ہم چو چشم دردناک از
روشنی۔ ایڈیٹر صاحب خائن ایسے ہوتے ہین جسکا نمونہ تفصیل ۱۴ مین دیکھ چکے
مگر سنی بلا سا والنسلت کی لت۔ جب اکیس حوالے فتوائے مبارکہ مین ظاہر کہ مسئلہ
نہ فقط ان چار بلکہ ان ستر مین بھی ہے اگر اون مین سے کسی کتاب کا حوالہ معاذ اللہ غلط ہوتا
یا کسی کتاب مین اوسے لکھکر انکار کیا ہوتا تو آپکے اس شدید جھوٹ کو گنجائش ہوتی ان
سب کتابون اور انسے چار چند کی تصریحات باب اول مین دیکھیے اور زم سادہ کریے
ہو جائیے بھلا آپ کو بھی ایڈیٹری کرتے کرتے علم کا شوق چرایا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
۱۴ اس فتوے سے صح العلی العظیم (کذب ۶۰ تا ۶۳) چار مختلف دن ہو گئے اس کذب کا حال اون کی بے
تمیزی ۱۸ مین دیکھیے۔ ابھی شیخجی ایڈیٹر کے اور کذب بھی ہو جاتے مگر ایک اشتہار مین
سا کھے جھوٹ لکم من بیش باد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
فصد [illegible]

وسیلے دعوی کی تکذیب کرتا

(بے تمیزی ۲۰) ایڈیٹر کا زعم یہ ہے کہ صحابہ و تابعین اور چارون امام اور
اون کے شاگردون کے نزدیک مذہب مقتدی کا اعتبار نہین تقریباً پانسو برس تک
اس پر اجماع رہا ابو الیسر بزدوی متوفی ۴۹۳ھ غالباً پہلے شخص ہین جنھون نے اعتبار رائے
مقتدی کی بدعت نکالی اور اجماع صحابہ و تابعین و ائمہ اربعہ و جملہ ائمہ کا خلاف کیا پہلے
کہا علم الفقہ مین صحابہ و تابعین اور چارون امامون اور اون کے شاگردون کا مواز ہے

پھر کہا جو قول امام اعظم اور اون کے شاگردوں اور اکابر فقہائے حنفیہ سے ثابت ہو
پھر کہا ائمہ اربعہ اور اون کے شاگردوں بلکہ صحابہ و تابعین پھر کہا امام اعظم اور ان کے شاگردوں تا بجے
پھر کہا چاروں اماموں ان کے شاگردوں بلکہ صحابہ و تابعین سے پھر کہا غالباً حنفیہ میں ابوالیسر سے پہلے
شخص ہیں یا جو ایک غیر محدود جماعت کے خلاف اعتبار رائے مقتدی کے قائل ہوں اب عبارات پیش کردہ
اڈیٹر کی سنیے (۱) رد المحتار قیل لرای الامام وعلیہ جماعۃ (۲) ایضاً قال الہندوانی وجماعۃ (۳)
ہدایہ (۴) عنایہ قول الہندوانی اقیس (۵) طحطاوی قیل رای الامام وعلیہ جماعۃ (۶)
فتح القدیر کان شیخنا یعتمد قول الرازی قطع نظر اس کے کہ ہندوانی کا قول یہاں کس نحو کا بیان
حاصل ہو میں گزرا اگر ان کی مان بھی لیجیے تو مسلمان دیکھیں کہ ان کی پیش کردہ عبارتیں اوسے
ہندوانی اور ایک جماعت اور رازی کا قول کہہ رہی ہیں اور اوسے قیل سے نقل کرتی
ہیں کہ بعض کا ایسا خیال ہے۔ کیا وہ مسئلہ جسے امام اعظم اور اون کے شاگردوں
اور نہ فقط یہی بلکہ چاروں ائمہ اور اون کے شاگردوں اور نہ فقط یہی بلکہ صحابہ و تابعین سے
لیکر پانسو برس بعد تک اوس پر اجماع رہا ہو یوں نقل کیا جاتا ہے کہ بعض نے یوں کہا
ہندوانی اور ایک گروہ کا قول ہے اور رازی کا قول یہ ہے۔ سینے کبھی کہا کہ اس
پر اجماع ہے یا یہ ائمہ اربعہ یا ائمہ ثلثہ یا امام اعظم کا قول ہے اجماع درکنار اگر یہ ان
اکابر کا قول ہوتا یا صرف امام اعظم ہی کا ارشاد ہوتا تو ان کی طرف نسبت کیا جاتا یا
ہندوانی و رازی کی طرف مگر جہالت و عناد جب جمع ہو جائیں تو مرض لاعلاج ہو ولا حول و
لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (سے تمیز کی ۷) علامہ نوح افندی نے اعتبار رائے
مقتدی پر اتفاق بتایا اس پر علامہ شامی نے کہا فیہ نظر یظہر قریباً دعوی اتفاق میں نظر کردہ نظر
کیا یہ کہ چند سطر بعد وہی قول رازی پیش کیا کہ دیکھو رازی صرف رای امام کا اعتبار کرتے ہیں تو اعتبار
رائے مقتدی پر اتفاق نہوا۔ اڈیٹر صاحب کی تمیز داری کہ یہ قول شامی نقل کر لائے اور
اپنے تمام دعووں کا ناس لگالیا۔ ان کے جھوٹے دعوے سچے ہوتے تو شامی دعوی
اتفاق پر یہ اعتراض کرتے یا یوں کہتے۔ کہ نوح نے بالکل اولٹی کہی بلکہ اس کے
خلاف پر پانسو برس تک کا اجماع ہے اس کا خلاف ہی امام اعظم اور اون کے شاگردوں

۳ الہندوانی وجمع

اور چاروں اماموں کا مذہب ہے۔ دیکھا حضرت ایڈیٹر کیسی کیسی کلہاڑیاں اپنے ہی پاؤں بلکہ
سر شریف میں لگا رہے ہیں اور گمان یہ کہ اپنی بگڑی بنا رہے ہیں وھم یحسبون
انھم یحسنون صنعا ۵ (بے تمیزی ۸) اپنے جان پناہ آگاہ
سے لائے بریں قول اند جمہور از محققان ہر مذہب معلوم ہوا کہ دوسری جماعت محققین اگر
خلاف ہے کیا پانسو برس کا اجماع یونہی بنایا جاتا ہے (بے تمیزی ۹) آگاہ
صاحب ہر مذہب کے محققین سے ایک جماعت اس پر بتاتے ہیں
جو ہیں سے ہی صادق کیوں نہیں کہتے کہ خود چاروں اماموں بلکہ جملہ صحابہ و تابعین
کا یہی مذہب ہے (بے تمیزی ۱۰) خود جناب ایڈیٹر کی آپ فرماتے ہیں
شامی نے ایک جماعت کو اس کا قائل بتایا وہ جماعت تو اسکی قائل نہیں جیسا کہ
وصل ۹ میں روشن ہوا اور ہوتی تو یہی واے خواری تمہاری اجماع و اتفاق ائمہ
اربعہ کی جسے چھوڑ کر شامی شاخروں کی ایک جماعت کا قول بتا رہے ہیں
(بے تمیزی ۱۱) نیز فرماتے ہیں ایقاظ النیام دیکھیے کتنے اکابر احناف اسکے
قائل ہیں جی وہ تو دیکھی۔ صرف چار ہیں نہیں اکابر صرف وہی دو امام رازی اور
سراج الدین کہ بعد یاد دہانی امام محقق علی الاطلاق ساکت ہو گئے مگر لوگ اسکے
ساتھ آ گئے جان پناہ کی بیدردی کہ چار حنفی گننے کو رہ گئے کیوں نہ کہا کہ چاروں اماموں
اور ان کے شاگردوں اور صحابہ و تابعین سب کا یہی مذہب ہے بلکہ آدرا ولٹا اسکے خلاف
ہی کو جمہور ائمہ مذاہب اربعہ کا مذہب اور جملہ متون و شروح و فتاوی میں مصرح بتایا۔
جیسا کہ تذییل وصل ۹ میں گزرا۔ (بے تمیزی ۱۲ و ۱۳) خود فرماتے ہیں بلکہ بعض میں اسکو
مرجح لکھا ہے یہی وہی غلطی ہے کہ وصل ۹ میں بتا دی گئی اور ہو بھی تو خود مانا گیا کہ بعض
نے ترجیح دی یعنی باقی نے نہیں کیا پانسو برس کے اجماعی مسئلے کی یہی گت ہوتی
ہے بلکہ اجماع میں ترجیح کیسی۔ (بے تمیزی ۱۴) خود جب صاحب ردالمحتار نے اپنے
دل کا سیلان اس پر ظاہر کیا۔ صاحب ردالمحتار سے عجب کہ ایڈیٹری اجماعی مسئلہ تمام
صحابہ و تابعین کا مسئلہ ائمہ اربعہ کا متفق علیہ مسئلہ امام اعظم اور ان کے سب شاگردوں

کا مسئلہ ہو یا نو سو برس کے تمام ائمہ کا مسئلہ اب تیرہ صدی میں جب مینا ردالمحتار اوس پر جزم سے کبھی دست کش ہیں صرف اپنے دل کا میلان ادھر بتاتے ہیں حاشا صاحب ردالمحتار تو بے تمیز نہ تھے بلکہ وہ ایک ایسی لفظ سے کہ والذی یمیل الیہ القلب ایڈیٹر صاحب کے سب جھوٹے دعووں کو تحت الثری پہنچا رہے ہیں اور ایڈیٹر صاحب بکمال تمیز اوس اپنے قاتل دشمن کو اپنا مددگار سمجھ کر سند لا رہے ہیں واقعی سچ ہی کہا تھا کہ لبسوخت عقل ز ... ۱۵ (الف) ایڈیٹر کی دادا لکھنوی صاحب سے لائے ہو الحق عند المحققین محققین کے نزدیک تو صحیح وہی قول جمہور ہے جسکا بیان وصل ۲ میں دیکھیے غالباً یہ المحققین بصیغۂ تثنیہ ہو یعنی تیرہ صدی کے دونوں ہندی محقق میاں آگاہ اور مولوی لکھنوی کے نزدیک حق ہے اور بفرض غلط جمع ہی ہو تو یہ لام استغراق کے لیے خود لکھنوی صاحب کا اقرار سے باطل بلکہ مراد اس قدر کہ بعض محقق اس طرف بھی گئے ہیں لکھنوی صاحب خود اپنے فتاوی حصہ ۲ صفحہ ۱۲۵ میں فرما چکے ہیں محققین دریں باب دو فرقہ شدہ اند فرقہ اولی رائے اقتدی را اعتباری سازند وشامی ہمیں را صحیح نوشتہ و بنا بر علیہ در بحرالرائق مرقوم ست الخ افسوس کہ ان تلمیذ کی دادا صاحب نے بھی پوتے کی مٹی خراب کی ع ہر در کہ شدیم عزت نیافت۔ ثانیاً خود لکھنوی صاحب نے تصریح فرمائی فرقہ دوم رائے امام را اعتباری سازند وجماعتے باین طرف مائل ست یہ جماعتے اوسی غلطی پر مبنی جسکا کشف وصل ۲ میں گزرا۔ مگر اس اجماع کی خبر کہیے۔ اگر چاروں ائمہ یا نہیں ہمارے ہی ائمۂ ثلاثہ کا اتفاق ہوتا تو اوسے گا کر کر حصر بیٹھے پھرتے ہیں ... تصریح فرمایا علامہ علی قاری بدیں طرف ہست خدا جانے ان سب کو کیا ہو گیا ایڈیٹر صاحب کے صحابہ و تابعین کا ساختہ اجماع چاروں اماموں کا ساختہ اطباق امام اعظم امام ابو یوسف امام محمد کا ساختہ اتفاق سب کو طاق پر رکھکر نویں صدی کے ایک عالم [illegible] کی سند لا رہے ہیں اور وہ بھی یوں کہ اسطرف مائل ہیں جیسے شامی کو میلان ہی تھا۔ تنبیہ یہ بھی یاد رہے کہ مولوی لکھنوی صاحب نے علامہ عینی کا میلان [illegible] ادھر علط بتایا علامہ عینی کی تصریحات دیکھیے کہ عبارت نمبر ۹۶ و ۱۲۳

۲و۳ و۲ میں گزریں اور یہ عبارت کہ مالم تحقق من امامہ ما لیفسد صلاتہ فی اعتقاد
میں اعتقادہ کی ضمیر امام ہے کیطرح مقتدی ہی کیطرف پھیر کر اون کی تصریحات
کے خلاف زبردستی اوسے امام کیطرف ماننا تحکم ہے تو وہ بیان کبھی یہی
فرما رہے ہیں کہ جبتک امام کی نماز میں مقتدی کو وہ بات نہ ثابت ہو جس سے
مقتدی کے مذہب میں نماز فاسد ہو اقتدا صحیح ہے بات یہ ہے کہ بعض نے یہ شرط
حنفی کیطرف سے بیان کی کہ اسکے مذہب پر شافعی امام کی نماز صحیح ہو تو اسے
اوس کی اقتدا جائز نہیں امام عینی نے اوس پر اعتراض کیا کہ شافعی بھی ایسا ہی
کہہ سکتا ہے کہ اوس کے مذہب پر حنفی امام کی نماز صحیح ہو تو اوسے اسکی اقتدا
جائز نہیں پھر وہ صورتیں بتائیں جنمیں نماز حنفیہ کے نزدیک صحیح اور شافعیہ کے
بیان فاسد ہے پھر فرمایا کہ یوں کہنا چاہیے کہ حنفی شافعی کی اقتدا کرے یا شافعی
حنفی کی یا مالکی حنبلی کی سب میں یہی شرط ہے کہ امام کی نماز مقتدی کے مذہب
میں فاسد نہو الحق کلمات علما سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں وللہ الحمد (بے تمیزی)
یہ سب ایک ننگ کی تعیین سنی اور نکے دعاوی مذکورہ کا کھوج کھونے والی۔
میلان قلب شامی کی عبارت میں ایک اور لطف ہے یعنی صحابہ و تابعین سے انکے
استناد کا رد وہ نفی کراہت کو اس سے مقید کرتے ہیں کہ امام غیر مراعی نہو ورنہ
مکروہ ہے کہ والذی یمیل الیہ القلب عدم کراہۃ الاقتداء بالمخالف مالم یکن غیر مراع فی الفرائض
اب اس نفی کراہت پر قبل صحابہ و تابعین سے سند لاتے ہیں کہ لان کثیرا من الصحابۃ
والتابعین کانوا یصلون خلف امام واحد مع تباین مذاہبہم وہ حضرات مراعی ہوتے تھے ف ۳ صاف روشن ہوا کہ
اون کا ایک دوسرے کے پیچھے پڑھنا تمہاری کیا سند اور ہمارے کیا مخالف۔

(بدتمیزی ۱۷) سبحان اللہ ری شان بے تمیزی: بدقسمتان کرن کرنی ۔ ایڈیٹر
صاحب نے اپنی ختم اغنیہ کو آج کی ایمان لاتے ہوئے کہ غیر مقلدوں ۳۶
کے پیچھے نماز پڑھنے والا جہنمی ہے علاوہ بے تمیزی یہی کیا جو گھر کا گھر ویرانہ کر دے مسٹر
ایڈیٹر سوراتی قادر بخش حنا شہزی کے فتاوی سعد قم مولوی لکھنوی حنا کی سند لاتے ہیں اور

فتوے کو دیکھیے تو وہ بیچاری علم الفقہ کی گردن پر تیز چھری پھیر گیا مسٹر ایڈیٹر نے محض یہ
یہ جاننے کو کہ جس لیے فرمائی یعنی وہی علم الفقہ کی ضلالت کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز بلا کراہت
درست ہے جسے اب اشتہار میں اوڑا گئے اوس فتوے نے اسے جہنم پہنچا دیا جلد اول
فتاوی لکھنوی صفحہ ۲۹ بعد انقراض زمانہ مجتہدین اتفاق علما وصلحا کا اوپر انحصار مذہب اہلسنت کے
درمیان ائمہ اربعہ کے ہوا جب اہلسنت ان چار میں منحصر ہیں تو غیر مقلد بالاتفاق بدعتی ہوے
اور علم الفقہ کو اقرار ہے کہ بدعتی کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی گناہ اور اوس کا بلا عذر کرنے
والا عذاب کا مستحق ہے حرام اور مکروہ تحریمی برابر ہیں فرق صرف اعتقاد کا ہے یعنی انکار حرام کفر ہے
اور مکروہ تحریمی کا انکار کفر نہیں تو ثابت ہوا کہ مسٹر ایڈیٹر کے نزدیک بھی غیر مقلدوں کے
پیچھے نماز پڑھنے والا مستحق جہنم ہے **ایک ہی بے تمیزی اون کے ساری اشتہار**
کے رد کو کافی ہے کہ انجمن نے یہ سارا شاخسانہ غیر مقلدوں ہی کے پیچھے نماز جائز کرنے
کو نکالا اوسی کو تیغ لگ گئی فقطع دابر القوم الذین ظلموا وقیل الحمد للہ رب
العلمین کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ٥
مسٹر تمیزی اور سنیے ایڈیٹر صاحب کی لی ایت اون کی ساری
کوششوں کی شامت لگا ئی اولاً انجمن کے ایڈیٹر کتنا ہی بزور زبان جمہور کو جمہور اکثر کو اقل
بنانا چاہیں اس میں تو شک نہیں ہوسکتے کہ ایک جماعت علما کے نزدیک صورت مذکورہ میں نماز باطل ہے
اور اس میں بھی شک نہیں ہوسکتے کہ نماز کا باطل کرنا حرام ہے اور مولوی لکھنوی صاحب جنکو ایڈیٹر گرو
فرماتے ہیں لاریب اپنے وقت میں ایک آیت تھے دیکھیں اون کی یہ آیت
اپنے فتاوی حصہ دوم صفحہ ۴۲ پر کیا فرماتی ہیں ہر ایسی صورت سے کہ جسمیں برای
ایک جماعت فقہا کے ارتکاب حرام ہوتا ہے احتراز واجب ہے لطف یہ کہ جس ۳۷
صورت میں اونھوں نے یہ حکم دیا اور اختلاف فقہا خلاصہ سے نقل کیا اوس عبارت میں حکم صحت ہی کا دیا
اور قول حرمت کو بلفظ قیل نقل کیا جس کا ظاہر کہ وہاں یا انہیں قلیل اور اون کا قول ضعیف
ہے ایسی حالت میں بھی لکھنوی صاحب احتراز واجب کہتے ہیں انجمن ایڈیٹر کو کون سا عذر رہا اون
کی آیت کا حکم ہے کہ صورت مذکورہ میں اقتدا اسے احتراز واجب ہوا اور شک نہیں کہ واجب کا

[illegible]

گنہگار اور عذاب نار کا سزاوار تو ثابت ہوا کہ ایڈیٹر صاحب جو اس اقتدا کو مباح بتاتے ہیں مسلمانوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔

(ثانیاً) اسی پر بس نہیں غیر تحریمہ میں رفع یدین کو مفسد نماز کہکر شافعیہ کی اقتدا مطلقاً ناجائز ماننے والے کیا اکابر علما کی ایک جماعت نہیں آپ کے آگاہ صاحب نے امام الائمہ ابو الیسر و امام شمس الائمہ کرخسی و امام شیخ الاسلام علی اسبیجابی و امام فقیہ النفس قاضی خان و امام ملک العلما صاحب بدائع و امام تاج الشریعہ و امام قاضی صدر و امام برہان الدین محمود صاحب ذخیرہ و امام محمد ناصر الدین سمرقندی صاحب جامع الفتاوی و امام نجم العلما حمید الدین ضریر استاذ امام نسفی صاحب کنز و علامہ قوام الدین اتقانی شارح ہدایہ انکے قائل گنائے تو ایڈیٹر صاحب کی آیت کے حکم سے شافعی محتاط کی بھی اقتدا گناہ ہے (ثالثاً) بلکہ کسی شافعی مالکی محتاط کی کیا گنتی رفع یدین کی علت خود ائمہ کرام شافعی و مالک و احمد اور ہزاروں صحابہ و تابعین میں موجود ہے ایڈیٹر کی اس آیت کے حکم سے خود امام شافعی و مالک و احمد و صحابہ کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ ہے اب اپنے جان پناہ آگاہ صاحب کا وہ حکم یاد کیجیے کوئی دیندار ایسی بات نہیں کہہ سکتا خیف علیہ الکفر تو ثابت ہوا کہ ایڈیٹر صاحب خود اپنے مستندوں سے خوف کفر کا حکم ہے کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون یہی بچیں گے نہ آگے ناحق لکھنوی صاحب کو آیت لکھکر اپنے سر آفت لی انکی آیت انکے حق میں آیت رحمت نہوئی بلکہ آیت غضب گرہین وہ اور میں بھی اپنی گئی رکھ گئے ہیں کہ اپنے وقت میں ایک آیت تھے مگر وہ وقت گیا اور وہ آیت منسوخ شیخی صاحب ضربت مردان دیدی ؎

چہ قدر بدست وحشت بہ بیت دو دیدہ ام من۔
چقدر رسیدہ تو چقدر رسیدہ ام من

(تمیز ی ۱۹) حنفی شافعی مالکی حنبلی سب حق مگر اس نتیجے سے چار مختلف دین ہو گئے الٹی کہنے کے دھنی جب ایڈیٹر مذہب حنفی پر بے وضو یا اوسکی نماز فاسد ہے اور مذہب حنفی بھی ضرور حق ہے تو اوس کا فاسد الطہارۃ فاسد الصلاۃ ہونا حق ہوا اور

پیچھے نماز نہ پڑھنا حق پر عمل کرنا ہوا اور جو حق پر عمل سے روکے وہ کون ہوا۔ اگرچہ
سب حق ہی ہوں مگر عمل تو ایک ہی پر ہوگا۔ تم جو اس حق پر عمل کے مانع ہو ضرور اسے
باطل جانتے ہو۔ تمھارے ہی طور پر چار مختلف دین ہوئے۔ (بالتمیزی ۲)
ترک جماعت ہی سے بچانے کیلئے حدیث شریف میں ہر نیک و بد کے پیچھے
نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ اولاً آپ یا مطلقاً اگرچہ اوسکی طہارت یا نماز صحیح ہو یا بحال
صحت۔ اول صریح افترا۔ اور ثانی ائمہ پر کیا وار کہ اونھوں نے بحال عدم صحت
منع فرمایا ہے ثانیاً آپ فاسق و مبتدع کے پیچھے مکروہ تحریمی کہتے ہیں نیز آپکے ضرب ۲۲
تلمذی باداداسکے فتاوی حصہ ۲ صفحہ ۱۱۶ میں ہے نماز فاسق کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے
اہل اسلام پر واجب کہ ایسے کو امام نہ بناویں اور امام کسی مسجد کا ہو تو اوس کو معزول کریں
اور مکروہ تحریمی گناہ اور شرع ہرگز گناہ کی اجازت نہیں دیتی آپ مبتدع و فاسق کو نیک کہیں ضرب ۲۳
یا بہر حال اپنے زعم میں پر رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے مخالف ہو کر بزعم خود
حضور کی اجازت جان کر منع کرتے ہیں ثالثاً حدیث شریف کا منشا کیا سمجھ سکیں اما
متعلق والیان ملک تھی حضور عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے علم سے
جانا کہ اون میں بکثرت فاجر ہونگے اور اون کے پیچھے نماز سے احتراز موجب فتنہ اور اونکے
زیر نشان جہاد سے بچنا سد باب جہاد لہذا ارشاد ہوا کہ اون کے فسق کے سبب کر ضرب ۲۴
ساتھ جہاد یا اون کی اقتدا سے احتراز نہ کرنا کہ اسمین دین کا ضعف ہے اور اسمین فتنہ
(بالتمیزی ۲) امام اعظم نے ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لینا شعار اہلسنت
قرار دیا تاکہ جواب اون مفسدوں روافض و خوارج کا ہو کہ سرے سے ہر فاجر کی تکفیر کرتے ثالثاً غنیمت ضرب ۲۵
ہے کہ آپ جو شعار اہلسنت کو مکروہ تحریمی و گناہ بتا رہے ہیں اہلسنت سے خارج ہو کر سنت
کا کھاتا کہاں جائے کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ۰

فصل ۴ شبہات مولوی لکھنوی و اتباعہ کا رد اور وہ ۲ قسم کے اجمالی و تفصیلی

رد اجمالی باب اول نے روشن کر دیا کہ ہمارا یہ مذہب حق اور یہی اسلم یہی صحیح یہی معتمد اور یہی ہمارے ضرب جمہور صحیح
ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہم کے مسائل منصوصہ سے ثابت تو زید و عمرو جو اوس پر شبہات پیش کریں ضرب ۲۶

الٰہی کی

اصلا قابل التفات نہیں نہ ہم کو حاجت جواب کہ مذہب اور معتمد اور قول جمہور پھر چون وچرا
کیا مقدور۔ خود مولوی لکھنوی صاحب اپنے فتاوی میں رد المحتار سے استناداً لاتے
ہیں تتبع ما رجحوہ لانہم اہل النظر فی الدلیل پھر لکھتے ہیں بعد فتوی دادن مشائخ کہ ارباب نظر و ترجیح
بودند مقلدان را جائے چون وچرا نمی ماند بلکہ سر تسلیم خم کردن بر آنہا لازم ست در
درمختار ست واما نحن فعلینا اتباع ما رجحوہ وصححوہ کما لو افتوا فی حیاتہم پھر لکھتے ہیں در صورتیکہ
مشائخ قولے را ترجیح دادہ باشند اعتبار فتوے شان لازم ست اور مفتین کی عمدۃ
الرعایہ میں رد المحتار سے ہے علینا اتباع ما رجحوہ وما صححوہ بلکہ اگر بالفرض باطل قول فقیہ
ہند والی موافق قول رازی مان لیا جائے جب بھی از ہر کثرت ترجیحات وقوت تصحیحات متبع
ہوا الصحیح وہو المعتمد ہے لہذا دو وجہ سے اسی پر عمل واجب ہے مولوی لکھنوی کے فتاوی میں ہے
مرجحان قول محمد اکثر اند بہ نسبت مرجحان قول شیخین پس اعتبار مرجحان قول محمد لازم ست
در تنقیح فتاوی حامدیہ کا نویسد القیاس ان یعمل بما علیہ الاکثر کما قال الشرنبلالی فی امداد
الفتاح پھر لکھا الخ۔ ظ ترجیح قول محمد اکثر اند بہ نسبت الفاظ ترجیح قول شیخین پس بالضرورۃ
ترجیح قول محمد مرجح خواہد شد در رد المحتار می نویسد لا یخیر بل یتبع الاکثر اور مفتین کی عمدۃ الرعایہ میں
حاوی قدسی سے ہے یؤخذ بقول الاکثر فالاکثرین میں پر جانا یہی قول راجح رہا اور
وہ دوسرا مرجوح تو اس پر عمل کرنا یا دوسرے کو فتوی دینا جہل وخرق اجماع ہوا اور نیز
کی عمدۃ الرعایہ میں فتاوی ولوالجیہ کچھ غلام قاسم سے ہے اعلم ان من یکتفی ان یکون
فتواہ او عملہ موافقا لقول او وجہ فی المسئلۃ ویعمل بما شاء من الاقوال او الوجوہ من غیر
نظر فی الترجیح فقد جہل وخرق الاجماع الحکم در مختار میں تصحیح قدوری سے ہے ان الحکم والفتیا
بالقول المرجوح جہل وخرق للاجماع اور جاہل وخارق اجماع مستحق سزا و عذاب ہے
نہ کہ لائق جواب وخطاب قال اللہ تعالی واعرض عن الجاہلین وقال تعالی
ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم والعیاذ
باللہ تعالی رد تفصیلی یہاں چند شبہات ہیں کہ مولوی لکھنوی صاحب کے فتاوی وحاشیہ
ہدایہ اور ایڈیٹر کی اشتہاری نزاکت میں ہیں اور انہیں اکثر انہیں صاحبوں کا تحیہ بھی ہیں نہیں

الایقاظ والے تیرہ صدی کے ہندی شافعی المذہب کا بھی ذکر ہے شبہہ ۱ صحابہ و تابعین ایک دوسرے
کے پیچھے پڑھتے تھے اسکا جواب ان کے کذب ۱۳ تا ۲۰ میں گزرا اور اسکا بدگمانی ہونا فصل دوم
میں مذکور ہوا اور صحابہ کرام پر بدگمانی رفض ہے صحابہ تو صحابہ آپکے معاذ اللہ آگاہ مجتہدین اور ان کے
مقلدین کے بارے میں شیخ محی الدین رومی حنفی سے نقل کرتے ہیں کہ در باب مجتہدان و مقلدان ایشان
بدگمان شود از خوف سوء خاتمہ ایمن نبود اعاذنا اللہ منہ ثانیاً انکی بے تمیزی کا ہے میں
ان حضرات کی پیش کردہ عبارت شامی نے انکا استدلال کا استیصال کر دیا ثالثاً صحابہ و تابعین کرام
کی شان تو ارفع ہے انھیں علامہ شامی نے اسی عبارت کے متصل جس کو سند لائے بیان بتایا
کہ ۱۰۵۹ھ حرم محترم میں جو لوگ امامت پر مقرر ہیں محتاط ہیں و لہذا علامہ بیری نے انکے
مخالف مذہب کے پیچھے صرف کراہت مانی کہ واجبات و سنن میں تو ہمارے مذہب
کی رعایت نہ کریں گے اور علامہ علی بن جار اللہ کراہت نہ مانتے رد المحتار میں ہے کان الشیخ علی بن جار اللہ
یصلی مع الشافعیۃ عند تقدم جماعتہم و خالفہم العلامۃ الشیخ ابراہیم البیری بناء علی کراہۃ الاقتداء
بہم لعدم مراعاتہم فی الواجبات والسنن شبہہ ۲ امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگرد ائمہ
مدینہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے حالانکہ ان کا مذہب کچھ اور تھا اس کا جواب کہ ان ائمہ مدینہ کا نماز
میں غیر محتاط ہونے کا ثبوت دو بلکہ یہ کہیں سے لاؤ کہ مثلاً ان میں کسی امام نے فصد لیکر بے
وضو نماز پڑھی اور ہمارے امام اعظم نے دیکھا اور دیدہ و دانستہ اقتدا فرمائی ثانیاً
ان ائمہ کو غیر محتاط کہنا وہی بدگمانی ہے ثالثاً ایک تیسرا وان کے کذب ۵۲ میں گزرا
رابعاً جو تمہارا وان کی خیانت انہیں کہ انصاف میں اتنا کہا کہ امام اعظم ان ائمہ کے پیچھے
پڑھ لیتے جو نماز میں بسم اللہ نہ پڑھتے تھے اس سے کیا ہوا ترک تسمیہ ہمارے امام کے
نزدیک مکروہ تحریمی بھی نہیں کہ مجانسا د ولکن الا دبا لا یعقلون شبہہ ۳ ہارون رشید نے
پچھنے لگوا کے بے وضو کیسے نماز پڑھائی امام ابو یوسف نے پیچھے پڑھ لی اور اعادہ نہ کیا
اقولاً اس حکایت کا سند ابن تیمیہ کی انصاف میں یہ کلام حرف بحرف اسکے فتوے سے ماخوذ
ہے جسے آگاہ مولٰنا نے ایقاظ میں نقل کیا کہ جسمیں اوس نے جمہور ائمہ کو بدمذہب گمراہ ٹھہرایا کہ
ابن تیمیہ نقل میں متہم ہے کہ اپنے خلاف کی صحیح روایات حتی کہ احادیث بخاری کا انکار کر جاتا ہے کما ذکرہ الامام

العسقلانی وانتقد بانہ کا نہ اعتمد علی مافی صدرہ اور اپنے موافق بے اصل حکایات کر دیتا کہ امام ابن حجر مکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں من ھو ابن تیمیۃ حتی ینظر الیہ او یعول فی شیئ من امور الدین علیہ وھل ھو الا کما قال جماعۃ من الائمۃ کالعز بن جماعۃ عبد اضلہ اللہ تعالی واغواہ والبسہ رداء الخزی وارداہ وبواہ من قوۃ الافتراء والکذب ما اعقبہ الھوان واوجب لہ الحرمان یعنی ابن تیمیہ کون ہوتا ہے کہ اوسکی طرف التفات ہو یا دین کی کسی بات میں اوس پر اعتماد کرے وہ تو نہیں مگر جیسا امام عزالدین بن جماعہ وغیرہ ائمہ کرام نے اوس کی نسبت فرمایا کہ وہ ایک بندہ ہے جسکو اللہ تعالی نے گمراہ و رسوا کیا اور اوسے جھوٹ اور افترا کی ایسی قوت دی جسکا نتیجہ اوسکی ذلت اور اوس کے لیے خسران ہوا۔ **اقول** خود اس فتوی میں بھی وہ اپنی سخن تراشیوں سے باز نہ آیا زمانہ اقدس وعہد خلفائے راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کے اکثر ائمہ کو لکھا کہ نماز پڑھتے وقت فرض و سنت کی تمیز نہ کرتے تھے صرف ایک جز نماز کی نیت کرتے تھے یعنی صحابہ نماز سے امتثال امر الہی کا ارادہ نہ کرتے تھے یونہی ایک اچھا کام سمجھکر پڑھتے تھے امام مثلا پہلی ہی رکعت پر بھول کر سلام پھیرے اور مقتدی اوسکی متابعت کے لیے قصدا سلام پھیر دیں تو ان کی نماز باطل ہونے پر اجماع بتایا مقتدی اگر انھیں دیکھیں کہ امام ہمارے مذہب پر بے وضو ہے جب بھی اوسکے پیچھے ان کی نماز صحیح ہونا امام اعظم کے دو قولوں سے ایک بتایا حالانکہ کتب مذہب امام اوس کے بطلان پر شاہد ہیں حیری غنیمت ذکر اوس نے شیخی اید ھیر کو تو علانیہ جھٹلا دیا۔ مانا کہ امام مالک ... امام احمد و امام شافعی ... سب کا ایک قول ہر صورت مذکورہ میں اوس کے پیچھے نماز باطل ہوگی شیخی اید ھیر جو کہتے تھے امام اعظم اور چاروں اماموں کا قول جواز ہی ہے اور یہ کہ مقتدین میں عدم جواز کا کوئی قائل ہو اور یہ کہ غالبا ابو الیسر ہی پہلے وہ شخص ہیں جو عدم جواز کے قائل ہوئے سبکو جہنم پہنچا دیا والعیاذ باللہ الحمد ثانیا اوس کا کہنا کہ بغیر اعادہ نکیا اوس پر شہادت ہے اوسے کسنے خبر دی یا وہ امام ابو یوسف کے ساتھ تھا ثالثا سلاطین و والیان ملک کا حکم جدا ہے اون سے جدائی فتنہ ہے والفتنۃ اشد من القتل انوار میں فرمایا اذا ام الوالی او نائبہ وترک البسملۃ والمأموم

یعتقد وجوبها صحت صلاته خلفه کان اولی ولیس له المفارقة للفتنة آپ کے
جان پناہ ایقاظ میں لکھتے ہیں ثابت شد از حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کردی بطریق
اتمام نماز گذارد در منی با حضرت عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجود انکار او بر وے در باب
اتمام آن وچون گفتہ شد او را درین باب جواب داد کہ خلاف بدترین فتنہ بود العاء امام ضرب ۸۴
ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ وقت ضرورت تقلید غیر فرما لیتے اسی انصاف کی اپنی عبارت
کا تتمہ لیجیے جسے آپنے اور فتاوائے لکھنوی صاحب نے چھوڑ دیا فی البزازیة عن الامام الثانی ۲ فتوای منسکار صحیح
وھو ابو یوسف انہ صلی یوم الجمعة مغتسلا من الحمام وصلی بالناس وتفرقوا ثم اخبر بوجود فارة
میتة فی بئر الحمام فقال اذن ناخذ بقول اخواننا من اھل المدینة اذا بلغ الماء
قلتین لم یحمل خبثا عربی سمجھنے میں دقت ہو تو ابن آگاہ صاحب کی فارسی لیجیے۔ وقتے امام ابو
یوسف نماز گذارد و گفتند شش کہ در آب حمام کہ از ان غسل کردہ بود کہ موش مردہ بر
آمد فرمود اخذ کنیم بقول برادران خود از اھل مدینہ ذکرہ فی المحیط البرہانی والظہیریة فقولا
ولم یمکن ہذا مذہبہ اور قاعدہ مسعودہ ہے کہ وقائع عین کے لیے عموم نہیں اگر
اس وقت امام ثانی نے مذہب امام مالک پر عمل فرمایا ہو تو اسے مسئلہ دائرہ سے ۸۵
اصلا تعلق نہیں کہ کلام بحال اختلاف مذہب امام و ماموم ہے اور یہ صورت اتحاد ہے
بحر میں ہے ینبغی حمل حال الامام علی التقلید لابی حنیفة حملا لحال المسلم علی الصلاح مالم
یتحقق اعتقاد ہما کذا حکی فی المراقی لہٰذا ہے اذا قلد فقد اتحد معتقد ہما والا کلام فیہ اب آگاہ
صاحب فرماتے ہیں چون تقلید مذہب دیگر نہ کیا مسئلہ از نہ بی شد امجاف برآید
اتتد بجوانی شود این تقلید بشروط درست بود آپ نے دیکھا کہ اس روایت سے استناد
کیسا جہل و خرط القتاد تھا شبہہ امام احمد کا ارشاد کیا میں امام مالک و سعید بن مسیب کے
پیچھے نماز نہ پڑھوں اور اسکا حال بھی وہی ابن تیمیہ آپ کو بتا گیا ابن تیمیہ خود کہتا ہے کہ یہاں امام احمد کے ضرب ۸۷
دو قول ہیں اور آگاہ صاحب مان چکے کہ مسلم علمائے مذاہب اربعہ عدم جواز پر متفق ضرب ۸۸
اول کا اقرار اول پر اور آپ پر حجت اور انکار ہمیں مضر نہیں۔ اگرچہ ثانی کی عادت
مخالف فروع میں مذہب امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنفیہ پر حجت نہیں جبکہ ہمارے ائمہ کے خلاف ضرب ۸۹

ہو شبہہ ۵ گویا ان کے نزدیک حق کا انحصار ایک ہی مذہب میں ہو گیا ہے اگر یہ محض تکفیر
وہابطل ہے حق ہی چار میں دائر ہے مگر ہر مذہب والے کو ظن حقیت اپنے مذہب میں ہے اور باقی
میں محتمل اور فقہیات میں ظن ملتحق بہ یقین ہے جس طرح نماز کا فساد یقینی سے بچانا فرض ہے
یوہیں فساد مظنون سے بچانا واجب ہے اور نماز جب تک کسی وجہ سے صحیح اور ایک کی وجہ سے
فاسد ہو تو فاسد ہی مانی جائیگی کما نص علیہ فی فتح القدیر تو جب بوجہ مظنون سے فاسد
اور بوجہ احتمالی سے صحیح ہوا لہذا واجب ہوا کہ صورت مذکورہ میں مقتدی کی نماز
صحیح ہو۔ شبہہ اس قول پر عمل کیا جائے تو آپس میں سخت افتراق پڑ جائیگا
اگر ان گمراہوں غیر مقلدوں سے افتراق کو رد کئے ہو تو ایسا ہم میں نہیں وہ اگر ایسے
گئے ہوں اہلسنت کے غیر اور ہزار بیگانوں کے بیگانے ہیں اور ان پر
۴۶ افتراق بے شک فرض ہمارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمیں ارشاد
ہے ایاکم وایاہم ان سے دور رہو انہیں اپنے سے دور کرو۔ اور اگر اہلسنت
متبعان مذاہب اربعہ میں معاذ اللہ افتراق مقصود تو محض باطل و مردود (اولاً)
جب ہم آپس میں ایک دوسرے کو حقیقی بھائی جانتے اور ان کے پیچھے نماز جائز
جانتے اور برابر پڑھتے ہیں تو افتراق کہاں۔ غیر محتاط سے احتیاط کرنی جرم نہیں۔
فاسقوں کا عدد صالحوں سے بہت زائد ہے اور آپ ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی
وگناہ اور پڑھنے والے کو مستحق جہنم جانتے ہیں یہ آپس میں افتراق نہ ہوا ہم نے جسے
دیکھ لیا کہ مقلد ہو کر [illegible] ہمارے مذہب کی رو سے بے وضو رہ جاتا
اس کی نماز بچانے کو اس کی اقتدا نہ کی تو یہ افتراق اور سخت افتراق ہو گیا ثالثاً
اگر ہر ایک کا اپنے مذہب کی رعایت کرنا ہی افتراق ہے تو آپ ضرور غیر مقلدان
مغرور کی طرح چاروں اہل حق کو معاذ اللہ الذین فرقوا دینہم وکانوا
شیعا میں داخل کرینگے آپ کو چار سو جدائی دیتے ہیں یا ایک۔ ہر مذہب کی کتاب
جدا امام جدا مسئلے جدا حلال حرام جدا فرعیات میں ایک کے امام کا قول دوسرا
نہ مانیگا اپنے امام کے قول کو سند جانیگا۔ یہ افتراق ہوا یا اتفاق اگر اتفاق ہے یا

ور اوس سے افتراق کہنا جمن نا سزا اور اگر افتراق ہر تو پڑھا جائیگا کیا معنے موجود ہی ہر اگر
یہ چاہیں کر سب اپنا اپنا مذہب چھوڑ کر آپ کی طرح ہو جائیں یہ ہوس خام ہے چاروں
مذاہب میں اپنے اپنے امام کی تقلید ایک سر الٰہی ہے کہ رب عزوجل نے علمائے
اسلام کے دلوں میں ڈالا اور اون کو اوس پر جمع فرما دیا شاہ ولی اللہ صاحب انصاف
میں لکھتے ہیں * وبالجملۃ فالتمذہب للمجتہدین سر الہمہ اللہ تعالی العلماء وجمعہم علیہ من حیث
یشعرون او لا یشعرون جو اس نظام الٰہی کو توڑنا چاہتا ہے کھلا احمق ہے یا چھپا منافق
یہیں سے ظاہر ہوا کہ نجمی ایڈیٹر کا فرمانا اس فتوی سے چار مختلف دین ہو گئے کذب
محض ہے دین چاروں کا ایک ہے اور فرعیات کا اختلاف بمصلحت الٰہی قدیم سے
یعنی رسالہ علم الفقہ کے وہ شبہات واہیہ جنپر وہ غرہ تھا کہ ان کا جواب نہو سکیگا
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ **شبہ ۱** حاشیہ ہدایہ میں عدم جواز اقتدا کی جو
دلیل مولوی صاحب لکھنوی نے آگاہ صاحب سے سیکھ کر [illegible] یہاں دو بار
لکھی ہیں ایک جیسے مہمل شقوق بڑھا کر بیٹھوں میں پھیلا اور بات صرف اتنی
کہ ہر مذہب یکساں محتمل خطا ہے پھر بطلان اقتدا کی وجہ کیا کہ یہ وہی پانچواں شبہ ہے وا ہے
جسکے نزدیک سب مذہب یکساں محتمل خطا و صواب بلا رجحان ہوں وہ لامذہب ہے
کہ جب کوئی طرف اوسکے نزدیک راجح نہیں تو اوس کا کوئی مذہب نہیں تو یہ محل بحث سے
نکل کر دور پڑنا ہے اپنی علم الفقہ ہی دیکھئے بحث تو اوس صورت میں ہے کہ امام و مقتدی کا مذہب
ایک نہو اور نماز امام کے مذہب کے موافق صحیح مقتدی کے مذہب کے موافق صحیح
نہیں یہاں اونھوں نے مذہب ہی اوڑا دیا لامذہب کی نماز سے ہمیں یہاں غرض نہیں اوس
میں بحث کیا اور جب مقتدی مذہب رکھتا ہے قطعاً اوسے عدم صحت مظنون ہو اور یہاں
ظن مثل یقین تو یہ کیونکر اوس کی اقتدا کر سکتا ہے جو اس کے نزدیک نماز ہی میں نہیں
آپنے دیکھا کیسی اچھی دلیل لکھی تھی کہ بحث ہی چھوڑ کر الگ چل دئے دوسری یہ کہ غیر کی
رعایت صرف مستحب ہے اگر نہ کرے تو اوس پر کوئی الزام نہیں پھر صحت اقتدا سے مانع کیا
ہے۔ آگاہ صاحب کو بھی یہی دھوکا لگا ہے کہ ہم شافعی الامام پر حنفی المذہب کی مراعات واجب

۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹

[illegible]

مثلا صلاۃ نصف شب [illegible] افتراق نماز کا وبال اوس پر ہے جس کی مسجد میں مختلف امام تھے اور جس نے ترک کر کے [illegible]
کے بعد وضو نکیا اور ایک مذہب والوں کے نزدیک بے وضو نماز پڑھاتے تو [illegible] ہو گیا

کرتے ہیں۔ حاشا بلکہ حنفی پر واجب کرتے ہیں کہ اگر وہ تیرے مذہب کا کوئی فرض طہارت
یا نماز میں چھوڑے ہوئے ہو تو تیرے نزدیک نماز سے خارج ہے اوس کی اقتدا مگر
ایک قبیلے کی نماز اور سب کے لیے صحیح ہو گیا ایسے مستثنیٰ ہیں کہ اور سب کے لیے صحیح ہو سکے ور
امی اُمّی، عورت، بچہ، خنثیٰ، معذور، برہنہ، مومی، راکب، متنفل، مسبوق، لاحق، مقیم کہ بعد وقت چار رکعتی
فرض میں ہو۔ ان سب کی نماز اون کے حق میں صحیح ہے اور سوائے خنثیٰ و مسبوق و لاحق ہر
ایک اپنے مثل کی امامت بھی کر سکتا ہے مگر اون کے غیر کو اون کی اقتدا باطل بالجملہ کلیت کبریٰ
مطلقاً یہ باطل لہذا دلیل ساقط و زائل۔ خدا کی شان اتنے ادراک بجنبہ کے مقابل رحم اللہ امرأ
عرف قدرہ ولم یتعد طورہ اللہ کی رحمت اوس پر جو اپنی ہستی پہچانے اور چادر سے زیادہ پاؤں
نہ پھیلائے **شبہ** رعایت مذہب مقتدی بھی ہے نہ ہو سکتی ہے اول تو یہ رعایت
مستحب ہے فرض واجب نہیں دوم اسکے ساتھ مشروط کہ اپنے مذہب کا مکروہ تنزیہی
بھی نہ آنے ایسے نماز میں بہت مواقع ہیں کہ رعایت کرے تو نماز مکروہ ہو سوم اس
پر موقوف کہ امام مذہب مقتدی کا علم رکھتا ہو حالانکہ ایک ہی فقرہ پر عبور دشوار اور مولوی
لکھنوی صاحب نے استحباب رعایت پر اقتصار کیا تھا اپنے اور سب کے حال ہونے کا شگوفہ تو یہ یا
طرفہ یہ کہ اوسی سوچ میں مستحب بھی کہا اور آپکے جان پناہ آگاہ نے بالاجماع سنت بتائی
ہمیں خروج از اختلاف ائمہ بالاجماع سنت بود تا نماز او بمذہبین درست باشد۔
عجب کہ جو امر ناممکن و محال ہو شرعًا اجماعًا سنت و مطلوب ہو لا یکلف اللہ نفسا
الا وسعہا کے معنے خوب سمجھے کہ اللہ تعالیٰ محال چیز کو فرض و واجب تو نہیں کرتا مگر بطور
استحباب اوسکی طرف بلاتا ہے کہ جو بات ہو ہی نہیں سکتی وہ کر دو اس سوجھ بوجھ کا اقرار اچھا
نباہا۔ ثانیاً صحت اقتدا کیلیے صرف فرائض طہارت و نماز کی رعایت درکار لکین
مذہب حنفی کا کونسا فرض ہے کہ شافعی کے یہاں مکروہ ہو بلکہ جسے ہم فرض مانتے ہیں جیسے ربع
سر کا مسح غسل میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا اون کے یہاں سنت یا جزو سنت
یا کم از کم مستحب ہے ثالثاً وہ امور معدودہ ہیں بندہ بسہولت سیکھ لینا
کیا دشوار ہے خصوصاً وہ کہ دائر و سائر اور ہر ذی علم پر روشن و ظاہر ہیں آپکے
خرابعا اگرچہ عشر اور وہ بھی اس درجہ کہا ہو کہ رعایت فرائض مذہب معاف کر دی تو نماز ہی کو
کیوں نہ استعفا دیجئے مذہب حنفی کی دشواری وہ کتنی صد ہا کا بوجھ کون اوٹھا سکتا وضو غسل و
تیمم شروط الصلاۃ صفۃ الصلاۃ مفسدات وغیرہا میں کتنے کثیر مسائل ہیں جن پر صحت نماز موقوف
اور اونکی رعایت اسپر موقوف کہ مصلی اونکا علم رکھتا ہو حالانکہ ایک ہی باب کی جزئیات پر عبور دشوار

یہ تو ابواب کثیرہ میں دشواری کی یہ شہادت کہ عوام ذرا سا بھی بیش و کم ... کا ہر متعنف الکہ مجتہد ہر
اور آپکے عبور کی یہ حالت جسکا نمونہ فصل ہم میں گزرا کہ تو تمام نبی چھوڑ دیئے یا علم اونکو ہم
نہ دیکھا کہ علامہ بیری وغیرہ نے ائمہ جسم کو کیسا محتاط فی الفرائض مانا ہوا کہا ہے
وصل دہم میں حسن چکے کہ اوس پر گمان حسن کا حکم ہے تو اگر بعض خفی رعایتیں اوس سے
رہ بھی گئی ہوں مانع اقتدا نہوگی جب تک مقتدی کو اوسکے ترک فرض کا علم نہو جائے اور یہ بلا شبہہ
بہت نادر ہے ایسے حج نصیب نہوا اسی بہانے حرمین شریفین جائیے اور مہینوں
رہ کر دیکھیے کسی وقت آپ شافعی امام میں نہ بتا سکینگے کہ یہ طہارت یا نماز میں فلان فرض مذہب
حنفی کا تارک ہے **شبہہ ۹** خوب بہت چمک کر لکھا کہ حضرات صحابہ کرام یا امام شافعی
یا امام مالک یا حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین امامت فرمائیں
اور امام نماز نہیں تو اس فتوی والے ان کے پیچھے نہ پڑھینگے کہ کیسی گستاخی و محرومی کا ہر
اقول ایسا موقع بھر کر ان حضرات کو غیر محتاط مانا ہے اور وہ بھی کاہے میں نماز میں کہ کیسی
گستاخی و محرومی ہے وہ اہل احتیاط کے سردار ہیں اون کے غلاموں کے پیچھے جو اون
کی کفش برداری و آستانہ بوسی سے دین میں محتاط ہو گئے نماز بے دغدغہ جائز
ہے (دیکھو وصل ہم) **ثانیا** آیہ کریمہ **ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم**
بہ بریئا فقد احتمل بہتانا واثما مبینا ۰ آپکے یہاں نہ منسوخ
ہوگئی ان حضرات عالیات رضی اللہ تعالی عنہم کے پیچھے نماز تو آپکے طور پر گناہ اور پڑھنے والا
جہنم کا مستحق (دیکھو ایمان الشرعی ص ۱۸ اور یاد کیجیے ابن تیمیہ دادا کا فرمان) آپ
ناحق ایسے مسلمانوں کے سر تھوپتے ہیں اور وہ بھی کن کے سر چاروں مذہب
کے جمہور ائمہ کرام کے سر کہ کیسی گستاخی و محرومی **ثالثا** فرائض نماز میں
اختلاف مذہب بالائے طاق رکھ آپ اسمعیل دہلوی علیہ ما علیہ اور اوسکی کتاب کفر نصاب
تفویت الایمان کو کیسا جانتے ہیں اگر مسلمانوں کی طرح اوسے گمراہ بددین اور اوس کی
کتاب کو مردود و لعین جانتے ہیں تو لکھ دیجیے مگر حاشا کہ آپ ایسا جانیں نہ لکھا ایں
کیا آپکے بڑی متبوع کے بیان اوس کا نفع عام نما اوسکو حضرت مولانا لکھا اور جب
وہ آپکے مولے کا مولے تو آپکا مولے بدرجہ اولے اب اس **لبئس المولی**
ولبئس العشیر کی تفویت الایمان سامنے رکھ لیجیے صحابہ و ائمہ و اولیا در کنار

[illegible]

ملئکہ و انبیاء خود حضور اقدس سید الانبیاء حتی کہ خود حضرت حق جل و علا علیہم افضل الصلاۃ و
۱۳۲۸ الثنا کو کوئی بھی شرک سے بچا یوں سمجھ میں نہ آئے تو کتاب لاجواب الکوکبۃ الشہابیہ
فی کفریات ابی الوہابیہ و کتاب مستطاب الکمال الطامۃ علی شرک سوی بالامور العامۃ و کتاب کامل نصاب خالص الاعتقاد
۱۳۲۷
اور اب حال کا رسالہ کشف ضلال دیوبند ملاحظہ کیجئے سبحٰن اللہ آگے بیان تو حضور
پر نور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے پیچھے نماز باطل تھی اب
آئے ہیں کہ لوگ اون کے پیچھے پڑھیں تو ان کے نزدیک جہنم میں پڑیں معاذ اللہ کیا گستاخی
کہ شرک و امامت کا اجتماع محال ہے کسی نسائی و ترمذی کے ہاں اگر آپ متحدین کہ ہمارے نزدیک
اسمٰعیل گمراہ بد دین تھا اور اوس کے یہ اقوال ابوال و لعین تو البتہ اس تیسرے
سے آپکو مفر اگرچہ کلا و ذرا ایسا فرمائیے تو حضرات کرام تشریف لاکر کونسے
فرض میں بے احتیاطی فرمائینگے وہ غسل کر ساتھ دنیا سے تشریف لے گئے ہیں
اب جو امامت کو تشریف لائینگے کونسا حدث واقع ہوگا جس کے وضو میں ربع سر کا
مسح فرمائینگے کہ نہانے کی حاجت ہوگی کہ ازسرنو غسل فرمائینگے۔ یا نجاست پڑی
ہوئے قلتین یا ترچھ یا نہر کے جرے پانی سے نہانے یا وضو کرنے جائینگے
یا فصد لینگے یا پچھنے لگوائینگے یا موہنہ بھر کر قے کرینگے یا نماز میں قہقہے سے ہنسینگے اور وضو
نہ فرمائینگے یا لباس مبارک یا جسم مقدس میں درم بھر سے زیادہ منی لگی ہوگی اور نماز
پڑھائینگے یا شیر خوار لڑکا اون پر پیشاب کریگا اور اوسے نہ دھوئینگے صرف چھینٹا دے لینگے
یا کوئی نماز قضا کرکے سب اوسے پڑھنے وقت کی پڑھائینگے یا مشتاد عورت
عورت کے برابر کھڑا ہوکر امامت فرمائینگے وہ صورت بتائیے کہ یہ مفسد نماز اون سے
ثابت و متحقق ہوگا جس سے حنفیہ اون کے پیچھے نماز نہ پڑھینگے یا مظنون الوقوع ہوگا جس کے ترک
کی پیشگی شرط لگائینگے ائمہ حرم کے پیچھے حنفیہ پڑھتے ہیں اون سے تو شرط کرنی درکنار
جالی ان اکابر سے شرط کرنے جائینگے مگر بدزبانی و بدطینتی کا کیا علاج خامسًا
دنیا دار التکلیف ہے یا برزخ بھی۔ ثانی قطعا باطل اور اجماع مسلمین کا نقض اور حدیث
صحیح کی تکذیب ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات ابن آدم

۵ حضور کے پیچھے نماز اب بھی ہوگی حضور کی حیات ظاہری کی سی ہے

القطع على الحدیث رواہ احمد و مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاجرم اون کی نماز ہوگی تو نفل ہی ہوگی اب فرمائیے جو نماز پنجگانہ و جمعہ مین اون کی امامت امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک صحیح ہے یا باطل۔ اگر صحیح کہو تو تمہارا علم الفقہ تمہارے مونھ پر تھپڑ سخت جبر نما کہ رہی ہے حصہ دوم صفحہ ۹۷ اب ہم وہ صورتین لکھتے ہین جنمین مقتدی امام سے زیادہ ہے اور اقتدا درست نہین صفحہ ۹۸ (۱۵) فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور اگر کہتے ہو ہان اون کے پیچھے فرض نماز باطل ہوگی تو کیسی گستاخی و محرومی ہے نہ اکیلے ہی بلکہ دوسری کو صحابہ کرام کلہم و امام شافعی و امام مالک و حضرت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز باطل بتائی اور ہر کس و ناکس کو اون سے زیادہ بنایا اگرچہ کلکتہ گوری کا ملکی یا لکھنو کا بھٹیارا ہوکر کہا مقتدی امام سے زیادہ ہے ساد سا اور بڑھکر سنیے اگرچہ بر جان پناہ آگاہ حضرت شیخ مجدد کو معاذ اللہ سونگھ کر خاص نام لیکر کافر عالی لکھ گئے مگر آپ ہی اپنے اشتہار مین اون کو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی لکھ رہے ہین ملاحظہ ہو کہ یہ امام ربانی جلد اول مکتوب ۲۸۲ مین کیا فرماتے ہین امروز در حلقۂ بامداد حضرت الیاس و حضرت خضر علی نبینا و علیہما الصلوات والتسلیمات ... حاضر شدند ... نماز مذہب امام شافعی ادا می نماید فرمودند ما بشرائع مکلف نیستیم مہمات قطبیت را بامر بوط ساختہ اند و قطب مدار بمذہب شافعی ست ما ہم در پس او نماز بمذہب شافعی ادا می کنیم در انوقت معلوم شد کہ بطاعت ایشان جز امتثال نیست در ادائے طاعت موافقت باہل طاعت می نمایند و مراعات صورت عبادت می کنند انتہی اکی خبر نہ لیجیے یہان تو نفل بھی نہ ہے صرف عبادت کی صورت گری ہی اب کہیے کہ کیسی گستاخی و محرومی ہے یہ ہین آپ کے پادر ہوا شبہات باطلہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

فصل۔ ائمہ کرام کی شان میں ایڈیٹر کی گستاخیان

مسلمانو۔ تمہیر تحفی ایڈیٹر کی چالاکیان عیاریان کھل گئین اور شبہات واباطیل کی قلعین کھل گئین اور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگیا کہ امام اہلسنت کا فتویٰ عین ارشاد جماہیر ائمہ کرام سے امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مسائل منصوصہ ہے اوس کا اعلام ہے باقرار آگاہ صاحب یہی جملہ متون و شروح و فتاوی کا ارشاد ہے اوسی پر معظم علمائے کرام مذاہب اربعہ کا اعتماد

ہے تو اس فتوے والے جمہور ائمہ دین ہیں اور یہ فتوی اون کا ارشاد متین ہے اون کے ساتھ
مسٹر ایڈیٹر کی گستاخیاں دیکھیے گستاخی ۱ تو وہی کہ در حقیقت یہ قول بالکل مردود بے دلیل اور
نہایت نفرت کی نظر سے دیکھنے کے قابل ہے گستاخی ۲ اس قول پر عمل کیا جائے
تو آپس میں سخت افتراق پڑ جائیگا کیسی ائمہ کرام سلمانوں میں پھوٹ ڈالنے والے ہیں
گستاخی ۳ ایسی بے سر و پا تحریر کو شرعی فتوی کہنا شرع مقدس کی توہین ہے یعنی جا بجا
ائمہ دین کا ارشاد محض بے سر و پا بے بنیاد اور اوس کو شرعی فتوی کہنا شرع مطہر کی توہین
ص ۵ کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبارہ گستاخی ۴ اس فتوی سے چار مختلف
دین ہو گئے تمام ائمہ دین چاروں مذہب کے مجتہدین معاذ اللہ الذین فرقوا دینہم
ص ۳ مصداق ہم وکانوا شیعا ہیں گستاخی ۵ و ۶ اس فتوے والے ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے ہیں
کیسی گستاخی و محرومی ہے گستاخی ۷ اس فتوے والے اکثر روافض کیطرح جماعت
سے محروم اور احبار اکابر علما کی سخت سخت توہینیں یہاں تک کہ خوف کفر حتی کہ صریح تکفیر
کا بیان فصل ۲ و ۴ میں گزرا یہ انکی حنفیت ہے

فصل ۸ ایڈیٹر کے بعض باقی اغلاط و جہالات

(۱) امام ابو الیسر متوفی سنہ ۴۹۳ھ کو قول جمہور کا پہلا قائل بتانا جس کی عبارت انکی کذب ۲ میں
گزری اگر مسائل منصوصہ ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہم تک رسائی نہیں تھی تو کیا امام رکن الاسلام
علی سغدی متوفی سنہ ۴۶۱ھ (۲) امام شمس الائمہ حلوانی متوفی سنہ ۴۴۸ھ کہ خود امام ابو الیسر کے استاذ
ہیں (۳) امام احمد بن محمد ناطفی صاحب واقعات متوفی سنہ ۴۴۶ھ (۴) امام شیخ الاسلام
بکر متوفی سنہ ۴۳۳ھ (۵) امام فقیہ مطلق محمد بن عبد اللہ متوفی سنہ ۳۶۲ھ امام ابو الیسر سے مقدم نہیں (۶)
مکحول متوفی سنہ ۳۱۸ھ کی آپ کے جان پناہ آگاہ اونھیں اس قول کے قائل نہیں بتاتے قول
رابع عدم جواز اقتدا بالمخالف مطلقا برین قول اند از قدمائے حنفیہ مکحول و ابو الیسر و شیخ اسبیجابی
و صاحب بدائع (۷) لطف یہ کہ خود ہی قول ابو الیسر کا مبنی روایت مکحول بتاتے
ہیں تو مکحول امام ابو الیسر سے پہلے ہوئے یا بعد (۸) کیسا کھلا جہل ہے کہ قول
ابو الیسر کی وجہ محض مکحول کی غیر معتبر روایت ہے مکحول کی روایت تو یہ ہے کہ رفع یدین مفسد

نماز ہے یہ مفسد تو بعینہ شافعی امام کی نماز میں پایا جائیگا اس پر حنفی مقتدی کی نماز
کا فساد کیونکر لازم آیا جبتک یہ ثابت نہیں کہ مقتدی کے حق میں اوس کا اپنا مذہب معتبر ہے یعنی اگر امام
کی نماز میں وہ بات ہوئی جو مقتدی کے مذہب میں موجب فساد ہے تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی۔
روشن ہوا کہ اس روایت کی بنا پر نماز مقتدی کی فاسد ماننا ہی اعتبار رائے مقتدی پر مبنی ہے
نہ کہ اعتبار رائے مقتدی اس روایت پر مبنی مگر کیا کیجیے کہ ع عقل بازار میں نہیں بکتی۔ (۹)
مولوی لکھنوی صاحب کیا فوائد بہیہ سے نقل لائے یہاں اعتبار الرأی حکم بعدم جواز اقتداء الحنفی بالشافعی
لانہم یرفعون وہو مفسد عندنا ہمیں حکم فساد اقتدا کو اس روایت پر مبنی کیا یا اعتبار رائے مقتدی
کو [illegible] پر مطلقا شافعی المذہب کے پیچھے اقتدا منع کو دو باتوں پر مبنی کیا اول رفع یدین کا مفسد
نماز ہونا کہ اور مفسدات تو شافعی امام میں کبھی ہوتے ہیں اور یہ دو ہمیشہ کرتے ہیں دوم
رائے مقتدی کا معتبر ہونا کہ اگر رفع یدین مفسد بھی ہو تو نماز مقتدی فاسد نہیں ہو سکتی جب
تک اوس کی رائے معتبر نہو۔ کہیے جو ایک اصل پر فرع کی بنا بتانے کو دوسری اصل کو
اوس پر مبنی بتانا سمجھے سخت احمق ہے یا نہیں۔ (۱۰) لطف یہ کہ ان کتابوں میں سے اکثر
میں وہ قول بھی ہے اکثر کا حال تو سرکار کی کذب ۴۳ میں گزرا اور جو قول نہیں ہے انکا حال
بعونہ تعالی عنقریب آتا ہے اور بعض میں غلط وہ قول جسطرح اون کتب میں ہے اوس کا
حال سرکاری خیانت ۲۷، ۲۸ و ۲۹ میں گزرا۔ کیا صرف کسی قول کا ذکر کتاب میں کافی ہوتا ہے
اگرچہ اوسے رد کیا اور خلاف صحیح بتایا پھر یہ پہلا لطف نا کہ یہ تمام ہوا یا نہیں یوں تو آپکو قرآن
عظیم سے بہت مدد ملیگی کہ بکثرت اقوال کفر کے لیے ذکر فرمائے ہیں کہہ دیا کہ قرآن عظیم
میں یہ قول بھی ہے (۱۱ تا ۱۴) ارشادات جماہیر ائمہ متقدمین و متاخرین کو سخت نفرت ۳ اس مسئلہ میں مذہب حنفیہ صحیح
کی نظر ~~[illegible]~~ کے قابل سمجھ بتانے کا الزام اپنے اوپر لیے اوٹھانیکو
بحر سے سند لائے کہ اونھوں نے شافعیہ سے منع مناکحت کو محض تعصب کہا
اور نعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیات اعمالنا پڑھا اور کہاں اوس مذہب حنفی قول صحیح
معتمد جمہور کو سخت قابل نفرت کہنا جو یقیناً مذہب پر نفرت ہے اور یہاں اس قول شاذ
۴ ضمن ایک شعر مثنوی کا ذکر ہے پر اعتراض جو ہرگز مذہب حنفی نہیں کہا جا سکتا۔ کیا ایسی جگہ آپ ان اشعار کی اجازت دیگی یا نہیں؟

سے انچہ انسان کرا دیگر ہم کند ناسوختہ عقلے کہ بیخ دین کند؂ او گمان بردہ کہ من کردم چو او
فرق را کے بیند آن استیزہ جو ؛ **ثانیاً** بفرض غلط مساوات ہی سہی تو یہ عجب
اونٹ ہے کہ بڑوں نے دو ایک بڑوں کو کہا لہذا ہم بھی کہینگے اور ہزاروں
اکابر کو کہیں گے رافضی بھی ایسی ہی سند لایا کرتے ہیں کہ دیکھو فلاں صحابی نے فلاں صحابی
کو کیا کہا روافض نے صحابہ کو برا کہا تو برا کیا **ثالثاً** امام ابن الہمام نے ایک مسئلہ پر
کہا کثیرا ما یقلد الساہون الساہین اس پر محقق بحر نے کہا ہذا سوء ادب و غلط محقق
بحر نے کہا من العجب ان الشافعیۃ شرطوا الشبہۃ ان تکون قویۃ اس پر علامہ سید محمد
حموی نے کہا لا عجب فی المسائل الاجتہادیۃ بل ذلک سوء ادب اور اس کے نظائر بکثرت
ج۔ راجا ص دیکھو ایسی جگہ انکار ہوتا ہے نہ کہ اوسے دستاویز بنا کر ائمہ پر زبان درازی پھر بھی
صاحب بحر کا کلام دیکھیے کہ شرور و سیئات کو اپنی طرف نسبت کیا نہ کہ تمہاری
طرح سخت نفرت کے قابل ہونے کو ارشادات ائمہ کی طرف۔ (۵ تا ۱۶) اگر
یہ کہ دو مہری سند لائے کہ لکھے فرضی محمود قونوی قاضی دمشق عدم رفع یدین کی شرط کو
اسفہ و اقبح اقوال لکھتے ہیں اور یہ کہ کوئی دیندار ایسی بات نہیں کہہ سکتا تین جواب اول
بیان بھی ہیں کہ یہ سند ایہ فرضی خیالی قاضی پر بھی چار زیادتیاں ہیں اوسکی عبارت
کہ خود ان کے جان پناہ نے نقل کی یہ ہے وایضا القول بعدم جواز الاقتداء خلف
من رفع یدیہ فی الرکوع یؤدی الی عدم جواز خلف الامام الشافعی صاحب المذہب
رضی اللہ تعالی عنہ و ہذا من اقبح القول واسفہ ولا یتجاسر احد باطلاقہ ومن
اطلق واعتمدہ خیف علیہ الکفر اسمیں خود اس قول کو نہ اسفہ کہا نہ اقبح نہ لایتجاسر
احد کا یہ ترجمہ کہ کوئی دین دار ایسی بات نہیں کہہ سکتا جس سے قائلوں کی معاذ اللہ
بے دینی کا اشعار ہو اوسمیں تو یہ ہے کہ کوئی ایسی بات کہنے کی جرأت نہ کریگا
کلکتہ یہ بھی اوس شرط کی نسبت نہیں بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ شرط ایک ایسے امر کی طرف
مؤدی ہوتی ہے کہ جو چنیں و چناں ہے مؤدی اور ایسے کے احکام بعینہا
مؤدی کے نہیں ہوتے گر تم ایسی نازک باتوں میں ایڈیٹری غلطیاں کیا شمار

ح: گر نہ بیند او راد سپر چشمیں تو

کریں جنکو واضحات میں سکندریان ہیں (۱۸) ان دونوں سے بدتر حالت سخت
جہالت یہ تیسری سند ہے حضرت شیخ مجدد نے شیخ اکبر کے اقوال کو کسقدر قابل نفرت
قرار دیا پھر یہ سمجھا کہ بارہا ہم سخن شیخ در رنگ مقبولان بنظر می آید سبحان اللہ کہاں علوم حقائق اور
ہر ادق سے ادق اوسکے دقائق پھر شیخ اکبر کا بیان جسمین عقول انام حیران ہوں طریقہ
سلامت یہی ہے جو حضرت مجدد و اکابر اماجد نے اختیار فرمایا کہ انکی جو بات اوس سے
اپنے فہم ناقص میں آئے تسلیم کریں اور قدس سرہ کی عظمت کا دم بھریں اور کہاں یہ علوم
ظاہر اِلٰہ کا اوس پر قیاس ہیں صریح وسواس خناس (۱۹) حضرت مجدد کے لفظ
یہ ہیں عجائب کاروبار ست شیخ محی الدین از مقبولان در نظر درمی آید و اکثر علوم او کہ مخالف
آرائے اہل حق اند خطا و ناصواب ظاہر می شود تا کہ بخطائے کشفی معذور داشتہ اند و در رنگ
خطائے اجتہادی از ملامت مرفوع ساختہ کہاں خطائے اجتہادی کے مثل خطائے
کشفی اور کہاں وہ گندے لفظ کہ نہایت نفرت کی نظر سے دیکھنے کے قابل ہیں حضرت سیدنا
امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ کو جن مسائل میں ہمارے حضرت امام الائمہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے خلاف ہے وہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت امام شافعی سے خطائے
اجتہادی ہوئی مگر مذہب امام شافعی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھنے کے قابل یہی وہی کہیگا
جو سخت گستاخ بے ادب بے باک ائمہ کا بدزبان دریدہ دہن ناپاک ہوگا اسے اوس پر دھوکا کہنا
کیسی سخت جہالت ہے اگر ہم اسے بھی ایڈیٹر کی جہالت پر محمول کرتے تو یہ اون کی بیباکیوں میں
خیانت تھی۔ (۲۰) یہاں قول تین ہیں اول شرف امام مقتدی کی معتبر ہے امام کی کچھ
اعتبار نہیں اگر شافعی نے فصد لیکر بے وضو کیے نماز پڑھائی حنفی کی نماز اوسکے پیچھے ہوگی
کہ امام مقتدی پر وہ بے وضو ہے اگرچہ امام کے مذہب میں اوس کا وضو نہ گیا اور اگر
شافعی نے مس ذکر یا مس زن کیا تھا پس ہمارے اون کے نزدیک وضو جاتا رہتا
ہے اور بھول کر بے وضو کیے نماز کو کھڑا ہو گیا حنفی کی نماز اوس کے پیچھے ہو جائیگی کہ ہمارے
مذہب میں اوس کا وضو باقی ہے اگرچہ اوسکے اپنے مذہب میں نہ رہا یہی قول صحیح و معتمد و قول
جمہور ہے دوم دونوں کی رائے معتبر ہے تو دونوں صورتوں میں اوسکے پیچھے حنفی کی

صہ قول صح

کی نماز نہ ہوگی یہ قول امام ابوجعفر ہندوانی اور ایک جماعت کا ہے نہایہ میں اسے اقیس
اور کفایہ میں اصح کہا سوم صرف رائے امام معتبر ہے رائے مقتدی کا لحاظ نہیں یہ
قول بعض حنفیہ میں صرف امام ابوبکر رازی کا ہے علامہ سراج الدین نے ان
کی موافقت کی تھی مگر جب محقق علی الاطلاق نے مسئلہ منصوصہ ائمہ ثلاثہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اوس کی غلطی ثابت فرمائی علامہ سراج نے سکوت کیا
امام فخر الدین زیلعی نے تبیین الحقائق میں تینوں قول جدا جدا بیان فرمائے
ہیں اول قول معتمد کو مقدم فرمایا ہے جو صحیح ہے پھر قول رازی پھر قول ہندوانی ہندوانی کا مخالفت
رائے مقتدی جواز اقتدا کو صرف قول رازی پر متفرع فرمایا قول ہندوانی میں اوس کو
اصلاً نہ لیا بلکہ احتمال مخالفت رائے امام عدم جواز اقتدا ذکر کیا یہیں سے فرق قولین
کھلتا تھا علامہ نوح افندی و علامہ سندی و علامہ سید حلبی و علامہ سید طحطاوی نے
قول امام ابوجعفر کے معنے تصریحاً بیان فرمادیئے کہ وہ دونوں کی رائے معتبر رکھتے
ہیں اور فرمایا یہی صحیح ہے وجہ ص ۶ میں اسے مدلل کردیا گیا۔ یہ معنی اونھوں نے خاص قول
دوم کے بتائے ہیں جو امام ابوجعفر اور ایک جماعت سے ہے ... عبارتیں
نمبر ۱۴ تا ۱۹ میں گزریں جن میں نص عبارۃ الہندوانی اور عند جماعۃ منھم الہندوانی موجود ہے
قول رازی کے یہ معنے ہوسکتے تھے کہ اوس میں اقتدا کا امام سے تعلق بالتصریح
ہے تو ثابت ہوا کہ یہ قول رازی قول ہندوانی پر مبنی نہ ان علمائے کرام کے جو کہ
اتفاق میں ملحوظ۔ علامہ شامی کو شبہہ ہوا جس پر یقین خود جزم نہ ہوا اونھوں نے منحۃ
الخالق میں ظاہر فرمادیا کلام علامہ نوح نقل کرکے فرمایا فیہ للتامل مجال ... تجویز الرازی
فلیحرر یعنی آپ صاف فرماتے ہیں للتامل مجال فلیحرر یعنی اسمیں غور کرنا چاہیے اسکی تنقیح
کرلی چاہیے ایسے اوامر علما سے ایڈیٹری استعداد مقصود نہیں ہوتی بلکہ علمائے
ماہرین کی انتظار ... تاکہ امام اہلسنت کے تامل و تنقیح کو کام فرمایا اور ثابت
کردیا کہ کلام علامہ نوح غبار ... سے پاک و صاف ہے آپ نے بتایا کہ قول رازی
مخفی و مستور نہیں علمائے کرام کے پیش نظر ہے ... علامہ نوح افندی ... رائے مقتدی

حسب فرمائش علامہ شامی

پر اتفاق بتا رہے ہیں یہ کچھ دشوار نہیں علما کی عادت ہے کہ بارہا خلاف نادر کو ساقط
النظر فرما کر اجماع بتاتے ہیں مبسوط امام شمس الائمہ سرخسی میں ہے کان الطحاوی یقول
کما سمع یجب وہ قول مخالف للاجماع فعامۃ العلماء علی ان ذلک مستحب مواقف میں ہے
الجمہور علی ان اہل الامامۃ مجتہد ذو رأی شجاع و نبیل الاشتراط ہذہ الصفات لم یجب ان
یکون عدلا عاقلا بالغا ذکرا حرا فہذہ الصفات شروط بالاجماع شرح علامہ سید شریف
میں ہے (فہذہ الصفات) الثمان الخمس (مشروط بالاجماع) وفیہ علی الاول اشارۃ
الی ان القول بعدم اشتراط الثلاث الاول کا لا یلتفت الیہ لہذا امام اہلسنت نے
فرمایا کان کلا یجعل الخلاف لا یعبؤ بہ یعنی گویا محقق چلپی کا دعوی اجماع اور علامہ آفندی کا دعوی
اتفاق اس بنا پر ہیں کہ خلاف شاذ کا اعتبار نہ فرمایا تعجب ہے تو آپ جیسے کہ اسی ناسمجھی کو فہم اور فہم ضد اد
کو ناسمجھی سمجھکر آپ کا فرمانا کہ نوح آفندی کے دعوی اتفاق کا رمز ہی آپ نہ سمجھے لہذا ہم کہتے ہیں

بس اب آپ کو اگر سمجھنے کا ادعا ہے تو نخارک علمیہ جانے دیجئے اور عربی عبارت بھی نہ لیجئے ہم دو قطعے پیش کرتے ہیں
ایک فارسی اور دوسرا اس خیال سے کہ شاید آپ فارسی بھی نہ سمجھیں اردو۔ انکا ہی کا مطلب بتا دیجئے
اور یہ کہ انہیں کیا کہنا ہے ہم کچھ ترجیح دیدیں آپکو مطلب سمجھنے میں امداد کریں منشا یہ ہے کوئی وہابی رشید احمد
کہلاتا تھا (آپ اپنے گنگوہی صاحب پر نہ لیجائیں) پہلے میں اوسکے ذات و وصف بتائے ہیں اور دیار
شرق میں کسی زمانے میں کوئی تحصیلدار سنے گئے جنکی قلیل تنخواہ اور مڈل کے پڑھانے پر ایک
مولوی علاوہ تمام خرچوں کے پچاس روپے ماہوار پر رکھے ایسے عالی ہمت بھی دنیا میں ہوتے ہیں ادھر
ایک تھانہ دار تیس روپے تنخواہ پاتے تھے اور مڈل کو انگریزی پڑھانے پر پوری تیس روپے دیکر بھی
والد تحصیلدار نے اوس ناقص تحصیل کو جہاں صرف کیا تھا دوم میں اوس کا بیان ہے۔

زہے فصاحت
لکھنؤ اتفاق کا رمز
لکھنو کا فصاحت ۱۲ منہ

اول

نجدیے گفتا کہ ای دستہ رشید احمد بگو — گفتمش گو ہم ز ذات و وصف حالش
انجیہ بر جوہر شد از وی تاج فرق پاک شد — زیرا دمند راست سبل بر بادولش

دوم

تحصیلدار ارباب کی رقم زید سے — تحصیل اصول کی گھر سے جا لیے
بھاگے جو سر پہ پاؤں کو رکھ کر ولد بڑکر — دو چار مد سوطنے کیا سر گرن گیے ۱۲ منہ

یہ مصرع پڑھنا کہ براز نکتہ ہا رگیر زسوا نجاست ٭ کیسا آسمان کا تھوکا ہوا اسے

ست باز توجہل می فگند۔

پنجہ با مرد آہنیں جینگا ... ل

(۲۱) علامہ نوح نے اسی غلط خیال کی بنا پر اتفاق کا دعوی فرمایا خدا کی شان لیخافون
ظاهرا من القول کے مصداق انکا سمجھنا علامہ حنبلی کی شان نوح آفندی وعلامہ
سند کی صاحب غایۃ التحقیق وعلامہ سید حلبی وعلامہ سید طحطاوی محشیان درمختار کے ارشاد
صحیح کو غلط خیال بتانا اس بڑے بڑے نہ سے ہیں کہ تیرہ صاحب اکڑ رد المحتار ہی سمجھ کر دیگر
جسکی شرح لکھنے کا ان کو دعوی ہے تو اپنا ناقص غلطی نہ کرتے صحیح حق کو باطل باطل کو
حق سمجھ کر صحیح بگھارنا فاحش کی جگہ فاش لکھنا آسان ہے اور کلام علما سمجھنا کار دیگر نہیں ہے
رد المحتار واضح کتاب ہے اہل علم میں محتاج شرح نہیں اور ایڈیٹر کی بلد ہر ہزار شرح بھی
نہیں سمجھ سکتی امام اہلسنت نے شرح نہیں لکھی بلکہ تنقیدات و تنقیحات فرمائی ہیں جد الممتار
توضیحی نہیں جلد اول فتاوی مبارکہ رضویہ مطالعہ کیجیے آخری ابواب میں ردالمحتار کی تصحیحات تنقیحین
تعقید ملینگی (۲۲) سبب یہ کہ علامہ نوح وعلامہ حلبی نے خلاف کو ناقابل توجہ قرار
دیکر دعوی اتفاق کیا مگر یہ غلط ہے ان کے دعوے کا سبب شامی سے ظاہر ہو چکا تھا حق
اپنی نافہمی کو دہرا دوہرا کے نمبر بڑھوائیے (۲۳) لطف یہ کہ ان کتابوں میں سے اکثر
میں وہ قول بھی ہے جو صاحب علم الفقہ نے اختیار کیا اور اسے قول رازی لکھا اور ان
کتابوں میں یہ قول ابو جعفر ہے اب کہ دونوں کا فرق کھل گیا یہ لطف نہ رہا بلکہ بے لطف رہ گیا

(۲۴) بلکہ بعض میں اوسکو مرجح لکھا ہے کیسے۔ قول ابی جعفر کو نہ قول رازی کو جواب دوسرا
کذب ہوا (۲۵ تا ۲۹) ردالمحتار کی دو عبارتوں اور نہایہ وعنایہ وطحطاوی سے
قول ہندوانی کا ذکر لانا اور بعض نے کہا وسے اقیس کہا آڑا کر مختار کی ترجیح سمجھنا اوسی
غلط فاحش پر مبنی ہے۔ (۳۰) شامی کی ایک جماعت کو اس کا قائل بتایا گیا۔ قول
ہندوانی کا نہ رازی کا یہ بھی وہی غلطی پر (۳۱) فتاوے مبارکہ میں تھا یہ مسئلہ نہ صرف بحر
و دُر ور د المحتار ورسائل اربعہ میں ہے بلکہ ہدایہ (و فلان فلان) کتب میں بتصریحات ائمہ اجلہ ہیں کر

اور اس پر یہ بھی فرماتے ہیں یا صرف کا لفظ علم الفقہ میں نہیں بلکہ وغیرہم سے کہہ ناحق عوام پر وسعت نظر جتانے کو ہم اکتابوں کے نام اور گنوا دیے اس جہالت کی کوئی حد ہے مسئلہ جسقدر کتب کثیرہ میں ہوگا اسکی وقعت زائد ہوگی اور مشہور ہوگا کہ یہی ہے اکثر جمہور ائمہ کا مذہب ہے اس کے لیے کتب معتمدہ کے حوالوں کی تکثیر ناحق ہے ؟ ثانیاً کسنے کہا تھا کہ آپکی علم الفقہ میں علم لفظ صرف ہے یا وغیرہم نہیں مگر آپکی وغیرہم تو یوں بھی ثابت ہوئی کہ ان کے سوا ایک ہی کتاب میں اور ہوتا عظمت شان مسئلہ گھٹانے ہی کو آپ نے تین [illegible] کتا برق اور ایک رسالہ کا جبرا تیرا [illegible] وغیرہم کے پردہ میں چھپایا آپکی بیہودہ دری تو [illegible] نام اور وارشاد ہوے کہ یہ مسئلہ نہ صرف [illegible] بلکہ ان سب میں ہے ثالثاً یہ بھی عامہ مسلمین خصوصاً علمائے کرام پر بدگمانی جہنم کی راہ ہے بفضل اللہ ثم بفضل حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس عالم دین کو علمائے کرام حرمین شریفین نے امام ماجد دمانا سردار مانا استاذ مانا اور اس سے حدیث وفقہ ودیگر علوم کی سندیں لیں جسکی وسعت نظر ودقت نظر کے سکے بیٹھ ہوئے ہیں وہ ہم اکتابوں کے نام گنانے سے یہ نیت کرے کہ آپ جیسے عوام پر وسعت نظر ظاہر ہو اب آپ ہی اسکا طریقہ بتائیے [illegible] مسئلہ ایک ڈھکوسلا [illegible] عوام کو چھلے کہ یہ باطل وبے دلیل اور نہایت نفرت سے دیکھنے کے قابل ہر عالم دین بتائے کہ یہ جھوٹا ہے اور یہ ظاہر کرنا چاہے کہ عامۂ کتب اسکی تصریحات سے مالامال ہیں تو اب وہ کیا کرے اگر کتب کثیرہ کی عبارتیں لاتا یا حوالے دیتا ہے تو آپکے نزدیک عوام پر ناحق اپنی وسعت نظر جتاتا ہے لہذا آپکی مرضی یہ ہے کہ وہ چپ رہے اور ایسے جھوٹے باز کی چل جانے دے (21) تم بات قابل ہوا سکے قابل نفرت کہدینے سے حنفیت زائل ہو جانا آپ ہی کی اصطلاح ہے پردے میں نہ بولیے کھل کر کہیے وہ بات کیا ہے مذہب ائمہ کرام ہے مذہب صحیح معتمد جماہیر ائمہ حنفیہ کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھنے کے قابل کہہ اور کہا حنفی کا حنفی بنا رہے یہ آپ ہی کی اصطلاح ہے (22) اس فتوے سے چار دین ہوگئے انتہا ہے کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے جب بے احتیاطی ہماری فرائض مذہب چھوڑ ہمارے مذہب پر اس کی طہارت ہو نماز ہو اور اسکے پیچھے نہ پڑھنے سے دین مختلف ہو جانا آپ ہی

ضرب ۱۲
کی اصطلاح ہے آپ معذور ہوں اور آپکے گھر میں تندرست تو نہ آپ اون کے پیچھے پڑھ سکینگے
نہ وہ آپ کے پیچھے تو اب آپکا اون کا دین مختلف ہوگیا نکاح ہی نہ رہا یہ کہاں تک کا سلا ہے
(۳۴) اس فتوے والے اکثر جماعت سے محروم رہجاتے ہیں یہ یا تو اہل سنت وغیرہ پر
افترا ہے یا اگر بعض ناواقف بغیر علم بے احتیاطی امام اقتدا کرتے ہوں تو اس کو مذہب صحیح
معتمد پر کیا الزام (۳۵) جماعت کی پابندی اور چنداں عزت وقعت کا ان لوگوں میں
ضرب ۱۳
نہیں کیا خوب اسکا الزام مجتہد مذہب ائمہ پر ہے ہیں نہیں یہ اپنی اوس روانفس والی
بات کا جواب ہے کہ جماعت سے اون کی محرومی نہ بوجہ فتوائے ائمہ بلکہ اس لیے کہ وہ
جماعت کا پابند نہیں (۳۶) غیر مقلدین لامذہب خذلہم اللہ تعالیٰ جو سیدنا امام الائمہ امام
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخت توہین کرتے ہیں قاتلہم اللہ انی یوفکون
اون کو شیخ جی ایڈیٹر نے اتنا فرمایا کہ یہ ایک مسلمان کی غیبت کرنے سے فاسق
اس پر فتوائے مبارک میں ارشاد ہوا کہ امام صاحب کی قدر اسکے بیان صرف
ایک مسلمان ہونے کی ہے مسٹر ایڈیٹر اوس کا جواب فرماتے ہیں لفظ مسلمان
کی خوب قدر کی آپکا خیال کدھر ہے کل الصید فی جوف الفرا ولا ہر شخص کہ سر
میں دماغ اور دماغ میں عقل رکھتا ہو جانتا ہے کہ اصحاب فضائل خاصہ کو ایک وصف
عام سے تعبیر کرنا اون کے فضائل خاصہ سے انکار کا اشعار کرتا ہے خصوصاً اوس
تذکرہ میں کہ وصف عام وخاص فرق احکام کرتا ہو زید مسلمان بے علم کو برا کہنے
سے ایک عالم کو برا کہنا بدتر ہے آجکل کے کسی عالم کو برا کہنے سے امام کو برا کہنا
بدتر ہے امام کی تنقیص سے صحابہ کرام کی تنقیص بدتر ہے صحابہ کی توہین سے انبیا
علیہم الصلاۃ والسلام کی توہین بدتر ہے حالانکہ لفظ مسلمان سب کو شامل ہے اب آپکے
یاران مشرب دہابیہ وغیرہم جو حضرات انبیا وخود سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیہم وسلم کی توہینیں کر رہے ہیں اوس پر بھی یہی کہیے کہ ایک مسلمان کو برا کہتے
۴ ذیل سوال ہم — ہیں کیونکہ کل الصید فی جوف الفرا ثانیاً یہ آپ کی اپنی نہیں آپکے مولوی اسمعیل
دہلوی کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرکے ارشاد حضور لا تنقروا

کا مطلب یہ گدھا ہے یعنی جو خوبیاں اور کمالات اللہ نے مجھ کو بخشے ہیں سب رسول کہنے
میں آجاتے ہیں دیکھیے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے خصائص عالیہ سنگر ضرب ۱۲۵
ہر ایک وصف عام رسالت میں حصر کر دیا جو ہر رسول میں موجود **ثالثاً** فرا جنگلی گدھے
کو کہتے ہیں یہ آپنے معنی اسلام کی قدر کی کہ اوسے جنگلی گدھا بنایا اگر آپ کو کوئی کہے تو کتنا برا
لگے اور اگر جنگلی بربد کہیے تو لستی کا کہو کیا اسنے روا رکھیے گا (۷ مشترکہ) ایسا کرمیں غیر مقلدوں
کی نسبت تھا ان کے عقائد وہ ہیں جن میں بکثرت کفریات ہیں جنکی رُو سے اون پر بحکم فقہائے کرام
لزوم کفر ہے جنہیں سے نشتر الکوکبۃ الشہابیہ منہ کو ہیں اس پر سٹرائیڈیٹر فرماتے ہیں۔
خدا سے ڈریے کلمہ گو کو کافر کہنا بڑا گناہ ہے **اولاً** آپ کیا جانیں کہ اقوال کے کفریات
اور قائل کے کافر ہونے میں کتنا فرق ہے **ثانیاً** نہ آپ حکم فقہائے کرام کی قید
سمجھے **ثالثاً** لزوم کفر کے معنے سمجھ سکے (۲۰ ص) یہ تو آپکی **جہالتیں** تھیں آگے
یہ مطلق حکم کہ کلمہ گو کو کافر کہنا بڑا گناہ ہے صریح **ضلالت** بلکہ اپنے عموم پر قائم رہیے تو کھلا
ارتداد و الحاد ہے **اولاً** اس کے لیے الکوکبۃ الشہابیہ و سل السیوف الہندیہ و حسام
الحرمین شریف و تمہید ایمان بآیات قرآن و سبحٰن السبوح وغیرہ تصانیف امام اہلسنت
اور رد ندوہ کی کتب مطالعہ کیجیے کہ آپکو معلوم ہو کہ کلمہ گو اگر کفر کرے تو اوسے کافر کہنا فرض ضرب ۱۲۶
بلکہ عین اسلام ہے **ثانیاً** آپ نہیں جانتے کہ کافروں میں مرتد بھی کوئی قسم ہے تو مرتد ہی کافر
ہے جو باوصف کلمہ گوئی کفر کرے **ثالثاً** آپکے دادا ثلمذی کے فتاوی حصہ اول ص ۲۲۴ ضرب ۱۲۷ و ۱۲۸
میں ہے بعض فرق شیعہ کافر ہیں مثل اون کے جو کہتے ہیں علی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
سے افضل تھے کیا یہ فرقے کلمہ نہیں پڑھتے **رابعاً** ایڈیٹری علم الفقہ حصہ ۲ ص ۲ میں ہے جلیل
القدر صحابہ نماز چھوڑنے والے کو کافر فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم کا بھی یہی مذہب ہے
کیا نماز چھوڑنے والا کلمہ گو نہیں ہوتا تو آپکے نزدیک اجلہ صحابہ و فاروق اعظم رضی اللہ
تعالی عنہم بڑے گناہ کے مرتکب ہوئے پھر آپکے دادا ثلمذی کی کیا گنتی **خامساً** ضرب ۱۲۹
کتاب مستطاب الکوکبۃ الشہابیہ کو پچیس برس سے سر رہی ہے برصاعقہ بار از بحمد اللہ
تعالی آج تک لاجواب ہے۔ اور بعونہ تعالی ہمیشہ لاجواب رہیگی۔ آپکے نہایت وہابیہ کا جواز تعلا

تھا تو مردانگی یہی تھی کہ اس کا جواب دیتے اپنوں کے سر سے پچھتر کفر ونکالا لزوم ٹالتے اس سے عہدہ برآ ہو لیتے پھر بڑا یا چھوٹا گناہ بگھارتے اور جب یہ ناممکن تو قرآن کریم میں ہے موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور

فصل ایڈیٹر کی عناد۔

(۱) خانہ ساز فتوی بازاری فتوے آگے بیان ہوتے ہونگے اولاً جب شیخ جی کو مسلم کہ مجیب و سائل دو مدافاضل پھر خانہ ساز کیا جسنے ثانیاً خانہ ساز اسے کہیے کہ آپکے ذاد شمندی کی ساری تیسری جلد بھری کی ساختہ آپ ہی سائل آپ ہی مجیب (۲) شریعت آپکے گھر کی جس کا حال تو اوپر معلوم ہوا کہ آپکا محض کذب و افترا ہے مگر اولیاء گھر کی شریعت اسے کہیے کہ آپکے مرجع الفتوی گنگوہی صاحب کا دھرم تو یہ ہے جو ان کے فتاوی حصہ اول ص۱۳۳ میں ہے کہ صاحب قبر سے کہہ کر تم میرا کام کر دو یہ شرک ہے خواہ قبر کے پاس ہو کہ خواہ دور ایضاً ص۱۲۱ یہ حرام ہے اور شرک بالاتفاق ہے حصہ ۳ ص۱۹ وہ استعانت جو کفر ہے وہ یہ ہے کہ تم میرا کام کر دو اور جب اسی استعانت سے سوال ہوا حصہ ۲ ص۵ پڑھنا ان اشعار کا جنمیں استعانت لغیر اللہ ہو کیسا ہے مثلاً یہ شعر ع یارسول اللہ انظر حالنا یا حبیب الالٰہ اسمع قالنا جن میں کی ہسل لنا اشکالنا شاید اشعار شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و قاسم بجی استمداد یہ میں بیان جو اپنوں کا قدم درمیان تھا وہی جو حرام و شرک بالاتفاق کفر کو دیکھیے کیسا خالص حلال ہوا جاتا ہے جواب میں لکھتے ہیں ایسے اشعار کا پڑھنا بزعم مولف پرحسن ہو سکتا ہے یہ ہے گھر کی شریعت کہ جب چاہا کفر حلال کر لیا ثالثاً ضیاء العین (؟) ... صاحب کا دھرم تو یہ ہے حصہ اول ص۳۱ موہم الفاظ کا پڑھنا معصیت ہے ایضاً اسکا بولنا بھی ناروا ہے ص۱۱۱ پڑھنا ان کا حرام ہے حتی کہ حصہ ۲ ص۱۲ ایہام گستاخی سے خالی نہیں ان کا کہنا کفر اور اسی سوال کا ص۱۵ کے جواب میں اپنوں کے نام دیکھ کر کہا فی ذاتہ ایہام بھی ہے مگر بندہ اسکو معصیت بھی نہیں کہہ سکتا یہ ہے گھر کی شریعت کہ جب چاہا کفر اور جب

۱۷ بار بھی معصیت کہی ہیں تالثاً ہیں گنگوہی صاحب کا زعم تو یہ ہے صحیح ادب وہ

۱۸ فسق کی اعمال فسا وعصی عوام سے حصہ اول ۸۱ بدعت و اضلال سے خالی ہیں

فرو ۳ اور مثال جو انہوں کا ذکر دیکھا فرمایا کراہت سوئم کی بوجہ غلبہ الحب سبحہ ہو جاتی ہو مگر ایسی

طرح اُس پر معنا کی اغراض عوام کا ہو بندہ بنتہ نہیں کرتا گو اسکو معصیت بھی نہیں کہہ سکتا یعنی جن

۱۹ ستوا دھر کو ابے گھر کی نیت کہتے ہیں رابعاً ہر خادم علم جانتا ہے کہ حدیث

و فقہ و دونوں کے حکم سے غیر قریشی قریشی کا کفو نہیں تو شیخ انصاری شیخ صدیقی یا

فاروقی کا بھی کفو نہیں ہو سکتا نہ کہ سادات کرام کا مگر آپ کی داد انملوی آپ جو الفقہ کی

فرو ۴ تھے حصہ اصفحہ ۱۹۲ پر فرمایا صدیقی فاروقی انصاری سید ملب میں آپس میں کفاءت ثابت ہے

ازو ۲۰ اور جو قوم کہ اوس کا نسب کسی قبیلہ عرب سے نکلتا ہو وہ کفو اون لوگوں کا

۲۱ نہیں کے خامساً آپ تمبا کو پیتے نہ تھے کھاتے تھے لہذا کھایا تو جائز اور پینا

مکروہ تنزیہی تاکہ گناہ ٹھہرایا اور بعد عادت گناہ کبیرہ حالانکہ مکروہ تنزیہی ہرگز اصلا

گناہ نہیں دیکھو رسالہ مبارکہ حمل لجلیہ ان المکروہ تنزیھا لیس بمعصیۃ

اور پینے تو کھانے پینے کا دونوں کا ایک حکم بلکہ کھانے میں کراہت زائد دیکھو رسالہ

مبارکہ حقۃ المرجان لمھم حکم الدخان (۲۳) سوال میں نہ علم الفقہ کا نام تھا نہ اوسکے

دلائل کا ذکر خود اُسکے اشتہار میں سائل کی نسبت سے علم الفقہ میں جو دلائل ہیں

اون کو نقل کیا پھر فتوای مبارکہ بریۃ الذلیم کہ نہ علم الفقہ کے دلائل کا جواب دیا گیا

ساڑھے صفحہ تھا وہ ہے (۲۴) علم الفقہ جیسی مہمل محض بے معنی عبر ایک مسئلہ میں ہے تین سو

۲ پونے چھ سو صفحہ صفحے کے قریب اور اگر باب اول کی ۹۴ عبارات ملا لیجیے تو تین سو صفحے کے قریب ہیں اور کس

یہ کہنا کہ علم الفقہ کی وجاہت و مقبولیت میں اگر کچھ کمی تھی تو یہ کہ اب تک ناقصین کے سطائعن سے

محروم تھی کیسا عناد اور کس حیا کا تقاضا ہے علما ایسے اخبارچی رسالوں کو اٹھا کر بھی نہیں

دیکھتے عوام میں جتنی جاہ و وجاہت بنا لو اب اس مسئلہ کی ضرورت ہے بعض احباب نے آگے کتاب ۶۳

کے چار حصے جنکو چار جلدیں بنایا ہے جنکا مجموعہ چھوٹے چھوٹے تین سو صفحے کا مجموعہ بھی نہیں گونا

ہم تقطیع بڑا سائز صفحہ کل کا تمامت چوالیس ہے ہمارے پاس بھیجے بعض انمیں جو ورق اولٹے اغلاط کا مینا بازار پایا اگر انھیں عبارت

۱۸ - ۱۹

[illegible]

کیا حوالہ بہی غلطاں ہیں تحریف ہر لفظ آیا فہمیاں لکھی جاتیں تو بلا مبالغہ ان سے زائد اوراق
میں آتیں اور فائدہ کیا کہ سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما چکے لا تردوا علی الجاہل
قولا فیستفید منک علما وتتخذہ عدوا ہرگز کسی جاہل کا رد نہ کرو وہ تیرے رد سے
علم حاصل کریگا اور تجھے دشمن بنا لیگا بہر حال انکو آپ کا نمونہ دکھانے کیلئے میں نے چاہا تھا کہ تیرے
رسالے کے حصے کے سینے ہی دو ایک جز کے اغلاط لکھوں مگر دیکھوں تو اغلاط کا انبار ہے
اور ہر جز پر ایک مستقل رسالہ لکھنا ہوتا لہٰذا دیباچے کے بعد پہلے ہی صفحہ کی سات ہی سطروں
کے اغلاط دکھاؤں یہ صفحہ ۳ ہے اس کی اخیر ۹ سطروں میں دو آدھی آدھی ہیں اور ایک
تہائی اور اخیر بھی کچھ مقطوع کہ مجموع سات سطریں ہیں چھوٹی چھوٹی یا شاں لکھی کہ سب
میں چار سطر سے زائد نہیں انھیں کے اغلاط کی سیر کیجیے اور خدا توفیق دے تو حق بات
ماننے کا حق ادا کیجیے وان کان مثلک لا یشکر بوطل السمیع تعالی لتری

علم الفقہ کی ابتدائی سات ہی سطروں میں غلطیوں کی بھرمار

(۱) پانی کو کہنا کہ اس کا رنگ ہے غلط ہے آبی رنگ کبھی نہ سنا ہوگا یا شاید
دھنا ہو سفید کرتے ہیں پانی سیاہی مائل دھبا دیگا جب تک خشک نہ ہو جائے یا لثنا بحر احمر و
بحر اخضر دیکھے ہوں تو کالا پانی دیکھیے رنگ کا پانی نظر آتا ہے اور الصاف دیکھیے رنگ
صرف ظاہری ہے بے رنگ چیز نظر نہیں آتی تاہم مسلماً صحیحین میں ام المومنین صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے الاسودان التمر والماء دونوں سیاہ رنگ چھوڑ کر اور
پانی مشاہد دیکھا خود مشاہد احادیث میں قوعہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ موجود
اور بلا ضرورت حقیقت سے عدول مردود ہے البتہ کتب لغت میں اس کے رنگ کا متواتر ذکر ہے مگر
کو رنگ کہنا ایک اصطلاح ہو جیسے النفقہ کو علم الفقہ مگر علما کی یہ اصطلاح نہیں (۲) مزہ
اس کا اس سے پوچھیے جسے گرمی کی شدت اور پیاس میں پیا ہو شدت حاجت کو وقت
ہر معرفت ذائقہ کو مجہول کرنا جہالت ہے بلکہ اس وقت ہر مزہ چیز بھی مزہ دار
معلوم ہوتی ہے بات یہ ہے کہ آپکو پانی کے مزہ کی خود ہی تمیز نہ تھی لہٰذا گرمی کے پیاسے پر پانی
پانی کا قرآن عظیم میں ہذا عذب فرات وہذا ملح اجاج نہ پڑھا تھا تو کہتے

میں [illegible] متغیر ہو اور پتلے پانی کی طرح [illegible] مزہ [illegible]

صفت [illegible] لذت و طعم [illegible] ذائقہ میں تغیر نہیں وقت شدت احتیاج [illegible] کا

[illegible] اور [illegible] ذائقہ [illegible] کو حمار اور افیونی کو [illegible] کے

[illegible] چیز [illegible] لذت [illegible] اون کے ذائقے [illegible] کیا تعلق [illegible] اسکی

[illegible] کوئی [illegible] عقلمند [illegible] پانی کا ذائقہ اوس سے پوچھیے جسے [illegible] یا

[illegible] کی شدت میں بے تاب [illegible] (۳) مقید وہ پانی جسکو محاورہ

میں پانی نہیں کہتے جیسے گلاب یا پانی کے ساتھ کوئی اور خصوصیت لگاتے ہیں جیسے تربوز

کا پانی ناریل کا پانی آب زعفران جس کی اور خصوصیت ہے اور اوس سے وضو جائز نہیں [illegible]

[illegible] آب [illegible] ہدایہ فتح عنایہ جوہرہ [illegible] گلاب

[illegible] یعنی آب گل اور [illegible] پانی نہیں کہتے [illegible] تربوز کا پانی پانی کی جنس [illegible]

[illegible] ہے تو پانی مگر مقید [illegible] ناریل کا پانی۔ آب مطلق و مقید کا بیان

[illegible] ہو تو رسالہ مبارکہ النور والنورق لاسفار الماء المطلق دیکھیے کہ آنکھیں نورانی ہوں

(۴) مطلق پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔ طاہر مطہر غیر مکروہ طاہر مطہر مکروہ طاہر غیر مطہر [illegible]

[illegible] تقسیم [illegible] ہے [illegible] احکام [illegible] جانچیے اور [illegible] نے یہاں جانچ [illegible]

[illegible] صحیح [illegible] مطہر جس [illegible] گیا جیسے [illegible] کیا ہوا پانی۔ (۵) طاہر مطہر مکروہ

وہ پانی جو خود پاک ہے مگر [illegible] کے ہونے [illegible] وضو غسل وغیرہ مکروہ تنزیہی اور [illegible]

مکروہ تحریمی ہو وہ کس قسم میں جائیگا تماشا [illegible] ص ۱۹ [illegible] اسی قسم کے بیان میں کہا دریائی یا

[illegible] کا جانور پانی میں ریزہ ریزہ ہو کر [illegible] تو اس کا [illegible] پینا مکروہ ہے اس وضو غسل درست

ہے کہ اسکا پینا مکروہ تنزیہی نہیں تحریمی ہے دیکھو علم الفقہ حاشیہ ص ۱۴۱ [illegible] وغیرہ [illegible] کلام

آگئے۔ بتائیے کونسا طاہر مطہر پانی ہے جیسے جانور کو پلانا اور گارے میں ڈالنا بھی مکروہ تنزیہی [illegible] طاہر

مطہر کی تفسیر [illegible] پاک [illegible] کیا [illegible] اگر [illegible] اوس سے وضو مکروہ تنزیہی [illegible]

[illegible] طاہر [illegible] ابتدا ہی میں [illegible]

[illegible] غلطیاں کرنے والا کتنا بڑا مجتہد العصر ہوگا اور اوس کی

کتاب کیا کچھ عجب العجاب۔ یہ ہے ان کی علم الفقہ اور یہ ہے اوس کی وجاہت [illegible] ولا حول

ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین

والحمد للہ رب العالمین۔ ربیع الآخر شریف [illegible]